امامت و رسومات شیعہ

آغائیان راشدان فدا حسین

و

محمد حسین

پر

تاثرات و ناظرات

ترتیب و تنظیم

گروہِ مؤلفین و مصنفین

دار الثقافۃ الاسلامیۃ پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

امامت و رسومات شیعہ

آغائیان راشدان فدا حسین

و

محمد حسین

پر

تأثرات و ناظرات

ترتیب و تنظیم

گروہ مؤلفین و مصنفین

﴿وَ إِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلى هُدىً أَوْ فى ضَلالٍ مُبين﴾

(سباء۔۲۴)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب......... امامت ورسومات شیعہ آغایان راشدان
فدا حسین ومحمد حسین پرتاثرات وناظرات

مرتبین ومنظمین .... علی شرف الدین، ناصر شاہ، کنزل عمران
ابرار حسین، شکور علی، کوثر خان

ناشر.................. دارالثقافۃ الاسلامیہ پاکستان

www.sibghatulislam.com

انتساب

۱۔ رضا اللہ و خوف اللہ و خوف یوم آخرت کو عیش و نوش پر مقدم رکھنے والوں کے نام۔

۲۔دانشوران وعلماء نابلغان کے نام

”اساسیات اسلام سے کرواہٹ کیوں ؟“

۱۔ اسلام کے مقابل میں تہہ خانوں، مخفی گاہوں، مراکز اسلامی سے دور بنے مذاہب ہی پسندیدہ کیوں؟

۲۔ قرآن افصح وابلغ کا اعتراف کرنے کے بعد ”ھیچ کس نمی فہمد“ کیوں؟

۳۔ محمد منجی بشریت رسول الثقلین سید الکونین پشت علی کیوں؟

۴۔ اساطین ثلاثہ سابق اسلام و جہاد فاتح امپراطور شرق وغرب نور عین مسلمین سے حقد وکینہ حسد وعداوت کیوں؟

۵۔ علی پروردہ محمدؐ کو محمدؐ کا ردیف ومساوی کیوں؟ علی کی شان میں تذبذب تضاد گوئیاں فضائل ناممکنات، علی اللہ، علی جانشین رسول اللہ، علی برتر از محمدؐ، علی شریک نبوت کیوں؟

۶۔ احادیث ممنوع التدوین الرسول کو مساوی قرآن؟ مجہول مقدم بر قرآن کیوں؟

۷۔ احادیث ممنوع التدوین رسول مدون دیار منافقین، موازی قرآن کیوں؟

۸۔ مذھب اھل البیت وصحابہ نکرہ مدارک اسلام کیوں؟

۹۔ بدایت وسطیت نہایت مفقود الاسناد مقدم بر قرآن کیوں؟

۱۰۔ احادیث کو حجت بنانے اور قرآن کو حجت سے گرانے پر بضد کیوں؟

۱۱۔ علوم قرآن کے نام سے تعدد قرائت، ناسخ ومنسوخ، شان نزول،

بے اساس پر اصرار کیوں؟ کسی کو ترتیب قرآن، کسی کو غیر منظّم، یا جمع سرکاری جیسے شکوک وشبہات کیوں؟

۱۲۔ اشعار مردود قرآن ومحمدؐ ﴿وَ الشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ. شعراء ۲۲۴﴾ رسول اللہ وعلی ومومنین کیلئے نازیبا ﴿وَ مَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَ مَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَ قُرْآنٌ مُبِينٌ. يٰسين. ۶۰﴾ قرآن شعر نہیں ہے شعر مردود اسناد قرآن کیوں، اشعار مذموم قرآن فضائل ومناقب محمدؐ وعلی پر اصرار کیوں؟

۱۳۔ ظاہر قرآن مراد نہیں باطن مراد ہے، قرآن سے عداوت کیوں؟ باطن قرآن احادیث مخدوش سے کیوں؟

۱۴۔ قرآن بذات خود حجت ہے محمدؐ بسند قرآن حجت ہیں محمدؐ امی ہیں از خود کوئی حکم نہیں دیتے ﴿وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى) آیت: ۳ (إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى﴾ آیت: ۴ عن اللہ بات کرتے ہیں اسلام کی جگہ مذہب، محمدؐ کی جگہ اھل البیت واصحاب، قرآن کریم کی جگہ حدیث، اساس دین الٹ پلٹ کیوں؟

۱۵۔ سب کا ایک ہی جواب قرآن کسی بھی صورت میں برداشت نہیں مسکین مسلمان ذلیل کیوں؟

۱۶۔ قرآن پر کاری ضربت لگائی ہے تا کہ حجت سے گر جائے تفسیر نفاق کیا ہے قرآن کی افصحیت وابلغیت فصاحت وبلاغت کی حدود سے تجاوز کیا یعنی قرآن آسان ہو گیا پھر بھی کہتے ہیں کسی بشر کی سمجھ میں نہ آنے کی رٹ کیوں؟ رموزات پڑھنے والے سننے سمجھنے میں اعلی مرتبہ، لیکن تفسیر قرآن بدون حدیث بغیر ناخدا کشتی سوار جیسا کیوں؟ اس بات کی روشن دلیل ۸ ارب انسانوں میں کم از کم پانچ ارب اللہ سے کلی طور پر محارب ملحد ہوئے

ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ ''دین میں نفاق حیلہ بہانہ حیاۃ عبوری مختصر ہے'' زندگی دائمی آخرت دارالجزاء ہے ﴿فَمَنْ شاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَ مَنْ شاءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ کوئی کلی طور پر اللہ کی بندگی سے آزاد نہیں ﴿إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمنِ عَبْدا﴾ اللہ نے نوع انسانی کو یہ آزادی دی ہے کہ وہ اس ذات کی عصیان کریں۔ لیکن مرنے کے بعد سزا ہوگی انسان ۲۵ فیصد آزادی رکھتا ہے وہ اللہ کی حکومت کے دائرے سے فرار نہیں کر سکتے، اپنی مرضی سے موت نہیں پا سکتے، موت کو ٹال نہیں سکتے، اعضاء اس کے اختیار میں نہیں گردش خون، حرکت قلب، گردے، زخامت بدن، قد وقامت انسان کی قدرت میں نہیں ہیں۔

ادیان سماوی

ادیان سماوی آسمان سے نازل شدہ یعنی اللہ سبحانہ کے نازل کردہ دین ہیں یہ اپنی جگہ تین ہیں۔

۱۔ دین یہود ۲۔ دین نصاری ۳۔ دین اسلام

موسی بکائی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں اپنے نبی کی لکھی نصوص نہ ہونے میں یہود ونصاری اور اسلام سب ایک ہیں۔

ادیان وضعی

ادیان وضعی میں دین انسانیت، دین بدھ مت، دین براھمہ، دین سکھ اور تمام مذاہب ادیان وضعی میں آتے ہیں۔

کلمۃ دین میں یہ معنی مأخوذ ہے ایک طاقت غیر محدود کے اندر محکوم ہے، جیسے اپنے ملک میں کسی مجرم کو ایک مدت محدود تک ملک کے اندر رہنے چلنے پھرنے کی آزادی تو دیتے ہیں لیکن کسی بھی وقت گرفتار کر سکتے ہیں۔ اس کی نقل وحرکت کی نگرانی ہو رہی ہوتی ہے۔ اللہ سبحانہ نے بھی اسی قسم کی

آزادی دی ہے' لہ معقبات بین رقیب و عتید' چھوڑا ہے، اسے ایک قوۃ نافذہ کے تحت رکھیں گے چنانچہ مغرب میں کلیسا بند پڑے ہیں۔

اس بارے میں کلمہ دین اس دوسرے کلمہ میں سے ہے'' قھر انقیاد ذل مقھور انقیاد و الطاعة'' اطاعۃ انقیاد کسی کی گرفت کسی کی مطاع میں بے بس ہے، ہم چاہتے نہ چاہتے ہوئے اس کی حکمرانی میں بے بس ہیں مکمل آزاد نہیں ہیں دین متعدی بنفسہ متعدی بحرف لہ بہ، من، متعدی، ب، ہوتی ہے۔

کائنات ومن فیہا کسی عظیم ہستی کے سامنے خاضع خاشع، بے بس ہے، جیسا کہ سورہ عمران آیت:۱۹﴿انَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الْإِسْلَامُ ﴾ اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے، جبکہ مذاہب انساب واحساب مجہول یا معلوم الفساد افراد یا گروہ نے بنائے ہیں جیسے ابی الخطاب اسدی، مغیرہ عجلی، میمون دیصانی، عبداللہ دیصانی کا ساختہ ہے۔

دنیا میں بسنے والے تمام انسان ازمشرق بعید تا مغرب بعید از جنوب تا شمال بعید انسانوں کے لئے قابل قبول سعادت بخش، نظام اجتماعی، خطرات سے محفوظ، تمام انسانوں میں مساوی، بلا امتیاز اگر مقابلہ موازنہ کریں تو وضعی یا دینی میں سے کس کا انتخاب کریں گے؟ عقل وفکر بشر میں اب تک چار نظام انسانی تصورات میں آئے ہیں جیسا کہ آغائے باقر الصدر نے فلسفتنا اقتصادنا میں لکھا ہے۔

۱۔ نظام سرمایہ داری اس وقت کرہ ارض پر اکثر ملکوں میں طریق استعمار گری نافذ ہے حتی بلاد اسلامی میں بھی نظام سرمایہ داری نافذ ہے۔

۲۔ دوسرا نظام اشترا کی مارکسی جو روس، چین اور بعض بلدان میں نافذ ہے۔

۳۔ نظام کمیونسٹ جو ناکام ہو کر مسترد ہو گیا ہے۔

۴۔ نظام اسلام جس کی راہ میں سرمایہ دارانہ واشترا کی نظام حائل ہیں اور اسلام نافذ ہونے نہیں دیتے۔

اس وقت دین کے نام سے پانچ شریعت فقہ بلا ای سند شرعی نافذ ہیں، فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی، فقہ حنبلی اور فقہ جعفری سب مجہول الاحساب ہیں۔

شریعت فقہ

دوسری صدی ہجری سے عالم اسلامی میں افراد مجہول الحال کی طرف سے فقہ کی شریعت نافذ کی گئی۔ انکے نزدیک نظام اسلام بطور مرتب و مدون موجود نہیں ہے، اسلام میں نظام حیات آیات قرآن میں منتشر ہے، جسے ہزار سال سے زائد عرصہ ہوا ہے، یہ موجود نظام ایک سورہ یا پارے میں نہیں ہیں۔ مسلمان ملکوں میں فقہ اور حدیث نے قبضہ جمایا ہوا ہے اور قرآن کو میدان نفاذ سے بدر کیا گیا ہے مائدہ:۳ میں آیا ہے ﴿ **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ** ﴾ مکمل دین ہے مسلمانوں میں نظام متصور شریعت قرآن ہے لیکن شریعت فقہ تین شخصیات میں منقسم ہے، جن میں ابوحنیفہ، مالک بن انس اور محمد بن ادریس شامل ہیں۔

شریعت الحدیث

نظام اسلام دور راشدین میں بطور عمل نافذ تھا لیکن دوسری صدی کے آغاز سے فقہ متبنی آراء ونظریات شخصیات مجہول الھویہ، فاسد الایمان، فاسد العقیدہ حدیث والوں نے نظام حیات کو وضعی میں تبدیل کیا۔ تمام مذاہب نفاذ اسلام میں حائل ہیں یہاں سے واضح ہوتا ہے مذاہب، فلسفہ، تقریب، شریعۃ، الفقہ، تنصیر، تبشیر واستشراق پر چلنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

تقابل دین ومذاہب

مذھب جگہ چھوڑ کے جانے کو کہتے ہیں۔ مذہب منہ مذہب الیہ یہاں سے چلے گئے ہیں جس طرف بھی گئے۔ کلمہ مذہب میں مصنوعیت مخلوقیت پائی جاتی ہے۔شیعہ اور سنیوں کا ماضی معلوم الفسا دضد اسلام ہے انہیں منحرف افراد نے بنایا ہے۔ اگر کوئی کہے میں ''شیعہ'' ہوں تو پچاس سوالات ہونگے پھر بھی واضح نہیں کر سکے گا کیونکہ کثرت فرق اس کے امتیازات میں سے ہیں، جیسے شیعوں میں سبائیہ، کیسانیہ، مختاریہ، جارودیہ ہیں۔ اس کے اصطلاحی معنی میں تنوع تغیر پایا جاتا ہے جیسے سابق زمانے میں ٹیکنالوجی نہیں تھی بحث کرتے تھے کوئی جزء لایتجزی ہے یا نہیں بعض کہتے تھے کہ ہے اور بعض کہتے نہیں ہے۔ فرقے ادیان وضعی ہیں جیسا کہ اقتصادنا فلسفتنا میں آیا ہے فرقوں کے حوالے سے اب تک مجلّدات ضخیم آچکی ہیں جس طرح سیاست ہوتی ہے اور سیاست میں حرف اخیر نہیں ہوتا ہے اسی طرح مذہب میں بھی تقسیم کہیں نہیں رکتی لیکن علیہ اسلام کیلئے سب ایک ہو جاتے ہیں۔ مذہب یعنی انسانوں کا بنایا ہوا۔ مذھب دور دراز مخفی خانوں میں طے شدہ اتفاقات قراردادوں سے بنے ہیں۔ حیات معاشرہ دین اسلام ایک ہے اول دوئم نہیں۔ مذہب یعنی فسطائی مذہب یعنی میکاولی مذہب یعنی اختتام جلسہ کے بعد لوگ ہر ایک جہت کی طرف حرکت کرتے ہیں۔ حدیث مجعول میری امت کے تہتر فرقے ہونگے سب جھنم جائیں گے صرف ایک ناجی ہوگا، سب جنت جائیں گے صرف ایک جہنم جائے گا؟ جواب ندارد۔ بہت سی احادیث مجعول ہونے کی دلیل خود اس حدیث میں پائی جاتی ہے چونکہ یہ فرق سازوں کی اپنی ساخت ہے، ہر ایک کے مفاد دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

خصائص دین اسلام

اسلام ایک ہے خود اسلام کے کیا عناصر مقوم ہیں جن کی تکمیل سے اسلام بنتا ہے اللہ کی وحدانیت ایمان بآخرت ایمان بہ نبوت محمد وقرآن عظیم سے اسلام بنتا ہے۔

وہ خصوصیات امتیازات جو دیگر ادیان وضعی وسماوی میں نہیں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ربانی ہے

یعنی مصدر ومنبع ومرجع دونوں ربانی ہے من اللہ، الی اللہ ﴿إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى﴾ سورہ علق آیت:۸۔اس دین کا مبدع خالق کون و مکان ہے جس میں فرد گروہ علاقہ صنف گرائی تمائل نہیں ہے۔یعنی نازل من اللہ منزول علیٰ محمد منزول الیہ انسانیت، ربانی ہے۔

۲۔وضوح البیان

واضح وروشن ہے اس میں کسی قسم کے ابہام غموض تعقید نہیں پائی جاتی، ہر شق حد دوسری شق کا بیان ہوگا نا قابل فہم والی چیزیں نہیں ہوگی۔جس طرح ادیان براہمہ دین نصاری میں تصویر الوہیت ، اقنوم ثلاثہ، اب ابن روح القدس تینوں کو ملائیں تو اللہ بنتا ہے۔مذاہب بھی اسی طرح ہیں جیسے امامت منصوص من اللہ، یا منصوص الرسول یا منصوص امام سابق کتنی تعداد ہے، ۱۱، ۱۲ یا ۱۳۔یا ایک بھی نہیں۔امام مہدی کے بارے مہدویت، انسان کامل، علی شریک نبوت یا برابر نبوت یا برتر از نبوت یا جانشین نبوت ہے۔

۳۔انسانی ہے

یعنی کرہ ارض پر مسکون تمام انسان بغیر کسی تمیز رنگ و شکل وصورت سب یکساں مساوی ہیں، اللہ خالق انسان ہی خالق اسلام ہے۔اس کی

خصوصیات و امتیازات میں سے ایک انسانی ہے یعنی دنیا میں جہاں جہاں انسان بستے ہیں تمام تر اختلاف تکلمات کے باوجود من حیث انسان سب کے لئے سازگار ہے۔

اوپر دین کا بتایا اب مذھب کے بارے میں عرض کرتا ہوں۔ مذھب مادہ ذھب سے بنا ہے یہ صیغہ اسم زمان یا اسم مکان یا اسم مصدر وغیرہ ہے یعنی وہ یہاں چھوڑ کے گئے ہیں جس طرف بھی گئے ہیں دین سے خارج ہیں۔ یعنی خروج از دین ہیں مذھب کے اصول قوانین قرآن وسنت رسول حتیٰ حدیث منسوب ائمہ سے بھی دور اندرونی قرار دادیں ہیں جن پر عمل کرنا ہے۔

دین شناسی

مقائیس جلد اول ص ۴۲۹ دال، ی، نون: **اصل واحد الیه یرجع فروعه کلُها الانقیاد وذل فالدین :الطاعة ،یقال دان له بدین دِیناو قوم دین ،ای مطیعون**

دین ۔ دال، یا، نون سے مرکب یہ کلمہ دو طریقے سے پڑھا جاتا ہے ایک دال پر فتحہ لگا کر دَین دوسرا دال پر کسرہ لگا کر۔ دال پر فتحہ کے ساتھ معنی قرض ادھار عرب بدو جس کسی سے قرض لیتے تھے قرضہ اترنے تک خود کو اس کا غلام فرمان بردار سمجھتے تھے۔ عرب جاہلیت میں قرض چکانا قید سے آزاد ہونا جیسا سمجھتے تھے۔ قرضے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس کے متعلق قرآن میں طویل ترین آیت ہے۔ دین صرف اللہ کے لئے ہے انسان اللہ کے بندے ہیں اس کے نازل شدہ پانی کو پیتے ہیں اسی کا اگایا ہوا رزق کھاتے ہیں۔

کلمہ دین عند ارباب الوجوہ والنظائر دامغانی متوفی سنہ ۴۷۸ھ نے پانچ مصادیق بتائے ہیں۔

۱۔الدین یعنی توحید، العمران:۱۹﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ اسی طرح زمر:۲میں میں فرمایا﴿فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصاً لَهُ الدِّينَ﴾ التوحید سورہ لقمان آیت:۳۲﴿دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ سورہ روم آیت:۳۰﴿فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفاً﴾

۲۔الوجہ الثانی:الدین:یعنی:''الحساب'' فاتحہ:۴﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ صافات:۲۰﴿وَ قالُوا يا وَيْلَنا هذا يَوْمُ الدِّين﴾۵۳﴿أَ إِنَّا لَمَدِينُونَ﴾ سورہ مطففین آیت:۱۱﴿الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّين﴾

۳۔الدین : یعنی الحکم اللہ تعالی سورہ نور میں فرماتا ہے آیت:
﴿وَ لا تَأْخُذُكُمْ بِهِما رَأْفَةٌ في دِينِ اللَّهِ﴾

۴۔الدین: یعنی الدین بعینہ یعنی ''لہ الدین الذی یدین الیہ عبادہ'' جیسا کہ سورہ برائت آیت:۳۳میں فرمایا ہے﴿هُوَ الَّذي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدى‏ وَ دِينِ الْحَق﴾

۵۔الدین: یعنی: الملۃ جیسا کہ اللہ تعالی سورہ بینہ آیت:۵میں فرماتا ہے﴿وَ ذلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ یعنی الملۃ المستقیم۔

مذاہب کلی طور پر ضد اسلام بلکہ ضد ادیان سماوی وجود میں لائے ہیں، اس میں کوئی جائے شک وتردید نہیں بلکہ یہ اظہر من الشّمس فی رائعۃ النہار ہے۔لہٰذا مذاہب والوں کو ہدایت ہونا ناممکن ہے،عیاشین کو عیش چھوڑنا برداشت نہیں یہ عیش ملک میں نہیں ملے گی جب تک آغا خانیوں کے پروگراموں کے تائید نہ کریں۔ہوسکتا ہے کہ عیاشی کا نتیجہ وانجام اپنی دنیا میں شاید نہ دیکھیں لیکن آخرت میں ضرور دیکھیں گے۔دنیا ایک اقنوم بھی ابھی تک واضح نہیں کرسکی جبکہ آپ کے مذھب میں اقانیم کثیرہ ہیں۔میرے لئے بحث امامت وخلافت پرانی قرون اولیٰ کے مسائل جیسی ہے بلکہ جس وقت سورج زمین کے گرد گردش کرتا ہے کہتے تھے کو ماننے کے برابر ہے۔

مذاہب لوگوں سے دین چھیننے آتے ہیں، مذاہب لوگوں کے مایملک مال عزت ناموس چھیننے والے بے رحم شقی درندے ہیں، دین کے عوض کی قیمت دیتے آئے، منکرات کو فروغ کرنے کو حق کہنا اباطیل کو حق کہنا جیسا ہے۔﴿وَ مَنْ یَبْتَغِ غَیرَ الْإِسْلامِ دیناً فَلَنْ یُقْبَلَ مِنْه﴾ العمران: ۸۵ اس آیت کریمہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ مذاہب بکاملہ و بتمامہ جس ہستی سے بھی منسوب ہو حضرت علی، حضرات حسنین، ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، ابوعبیدہ بن جراح، مصعب بن عمیر، زید بن حارثہ، حمزہ بن عبد المطلب سالار لشکر اسلام حتیٰ خود رسول اللہ سے ہو ضال و گمراہ مضل الناس ہے۔ مصداق غاوین ضالین قیامت کے دن خاسرین میں سے ہوں گے۔ مذاہب جس کسی ہستی سے منسوب ہو ولو رسول اللہ سے ہو ضد اساسات اسلام و مردان اسلام ہونا اظہر من الشّمس ہے جس کی واضح و روشن دلیل اسلام کی جگہ مذہب کو اٹھانا، نبی کریمؐ کے بعد حضرت علی کو اقتدار اعلیٰ پر فائز کرنا، قیام امام حسین کو مسخ کرنا اور ضد اسلام استعمال کرنا ہے۔

سب سے پہلے اسلام کے خلاف کون سا مذہب بنا ہے سب سے پہلے باقاعدہ ارادہ جدی سے اسلام سے دو بدو مقاومت مزاحمت کرنے والا مذہب باطنیہ تھا جو بغداد کے زندان میں محبوس ایک شخص جسکا نام عبداللہ بن میمون دیصانی ہے اس نے بنایا، اس نے اس کا نام باطنیہ رکھا تھا چونکہ دو بدو اسلام کے اساس سے مقاومت انہیں مہنگی پڑی تھی۔

شیعہ کی فکری بنیاد رکھنے والے کوفہ بصرہ میں ہوتے تھے جن میں منذر بن جارود، ابی زینب اسدی، عبداللہ دیصانی وغیرہ تھے۔ شیعہ کا دین سے نکلنے کا پس منظر کچھ اس طرح سے ہے کہ حضرت عثمان کو منصب سے استعفیٰ پر مجبور کرنے کے لئے آنے والے لشکر مصر، بصرہ، کوفہ سے تھے انھوں نے آتے ہی ان کے گھر کا محاصرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ خلافت سے ہاتھ اٹھاؤ

انھوں نے انکار کیا آخر میں انھیں قتل کیا، انہیں قتل کرنے کے بعد قاتلین طلحہ اور زبیر کے پاس گئے کہ ان دونوں میں سے ایک کو امیر المؤمنین بنائیں چونکہ وہ دونوں پہلے عراق گئے تھے لوگوں سے ملے تھے آپس میں گفتگو ہوئی تھی لیکن جب طلحہ وزبیر مدینہ میں پہنچے تو انھوں نے منصب قبول کرنے سے انکار کیا شاید انہیں کچھ علائم سے پتہ چلا ہوگا کہ ہماری بیعت نہیں ہوگی لوگ ہمیں نہیں مانیں گے کیونکہ ان سے بہتر افراد مدینے میں موجود تھے طلحہ زبیر کی تاریخ کا پس منظر یہ ہے جب خلیفہ دوئم نے چھ رکنی افراد معین کئے ان چھ میں سے ایک طلحہ عثمان کے حق میں دستبردار ہوگئے زبیر نے اپنا حق علی کو دیا غرض طلحہ وزبیر نے اس منصب کو قبول کرنے سے انکار کیا تو یہ ہجومی افراد جن کے رئیس کا نام غافقی تھا وہ حضرت علی کے پاس آئے حضرت علی نے گھر کا دروازہ بند کیا اور دروازے کے پیچھے سے کہا کسی اور کو پکڑو میں اسے قبول نہیں کرتا ہوں ''**دعونی فالتمسوا غیری**'' مجھے چھوڑو میرے علاوہ کسی اور کو پکڑو چنانچہ یہ لوگ واپس طلحہ زبیر کے پاس گئے ان سے اصرار کیا انھوں نے از خود قبول نہیں کیا لیکن اس لشکر کے ساتھ دوبارہ امیر المؤمنین کے پاس آئے علی کو مجبور کیا۔ یک از حاظرین ناظرین واقعہ سعید ابن مسیّب نام کے تابعی نے کہا ''**قتل العثمان مظلوما**'' عثمان مظلوم قتل ہوئے'' و **القاعدون منهم**'' معذور کی حمایت نہ کرکے گھروں میں رہنے والے اپنی جگہ معذور تھے ان کی یہ بات وضاحت طلب ہے پوری امت کا امام ہو دشمن نے ان کا گھیراؤ کیا ہو لیکن لوگ اپنے گھروں میں رہیں اس معذوریت کی سند انھوں نے کہاں سے لی ہے؟ یہ ایک الگ بحث ہے۔ علی نے خلافت قبول کی یہ خلافت کا لفظ اس لئے بول رہا ہوں کیونکہ یہ تکرار ہوگیا اصل میں یہ خلافت نہیں خلافت کوئی چیز نہیں خلافت پیچھے چلنے کو کہتے ہیں، یہ منصب ''اولی الامر مسلمین'' جو ہر اجتماع کے لئے ضروری ہے کافر ہو مسلمان ہو

منافق ہونا گزیر ہے۔ مسلمانوں نے اولی الامر علی کو بنایا لیکن کوفہ، بصرہ اور مصر منافق نشین ضد اسلام والے تھے آپس میں تقسیم ہوگئے آدھا حصہ امیر المؤمنین کے ساتھ آدھ حصہ طلحہ زبیر اور ام المؤمنین کے ساتھ ہوگئے۔ انھوں نے پہلے جا کے بصرہ میں علی کی طرف سے منصوب نمائندے کو نکالا حضرت علی کی کوشش تھی کہ جنگ نہ کریں مصالحت کریں ان کے مطالبات کو جتنا ممکن ہو قبول کریں تسلیم کریں لیکن لشکر عراق سے آنے والوں نے خفیہ اجتماع کیا کہ اگر صلح کی تو ہم خود علی کو ماریں گے جو نمائندہ علی نے عائشہ کے پاس بھیجا تھا عائشہ بھی صلح پر راضی ہوگئی تھیں، طلحہ وزبیر بھی راضی ہوگئے تھے لیکن علی کے لشکر میں بصرہ وکوفہ سے آنے والوں نے بصرہ پہنچتے ہی رات کو ہی جنگ چھیڑ دی دوسرے دن کے شام تک جنگ ختم ہوگئی علی کامیاب ہوگئے۔ علی امیر المؤمنین عائشہ کے پاس گئے عائشہ نے بھی علی کا استقبال کیا اور اعتراف کیا میرے اور علی کے درمیان کدورت بننے والی کوئی چیز نہیں ہے امیر المؤمنین پانچ کلومیٹر تک ان کے ساتھ بدرقہ چلے۔ اس کے بعد جنگ صفین میں معاویہ صرف شامی لشکر لیکر آئے جبکہ امیر المؤمنین علی کے لشکر میں مکہ مدینہ اور کوفہ والے بھی تھے کوفیوں کی تعداد زیادہ تھی ان کے لشکر کے پیادہ کا سربراہ اشعث بن قیس جو سولہ ہزار کے لشکر کا قائد تھا جب فتح وکامیابی کے آثار نمایاں نظر آنے لگے اور معاویہ کو شکست سامنے نظر آئی تو عمرو عاص سے کہا کوئی اپنا ہنر دکھاو، عمر عاص نے کہا قرآن نیزے پر چڑھاؤ۔ اشعث بن قیس جو دومرتبہ مرتد ہوگیا تھا اس نے لشکر کے درمیان تلاوۃ قرآن شروع کی اور جنگ بند کرو کا نعرہ بلند کیا، علی کو مجبور کیا جنگ بندی کریں صلح کے لئے تیار ہوجائیں علی راضی ہوگئے پھر ابوموسی اشعری کو ٹھونسا کہ ان کو نمائندہ بنائیں۔

فرقہ شیعہ کی پیدائش چالیس ھجری کو جنگ صفین میں علی کے خلاف

وجود میں آئے تھے، کوفہ پہنچتے ہی اس گروہ نے دوبارہ صفین جانے پر اصرار کیا کہ جنگ بند کر کے ہم سب کافر ہو گئے ہم نے توبہ کی ہے اس لئے علی بھی توبہ کریں اور منافقت سرکشی شروع کی اور علی کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ جبکہ اھل سنت کی پیدائش تیسری صدی میں ابوالحسن اشعری رکن معتزلہ نے رکھی جس نے صحیح، سقم، تمام حشائش کو وحی بنا کر اصول ومبانی اسلام کو تہہ وبالا کیا۔ معتزلہ اسلام میں پہلی بار الحادی تنظیم بنانے والے علی مخالف گروہ تھا۔ اشعری نے معتزلہ کے فلسفے کو دوسرے نام ''علم کلام'' کے نام سے چلایا معتزلہ کہتے تھے ہر چیز کی کسوٹی ایک ہے وہ عقل ہے معیار عقل ہے قرآن بھی تابع عقل ہے۔ ابوالحسن جب معتزلہ سے نکلا تو کہا کسوٹی واحد وحی ہے وحی سے ان کی مراد ان کی قرآن نہیں حدیث تھی چنانچہ انھوں نے اللہ کے لئے پاؤں بنائے ہاتھ بنائے سر بنایا اللہ کے اوپر نیچے جانے کے سارے شرکیات کفریات کو اس مذہب میں شامل کیا۔ تنہاء وہ ہی نہیں ہے بلکہ شیعوں نے بھی بہت کچھ شامل کیا، ھشام بن حکم جوالقی نے اللہ کی جسمانیت پر احادیث بنائی ہیں۔ ویسے تو شیعہ کے بہت فرقے ہیں لیکن بنیادی عمودی فرقہ جو اس وقت چل رہا تھا وہ سبائیہ تھا۔ کیسانیہ کے بعد اپنا نام بدل کر امامیہ رکھا اور تین گروہوں میں بٹ گئے، اسماعیلیہ اور زیدیہ امام باقر امام صادق کی امامت کے قائل ہوئے۔ جب امام حسن عسکری کے بعد کوئی نہیں ملا تو محمد بن نمیری نے امام حسن عسکری کی کنیز کے حاملہ ہونے یا بچہ پیدا ہو کے غائب ہونے کا دعویٰ کیا، اور یہیں سے اثنا عشری نکلے۔ باقی سب فرقے اثنا عشری اور اسماعیلیوں کے نیچے چل رہے ہیں۔

اسماعیلیوں نے شریعت کے خاتمہ کا اعلان کیا ہے ان میں اصول دین ،فروع دین، عبادت نامی کوئی چیز نہیں ہے لیکن ظاہری طور پر شریعت کے قائل ہیں حالانکہ معطل زیادہ ہے۔ عام حالات میں شیعہ کی سرپرستی اسماعیلی

کرتے ہیں ان کی چھاؤں میں ہوتے ہیں چنانچہ اثنا عشری ان کو تحفظ دیتے ہیں۔ حل وعقد گرہ کھولنا اور لگانا اسماعیلیوں کے پاس ہے جو شیعوں کو چلاتے ہیں، اسماعیلیوں کی الحادیات و بے دینی زیادہ ہیں جس کی وجہ سے عام لوگ انہیں پسند نہیں کرتے ہیں تو اس لئے یہ اثنا عشری کو چلاتے ہیں۔ اثنا عشری یعنی بارہ لیکن یہ تعداد ائمہ بنتی نہیں ہے چاہے بڑے سے بڑے ماہر ہندسیات اسحٰق ڈار کیوں نہ ہو، بارہ نہیں بنا سکتے ہیں۔ بارہ امام یعنی آپ اوپر سے علی سے شروع کریں گے یا آخر سے شروع کریں گے تو بارہویں امام تو پیدا ہوئے ہی نہیں، ان کو جن و ملک نے بھی نہیں دیکھا ہے، انسان تو چھوڑیں پرندوں نے بھی نہیں دیکھا۔ صاحب مفاخر اسلام نے لکھا ہے کہ امام کے کسی اصحاب نے دعویٰ نہیں کیا ہم نے دیکھا ہے۔ اب رہ گئے گیارہ، تو امام علی الھادی اور امام جواد دونوں اپنے والد کی وفات کے موقع پر نابالغ تھے، امام جواد سات آٹھ سال کے اور علی الھادی امام جواد کی وفات کے موقع پر ان کی عمر گیارہ سال تھی تو تین امام کم ہو گئے قضاو تہا آغائے سبحانی جائز ہونے کی دلی نص قرآن کے خلاف نابالغ امام کی امامت کے قائل تھے اور نو امام رہ گئے۔ امام رضا ولی عہد مامون الرشید بنے اور اسی دوران وفات پا گئے چار امام کم ہو گئے تو آٹھ رہ گئے۔ امیر المؤمنین امام نہیں بن سکتے چونکہ ان کو جمہور نے منتخب کیا ہے اسی طرح امام حسن کو جمہور نے بنایا لیکن معاویہ کے ساتھ صلح کر کے امامت سے تنازل کیا تو دو اور کم ہو گئے یوں چھ رہ گئے۔ امام حسین امام حسن کے صلح میں شریک تھے تو آپ نے بھی معاویہ کی سلطنت کو تسلیم کیا ان کی بیعت کی تھی تو یہ بھی کم ہو گئے۔ امام سجاد یزید اور مروانیوں کی رقابت میں تھے۔ امام موسی ابن جعفر عمر بھر زندان ہارون الرشید میں رہے امام جعفر و امام باقر دونوں نے خانہ نشینی اختیار کی تھی غرض یہ بارہ کی تعداد کسی طرح بھی نہیں بنتی۔ اس کے علاوہ بارہ والے اسماعیلیوں سے بھی

زیادہ خطرناک ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں جب امام زمانہ ظہور کریں گے تو دین جدید کتاب جدید لائیں گے۔ آغائے سبحانی پھنس گئے آپ کہتے ہیں بارہ ہیں یہ بارہ کیسے بنتے ہیں؟ صرف علی امیر المؤمنین اور امام حسن کو اقتدار ملے ہیں، آپ دونوں منصوصیت سے نہیں جمہوریت سے آئے۔

اب میں بغیر کسی اعزاء و احباء کے امتیاز کے تمام مذاہب و مذہبیوں سے اعلان برأت کرتا ہوں، کیونکہ اعراف ۱۴۶ ﴿ وَ إِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لا يُؤْمِنُوا بِها وَ إِنْ يَرَوْا سَبيلَ الرُّشْدِ لا يَتَّخِذُوهُ سَبيلاً وَ إِنْ يَرَوْا سَبيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبيلاً ذلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآياتِنا وَ كانُوا عَنْها غافِلينَ ﴾ آپ لوگوں کو ہدایت ہونی نہیں اس لئے میں نے اپنے اندر تکبر غرور اور عمامے کو دور پھینکا ہے، اپنے نام سے سید اختراع صفوی کو حذف کیا ہے۔ اگرچہ میرے عزیز ان پہلے دن ہی پیر و مرشد کرم فرما کے کہنے پر مجھ سے گواہ رکھ کر برأت کر چکے ہیں۔ اب میں خالص مسلمان ہوں اسلام سے دفاع کروں گا میرے مقابلے میں مذاہب منافق الحاد والے اس خشک ٹیڑھے ڈنڈے جیسے ہیں جو سیدھے نہیں ہو سکتے ہیں۔ قارئین کرام ہماری مصیبتوں کی برگشت اس ملک میں علماء و دانشوران کو جاتی ہے۔ تاریخ اسلام میں ہم بنی امیہ کی حکومت کو ظالم حکومت کہتے ہیں لیکن حالیہ اسلامی ملکوں کی حکومتوں سے بدرجہا بنی امیہ کی حکومت کو دردمند اسلام پائیں گے، کیونکہ انہوں نے جہاں کہیں ملحدین ہونے کا پتہ چلا فوراً تختہ دار پر لٹکایا، لیکن آپ کے قائد تحریک بے انصاف نے مسلمانوں کے ملک میں مسلمانوں کے بجٹ سے مندر بنایا۔ ابا بکر، عمر ابن خطاب اور عثمان کو سربراہان علماء اعلام فقہاء عظام سے کئی درجہ بہتر سمجھتا ہوں کیونکہ ان کی عیش و نوش ذخیرہ اندوزی اقربا پروری کئی گونہ زیادہ ہے آپ لوگ ان سے زیادہ ملحدین کی کامیابی کیلئے دعا گو ہیں۔ ان کی حکومت بہتر تھی کیونکہ یہ اسلام سے

انتساب کو اپنے لئے فخر سمجھتے تھے مقدسات کو چھیڑنے والوں کو بروقت تختہ پر لٹکا دیتے تھے کوفہ بصرہ بغداد ان منافقین کے مراکز بنے ہوئے تھے ان میں سے بعض بغداد کے زندان میں تھے۔

شریعت قرآن

دین اسلام کا مصدر وحید قرآن کریم کتاب مبین ہے جس کا صانع و خالق اللہ ہے۔ خالق انسان وہی خالق اسلام ہے۔ اسلام تقسیم بردار تقسیم پذیر نہیں ہے۔ انسان سے کہا ہے قرآن حجۃ البالغہ ہے کتاب مبین ہے یہاں تمھارا قیام ہمیشگی کیلئے نہیں ہے، تم نے یہاں ایک وقت محدود تک رہنا ہے اور وقت محدود کوئی نہیں جانتا ہے۔ زندگی محدود معین ہے، تاخیر تقدیم نا پذیر موت اچانک آئے گی لہٰذا ہر وقت آمادہ و چوکنا رہنا ہوگا۔ یہاں سے ایک دن جانا ہے۔ یہاں کی مصروفیات کے بارے میں وہاں سوال ہوگا۔ اسلام میں انسان کے اللہ سے دو قسم کے رشتے ہیں کل وجود اس کے ارادہ و مشیت سے چلتا ہے۔ مریم: ۹۳ ﴿مَنْ فِی السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ إِلاَّ آتِی الرَّحْمنِ عَبْدا﴾ اس کے ارادہ و مشیت کے سامنے خاضع مسخر ہیں کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔

۲۔ دوسرا انسان ۲۵ فیصد آزاد ہے، مؤمن ہو جاؤ یا کافر ہو جاؤ، جب تک زندہ ہو اپنی مرضی پر چلاؤ۔ ہاں اوامر و نواہی ہیں پانچ وقت کی نماز، ایک مہینے مسلسل روزہ، حج بیت اللہ، طواف، سعی بین صفا و مروہ سب سے زیادہ میدان جنگ میں طاقتور دشمن سے جان لیوا مقابلہ ہے۔ انسان کی زندگی اسی محدود کردہ دائرے میں رہ کر انجام دینے کا حکم ہے چونکہ یہ دعوت دیگر بندوں کو پہنچانا ہے اس بارے میں بھی ذمہ داریاں ہیں۔

جبکہ مذاہب انسان مجہول الانساب معلوم الفساد مدعیان کفریات شرکیات الحادیات ہیں، تاریخ میں تشیع کی اپنے ائمہ سے بے وفائی غدر کی

سرخیاں درشت ہیں تاریخ کے کسی بھی مقطع میں یہ اپنے ائمہ سے وفادار نہیں رہے۔ مذاہب حسن نیت یا مشروعیت کے تحت وجود میں نہیں آئے ہیں بلکہ بدنیتی، خیانت، غدر، غش سے وجود میں لائے ہیں۔

حوزہ علمیہ قم سے دو افاضل اراشد نے میرے نظریات کے خلاف پایان نامے پیش کئے ہیں۔ جن میں سے ایک نے امامت پر اور دوسرے نے رسومات مذہب شیعہ پر پیش کئے تھے۔ آغائے فدا حسین کے پیش کردہ پایان نامے میں پہلے کا تکرار پایا، کوئی نئی چیز، نئی تحقیق، نئی دلیل نہیں دیکھی۔ آپ نے اپنے پایان نامے کا مصادر آغائے سبحانی کے آثار کو قرار دیا تھا گویا آغائے سبحانی کے آثار دینے کے بعد کوئی بھی جائے اشکال، اعتراض کی جرأت نہیں کریں گے۔ ان کی باتیں حرف آخر ہیں۔ یہ باتیں حوزہ والوں کیلئے درست ہو سکتی ہیں لیکن کسی بھی شخصیت سے متاثر ہو کر ان کی تصنیفات کے مندرجات کو مسلمات اولیہ قرار دینا امانت علمی وے خیانت ہوگی کومن وعن درست قرار دینا بے وقوفی و ناانصافی ہوگی۔

جناب فاضل دانشمند محترم آغائے فدا حسین حیدری کے میرے عقائد امامت کے بارے میں تقدیم کردہ پایان نامہ کو آپ کی خواہش پر ایک سطحی سرسری نظر سے گزرے تو پہلے کا اعادہ ہی پایا۔ آپ کی زحمتیں قابل قدر عند تاجران دین قرار پائیں گی، اگر آپ قرآن و محمدؐ کو اٹھاتے تو اجر علی اللہ ہوتا۔ متأسفانہ درسگاہ کلان عیاشوں کے لئے خالص دین اللہ کے نام سے منسوب کوئی عمل ان کو نصیب نہیں ہوگا جیسا کہ ہم نے پہلے پایان نامے میں عرض کیا تھا محتوائے مضمون کو اپنی جگہ مخدوش، مغشوش مشکوک اور بے اساس پایا ہے۔ جس طرح خود منصب امامت ''شجرۃ لا اصلہ لہ فی الارض ولا فی السماء'' ضد قرآن کریم مفرق امت محمدؐ مسقط شریعت ثابت ہو گیا ہے۔ مضامین دیکھنے کے بعد معلوم ہوا آپ نے کوئی نیا عنوان

انتخاب نہیں کیا بلکہ وہی پہلے پایان نامے میں توسیع کی ہیں۔

کسی کتاب کے مصادر کسی بڑی ہستی سے کرنا اس بات کی دلیل نہیں بنتی کہ کتاب میں موجود موضوعات نا قابل تردید ہیں۔ جناب فاضل راشد حیدری صاحب کا اپنے پایان نامہ کے مصادر آثار محقق وکیل دلسوز دردمند مذہب امامیہ کو قرار دینے سے آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں آپ نابالغ مولود لا پتہ بلا مادر کی امامت کے قائل ہیں ایسی صورت میں تحقیقات کی کیا قدر و قیمت ہوگی؟

جناب محترم فاضل ارشد مذہب اباحہ مطلقہ سے وابستہ جرم کفر و شرک حلال وحرام کو نہیں مانتے لہٰذا ناسخ شریعت کے مداح ومدافع نہ بنیں۔ دنیا میں شیعہ مسلک سے وابستہ اکثر و بیشتر اسماعیلی مسلک پر ہیں۔

مروج الاحکام حجت الاسلام قائد بلتستان بغیر کسی تردد حامی ومدافع اسماعیلی ہیں ان کی تعریف کرتے ہیں۔ کچورہ میں ایک شیخ محمد حسین نامی ہیں جو کہتے ہیں ''آغا خان صحیح نسب سادات ہے''۔ قائد ملت بلتستان نے ہمارے بھتیجے کو کہا تھا اِن کو برا کہنے والوں کی سیادت مشکوک ہے۔ پہلے کلمہ سادات کے معنی لغوی اور اصطلاحی اور اس کا آغاز کرنے والوں اور ان کے مقاصد بیان کریں۔

آغائے محسن نجفی نے کہا تھا آغا خانیوں اور ہمارے درمیان پانچ فیصد بھی فرق نہیں ہے۔ ایسا مذاہب اسلامی ناشر حوزہ علمیہ نے بھی لکھا ہے اور ان میں چنداں فرق نہیں ہے۔

ہم چونکہ آپ کے مخالف بلکہ معاند ہونے کی وجہ سے اقرار جرم کرتے ہیں ''میں ہر حال میں خود کو نعوذ باللہ خالق ورازق متعال کے نزدیک مجرم پاتا ہوں کتنے سال اس مذہب کی ترویج واشاعت میں عمر تلف کی، اس مذہب کے اساسوں کی آبیاری کی''۔

ہم آپ کے نزدیک مجرم قرار پاتے ہیں کیونکہ اسلام سے دفاع کرتا ہوں۔آپکے تشدد سے بچنے کے لئے اقرار جرم کرتے ہیں لیکن آپ اسماعیلی ہیں جھوٹ بولنے سے گریز نہیں کرتے ہیں۔نفی شریعت یا تنسیخ شریعت ان کے اہداف اولیہ میں سے ہے، ابھی تک تین چار دفعہ تنسیخ شریعت کر چکے ہیں مصر میں حاکم بامر اللہ نے ،قلعہ الموت قزوین میں کیا بزرگ اور فرانس میں آغا خان نے۔علماء بلتستان کے دونوں ہاتھ الحادیوں کی بیعت میں ہیں ایک شریعت مخالف والوں کے دوسرا تنسیخ شریعت والوں کے ہاتھ پر ہیں۔

اس دنیا میں زندگی کیسے گزارنی ہے اپنے خالق کی عبادت اطاعت کس طرح کس حد تک کرنی ہے اور کن چیزوں سے اجتناب پرہیز کرنا ہے تا کہ عاصین وطاغین کیلئے بنائے عقوبت خانوں ،تعذیبات سے بچ جائیں۔ دوسروں سے کس نوع وکیف کا سلوک کرنا ہے تا کہ یہاں سے مرنے کے بعد اللہ کے مہمان خانوں میں اپنے آپ کو نام درج کرانا ہے یا کرائیں گے۔تسلیم ہونے والوں کے لئے بنے مہمان خانوں سے جنت نعیم میں جگہ بنائیں گے۔

فاضلان راشدان

فاضلان وراشدان آغایان فدا حسین ومحمد حسین دونوں کتنے سال سے قم میں ما یسمیٰ 'علم دین و لیس فیہ من الدین بشئی' میں عمر عزیز صرف کرنے کے بعد آخر میں اپنی ماحصل میں کامیابی پر پایان پیش کرتے وقت انتخاب موضوع میں ضد دین نازل از اللہ لوح محفوظ سے مزاحمت مقاومت، اہداف جاہلیت اولیٰ یا انہدام اساس دین، احیاء ضد ادیان، بے بنیاد، بلا اساس، فتنہ پرور، ضد اسلام، حمایت مشرکین قدیم و جدید موضوع ''اقنوم امامت'' آزادی از قیامت، رسومات مذہب کے نام سے بت خانہ

سازی، جعلی نقلیات کو انتخاب کیا ہے۔انتخاب موضوع سے معلوم ہوتا ہے ابھی تک دین اسلام کے یمین و یسار کی شناخت نہیں ہوئی ہے۔مصادر کیلئے آثار آغائے سبحانی کا انتخاب کیا ہے،جن کے آثار میں دفاع از مشرکین میں مواد بقدر وافی پایا جاتا ہے۔

آپ نے اپنی ابتدائی تالیفات کا افتتاح ان موضوعات بے اساس بے بنیاد سے کر کے آپ سے حسن ظن رکھنے والوں کو مایوس کیا ہے۔نصاب شعوبی پڑھنے والے کبھی بالغ نہیں ہونگے شاید کسی فرد کو تائید غیبی ہو جائے بہر حال مجھے آپ کی حوصلہ افزائی کی خاطر اس میں کچھ نہ کچھ اظہار تاثرات کرنا ہے تاکہ دل آزاری نہ ہو جائے دل شکنی نہیں کروں گا۔لیکن پھر بھی ان موضوعات کے اسراف اتراف ہوگا آپ کے مفتی عقائد کے صادر کردہ فتویٰ کا ترجمہ عبارتی کر کے ذیل میں اپنا دستخط کر کے بھیجوں گا۔

آپ کو اس موضوع کا انتخاب کرنے کا سوچ کیوں آئی اسکی دو وجوہات ہو سکتی ہیں ایک وجہ علماء بلتستانی جہاں انہیں میرا نام سننا گوارا نہیں ہے مجھ سے کراہت حقارت کا مظاہرہ کرنا اپنی سطح علمی کو اونچا دیکھانا ہوتا ہے دیکھو ملک میں اعلی پائے کے علماء ہوتے ہوئے ان کے عقائد و نظریات فاسدہ پر ہمارے افاضل ارشد نے رد لکھی ہے، یہ جرات کسی اور کو توفیق نہیں ہوئی ہے آپ میں کیوں آئی ہم نے اس پر عمل کر کے اپنا فریضہ انجام دیا ہے۔

مصادر رد پایان نامتین

آغائے فدا حسین حیدری نے اپنے پایان نامہ کے مصادر آثار استاد محقق آغائے سبحانی رکھے ہیں،ہم نے بھی سہولت اور میسر کی خاطر اپنے تاثرات دونوں کیلئے آپ کے آثار کو رکھیں گے۔

آیت اللہ جعفر سبحانی دام بقاۂ طال عمرہ سنہ ۱۳۴۷ھ کو ایران کے شہر تبریز میں پیدا ہوئے وہیں حد بلوغ تک یا قبل از بلوغ دروس ما یسمی دینی و لیس فیہ من الدین شیء پڑھے ہیں۔ آپ کے مسلسل مستغرق در حصول علم و مطالعہ استفادہ وافادہ میں عمر عزیز گزاری ہے اسی طرح قم میں بھی عمر صرف حصول علم یا تدریس وتالیف وتصنیف میں گزاری۔ اس سے آپ لاینفک رہے، ایسی شخصیات بہت کم ندرت سے نکلتے ہیں۔ حیف افسوس اس بات پر ہے کہ آپ نے اپنی عمر دفاع از اسلام کرنے کفر والحاد کا مقابلہ کرنے کی بجائے مذہب اشعث بن قیس وعبداللہ دیصانی موسس اسماعیلیہ کے دفاع کو ترجیح دی ہے۔ اسلام عزیز غیر محدود ہے شخص مجادل و مغالط مناظر مباحث کے استاد بنے دین عزیز اسلام جس پر اتحادیہ عالمی الحادی ناری فضائی وزمینی سے حملہ آور ہے اسلام کے نام سے کتراتے رہے کبھی اسلام محترم سے دفاع نہیں کیا۔ اگر اپنے جملات میں وہابیوں پر جیت حاصل کی ہے پھر بھی کبھی اسلام سے دفاع کی توفیق نہیں ہوئی۔ ایران تعصب قومی میں ضرب المثل ہے آپ کے اندر تعصب قومی کس حد تک ہے معلوم نہیں لیکن تعصب مذھبی نے آپ کے گرد گھیراؤ تنگ کیا ہے، معلوم نہیں اس وقت کون سی عینک استعمال کرتے ہیں آپ کا واحد اسلحہ فائرنگ گرنیڈ صرف وہابی پر ہے۔ وہابی کو نشانہ بنانے سے ناراض نہیں کیونکہ میں کلی طور پر مذاہب کے خلاف ہوں۔ افسوس ہے ہم جیسے جہل و جہالت کے معاشرے میں پھنسے ہوئے کتنوں کو آپ دین مقدس اسلام سے تمسک بقرآن تمسک بہ محمدؐ سے روک کے آئین وہابیت پڑھاتے رہے اور پڑھنے کی تلقین فرماتے رہے ہیں۔ بظاہر محمدؐ پر بھی کتب لکھی ہیں لیکن قلم کے ترشحات سے واضح ہوتا ہے آپ کے اندر عصبیات مذھبی آپ پر چھائے ہوئے ہیں آپ اس میں غواصی کر رہے ہیں۔

اسلام کے خلاف فتنہ وفسادا اپنے اوج عروج پر ہے لیکن آپ کے مد مقابل صرف وہابی ہی نہیں آپ نے وہابیوں کے ساتھ بریلویوں کا ذکر نہیں کیا، شاید بت خانے بنانے میں ہم مسلک ہیں۔ خالص اسلام چاہنے والے اور وہابی دونوں برے لگتے ہیں۔ اثنا عشری اور سنی دونوں یمین ویسار باطنیہ ہیں اور کتنے ہونگے زردشتی بھی ہیں عیسائی بھی ہیں۔ آپ کے بت خانوں کا جواب کون دیگا آپ کی دعاوں اور زیارات کی شرکیات کا کیا جواب ہوگا آپ کو جب نامہ اعمال دیں گے تو کہیں،، یَا لَیۡتَنِی لَمۡ أُوتَ کِتَابِیَہٗ،، آپ کو قبل از موت ان سب کا جواب تیار کر کے جانا ہوگا آیات عظام اساتید کرام کی جان نہیں بچے گی۔

خود مصادر کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں آیا جو مصادر انھوں نے دیئے ہیں نا قابل نقاش اطمینان بخش ہیں یا ترسیل مرسلات حشویات اشعری و استر آبادی و میکاولیزم ہیں؟ اس سلسلے میں جدال احسن میں جو فتاویٰ اعتقادی آغائے سبحانی نے لکھے ہیں سب کھچڑی معجون آراء ونظریات مذاھب باطلہ ہیں۔ آپ نے جدال احسن میں شرکیات کفریات کو از سر نو احیاء کیا ہے دین وایمان توحید کے نشانات کو منہدم کیا ہے نئے اصول از خود وضع کیئے ہیں۔ بطور مثال آپ نے کہا کفر وایمان شرک وتوحید کی تمیز ہر کس و ناکس نہیں کر سکتا ہے، پھر خود محبت اہلبیت کو شامل کیا۔ صدر اسلام میں لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے بعد مسلمان ہوتے تھے اللہ پر ایمان پیغمبر پر ایمان قیامت پر ایمان کافی تھا بعد میں آپ نے از خود ایک اصول بے اصل ''محبت اھل البیت'' کا اضافہ کیا کہ یہ جز ایمان ہے۔ محبت کا کوئی اصول نہیں اس کی کوئی قیمت نہیں اس کی کوئی سند نہیں، نا قابل اعتبار مقولات میں سے ہے۔

طلب شفاء از امام، اولیاء شرک نہیں ہے دنیا عالم اسباب ومسببات ہے جیسا کہ قرآن میں آیا ہے ﴿ یُدَبِّرُ الْأَمْرَ ﴾ نازعات میں ہے ﴿فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا﴾ ہر چیز کے لئے خداوند عالم نے اسباب معین کئے ہیں حضرت ابراہیم نے کہا ﴿وَ إِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾ جب میں مریض ہو جاؤں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ شہد میں شفاء ہے شہد کھانے سے مرض دور ہوتا ہے، یہ شرک نہیں ہے نابینا کو بینائی دینا مردے کو زندہ کرنا شرک نہیں ہے کیونکہ تمام چیزوں کی برگشت اللہ کی طرف ہے۔ لیکن خارج میں اسباب ومسببات کے تحت ہوتا ہے۔ آغائے سبحانی یہاں مغالطہ کررہے ہیں دنیا اسباب ومسببات ہے ہر چیز کا سبب الگ ہوتا ہے۔ کل کائنات کی انتہاء اللہ کو جاتی ہے لیکن فعل مدبرین کے توسط سے انجام دیتے ہیں لہذا انبیاء اگر شفاء دے دیں تو انبیاء طبیب بن کے نہیں آئے ہیں وہ ھادی بن کے آئے ہیں جیسا کہ مرنا اصل موت اللہ ہی دیتا ہے ﴿ وَ اللَّهُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ ﴾ جبکہ قابض ارواح حضرت عزرائیل ملائکہ ہے لیکن آخری برگشت اللہ ہے۔ انبیاء کو لوگوں کو شفاء دینے کی ذمہ داری نہیں سونپی ہے، لیکن امام شفاء دے سکتا ہے یہ آپ نے کہاں سے نکالا ہے؟ شاید مرسلات مجلسی سے نکالا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ مردے کو زندہ کرتے تھے نابینا کو بینائی دیتے تھے یہ تو قرآن میں آیا ہے اگر کہیں گے موت عزرائیل دیتا ہے تو کوئی نہیں کہہ سکتا ہے موت جبرئیل بھی دیتا ہے۔ یہ دو صفت اللہ نے بطور نشان نبوت حضرت عیسیٰ کو عطا کی تھیں اب یہ نہیں ہے کائنات میں جہاں بھی ہو مردے کو حضرت عیسی زندہ کرتے تھے مریض کو شفا دیتے تھے۔ موسی مردے کو زندہ نہیں کرتے تھے، ابراہیم زندہ نہیں کرتے تھے۔ پیغمبر نے کسی کو شفا نہیں دی ہے، حضرت علی نے کسی کو شفاء یا مردے کو زندہ نہیں کیا ہے۔

آغائے سبحانی کے رسالہ اعتقادیہ سے چند نتائج اخذ کر سکتے ہیں تاریخ

داستان حکمرانان میں ایسی جانشینی کی فکر نہیں ہوئی جتنا علی کے بارے میں کیا ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے قیام محمدؐ قیام عالمین نہیں بلکہ خاندانی تھے دونوں اقتدار کے حریص تھے (نعوذ باللہ) نص حجرات ۱۳، المومنون ۔۱۰۰، خطبہ رسول اللہ در میدان عرفات۔

۱۔ انتخاب ولی عہدی طول تاریخ بشریت میں نشان استبدادیت و آمریت رہا ہے حضرت علی کی ولی عہدی سب سے منفرد۔

۲۔ علی کو مقام سے محروم، نبی کریم خاندان پر ابو طالب کے دفاعات کا قرضہ چکانے والے ثابت ہوگئے۔ امت محمدؐ کلی طور پر مرتد یا نظام امامت اختراع کرنے والے آل دیصانی یا صباحی ملحدان ہوگی۔

تو یہ اسے نبی کریم کی کن صفات میں گردانیں گے؟ علی نے کسی بھی دن ان واقعات سے استناد نہیں کیا۔ علی اور حضرات حسنین امام سجاد، محمد باقر، جعفر صادق نے ان کا ذکر نہیں کیا معلوم ہوتا ہے علماء فقہاء سبحانی، میلانی، اراکی، عزت دین وکالت از فاطمین دشمن لدود محمد وآل بویہ بنیان گذار غدیر و عاشورا سے وابستہ ہیں آپ لوگوں کی کوششوں سے دین اسلام محو ہو گیا ہے۔ نامہ کہ نوشتہ نہ شد محسوس ہوتا ہے یہ دین اللہ نہیں اسلام نہیں سعادت بشر کے لئے نہیں گویا یہ شیعہ اس منطق کی دھرائی کر کے کہہ رہا ہے جو قریش کہتے تھے نبوت ورسالت نہیں خاندانی برتری چاہتے تھے خاندان کو اقتدار پر لانے کی کاوش ہے۔ آپ جانتے ہیں آپ جو دلائل پیش کرتے ہیں ان کے مصادر بھوسے کے ڈھیر جیسا ہے وہاں کوئی چیز کھڑی نہیں ہوسکتی ہے۔

آغائے سبحانی کی تمام تر توجہ کاوش ہوتی ہے انبیاء ائمہ خود ساختہ اولیاء انسان کامل کے درمیان تفاوت کو حتی الامکان کم دکھائیں۔ اس کے لئے اصطلاح سازی کی۔ من جملہ ائمہ اولیاء علم غیب محدود رکھتا ہے، اللہ اور

بندے کے درمیان واضح فرق علم غیب ہے بشر کے لئے ابتداء ہر چیز غیب ہے﴿وَ اللّٰہُ أَخرَجکُم مِنۡ بُطُونِ اُمَّھاتِکُم لا تَعلَمُونَ شَیۡئًا ﴾اللہ کے لئے کوئی غیب نہیں تمام کائنات دنیا وآخرت مشہود وحضور ہے عام انسان ابتداء نہیں جانتا ہے۔کائنات میں انسان وجن ہیں ان کے حصول علم کے وسائل حواس خمسہ تک محدود ہیں چونکہ انسان محدود ہے لہٰذا اس کے وسائل بھی محدود ہیں جبکہ اللہ کے لئے کوئی غیب نہیں سب شہود وحضور ہے اللہ عالم بغیوب انسانوں کے حوالے سے بولتا ہے بنیادی طور پر اللہ کے لئے کوئی غیب نہیں۔خلقت کائنات سے پہلے انقراض عالم،قیام قیامت،حشر اجساد ساکنین جنت وجہنم سب کے سب اس کے لئے حاضر وشاہد ہے کوئی چیز اللہ کے لئے کائنات میں پوشیدہ نہیں اس کے لئے عالم شہود وظہور ہے جبکہ انسانوں کے لئے بنیادی طور پر تمام کائنات مجھول ہے غیب ہے کچھ بھی نہیں جانتا ہے نحل:۷۸﴿وَ اللّٰہُ أَخرَجکُم مِنۡ بُطُونِ اُمَّھاتِکُم لا تَعلَمُونَ شَیۡئاً ﴾تم اپنی ماؤں کے شکموں میں جب جنین تھے﴿لا تَعلَمُونَ شَیۡئاً ﴾کچھ بھی نہیں جانتے تھے انسانی علم گزشتہ زمان حدود وقیود اندازے میں بعض غیوب آنکھ کے ذریعے کان کے ذریعے حس کے ذریعے جانتے ہیں اس کے بغیر تمام چیزیں اس کے لئے غیب ہے لہٰذا جو چیز اس کائنات میں انسان کے لئے غیب ہے نمل:۶۵﴿لا یَعلَمُ مَنۡ فِی السَّماواتِ وَ الۡأَرۡضِ الۡغَیبَ إِلَّا اللّٰہُ﴾

تعصّبات ظالمانہ جائرانہ آغائے سبحانی

ہم نے جسورانہ نامناسب کلمہ جو استعمال کیا ہے آغائے سبحانی کی جائزانہ وظالمانہ تعصّبات اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے سنت مشرکین پر عمل کرتے ہوئے''انصر اخاک ظالما او مظلوما''اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے ظالم ہو یا مظلوم۔آپ نے بھی ایسا کیا ہے اس سلسلے میں آپ کی

قضاوت سے چند جگہ پردہ ہٹانا چاہتا ہوں۔

۱۔آپ نے فرمایا ہے علم غیب مخصوص اللہ نہیں ہے بلکہ دیگران بھی علم ًغیب رکھتے ہیں لیکن علم غیب اللہ غیر محدود ہے غیر مکسوب ہے جبکہ دیگران کا علم غیب محدود وکسبی ہے۔اللہ کیلئے علم غیب رکھتا ہے کا مطلب انسانوں کی بنسبت جتنا انبیاء نہیں جانتے ہیں صرف اللہ جانتے ہیں یعنی جو اللہ کی طرف سے انبیاء پر نازل ہوتا ہے وہ انبیاء کیلئے علم غیب ہے ورنہ اللہ کیلئے کوئی علم غیب نہیں ہے،کل کائنات من البدائیہ والی نہائیہ تک مشہود ہے اللہ کیلئے کوئی غیب نہیں۔

۲۔انبیاء کیلئے جو غیب ہے اس کی ایک ہی ذریعہ ہے وہ وحی ہے آپ دیگران کیلئے غیب کسبی کہا ہے لیکن طریقہ کسب کی وضاحت نہیں کی شاید ہمارا حدث ہے آپ نے اس حدیث موصوم قدسی غیر مقدس سے استناد کیا ہو کہ بندہ جب عبادت میں مستغرق ہو جاتا ہے تو حقائق اس کیلئے کشف ہوتے ہیں وہ خود اللہ جیسا ہوتا ہے،اس وقت بعثت انبیاء لغو ہو جاتا ہے ان کا کوئی مقصد نہیں رہتا ہے،چنانچہ صوفیوں نے بتایا ہے انبیاء سے ہم افضل ہیں وہ اللہ سے وحی جبرئیل کے واسطے سے لیتے تھے ہم تو بلا واسطہ لیتے ہیں جیسا کہ مصر میں معتز باللہ نے دو علماء کو بلا کے ان سے سوال کیا رسول اللہ افضل ہیں یا امیر المومنین۔

۳۔آپ نے وہابیوں کی ضد میں عبد الرسول،عبد النبی،عبد علی یا عبد الحسین نام رکھنا بے حرج قرار دیا ہے،یہ سیرت نبی کریمؐ کے خلاف ہے، آپ نے پھر وضاحت کی ہے بندے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک بازار سے خریدتے ہیں یا جنگوں سے حاصل ہوتے ہیں ان کو عبد قن کہتے ہیں۔ایک خود آزاد ہے لیکن کسی کا بندہ ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔کوئی بھی انسان سوائے اللہ کے کسی کی بندگی سے انتساب کرے فعل حراب ہے چنانچہ نبی

کریم مسلمان ہونے والوں سے پوچھتے تھے تمھارا کیا نام ہے اگر انہوں نے کہا عبد مناف، عبد کعبہ یا عبد العزیٰ تو اس کو بدل کر عبد اللہ یا عبد الرحمٰن رکھتے تھے یہ سنت رسول بھی ہے اور حقیقت وواقعیت بھی ہے۔ رسول اللہ، علی، حسین یہ ذوات تو دنیا میں نہیں ہیں فرض کریں اگر یہ ذوات دنیا میں ہوں اور کوئی آزاد انسان جا کر ان سے کہے کہ مولا میں آپ کی بندگی میں آنا چاہتا ہوں، کیا رسول اللہ، علی یا حسین اس کو خوش آمدید نہیں کہیں گے؟ یہ ایک فعل حرام ہے۔ وہابیوں کے اس کو حرام کرنے کی ضد میں آپ نے اس کو جائز گردانا، یہ کوئی منطق نہیں، وہابیوں کا جرم بت خانہ مت بناؤ اور مردوں سے خطاب مت کرو ہے، جبکہ آپ نے پورے ملک کو بت خانہ بنایا ہے۔

۴۔ آپ نے ابا بکر کی رسول اللہ کے ساتھ ہجرت کو بے فضیلت قرار دیا ہے یہ سبب انتخاب جانشین نہیں بن سکتا ہے۔ یہ تو ہم بھی کہیں گے اس سے خطرناک کوئی خدمت رسول اللہ بھی ادا کریں دین کی سربلندی کیلئے بھی کریں تب بھی یہ کسی کے انتخاب جانشین کا سبب نہیں بنتا ہے۔ انتخاب جانشین کا انتخاب سبب وفضیلت یا فضائل کی بنیاد پر نہیں ہوتا ہے یہ عوام کا حق ہے عوام انتخاب کریں گے لیکن آپ سے یہ سوال ہے رسول اللہ نے علی کو اپنے بستر پر کیوں سلایا؟ علی اپنی جان دیدو میں زندہ رہوں ایسا نہیں ہے۔ مشرکین رسول اللہ کی ذات کے در پے تھے، علی کو اس لئے سلایا ہے کہ علی محرم اہلبیت تھے ناموس رسول اللہ کیلئے سب سے بہترین محرم علی ہی تھے ان کو لے کر مدینہ جانا تھا، اس کے علاوہ رسول اللہ کے پاس مشرکین مکہ کی امانتیں بھی تھیں وہ سب بھی لوٹانی تھیں اس لئے علی کو سلایا نا کہ جان دینے کیلئے۔ آپ بتائیں مشرکین نے جو دوسروں کے قتل کا جائزہ رکھا تھا وہ ابوبکر کا رکھا تھا یا علی کا رکھا تھا۔ اس طرح غیر منطقی باتیں لکھنے سے معلوم ہوتا ہے آُ کے سینے میں اسلام کے علاوہ کچھ کچل مچل ہے۔

۵۔آپ نے لکھا ہے اللہ فاطمہ کی رضا سے راضی ہوتا ہے، دین اللہ میں صنف اناث کیلئے کوئی منصب نہیں ہے حضرت مریم کو جو مقام ملا ہے وہ مادر عیسیٰ ہونے کی وجہ سے دیا ہے۔حضرت فاطمہ عنداللہ محترم ہیں تو ایسا نہیں ہے کہ اللہ محتاج ہے زہرا کے راضی ہونے کا۔ یہ جسارت بتوحید اللہ ہے، اہانت بتوحید اللہ ہے۔

دفاعات آغائے سبحانی آغائے جواد مغنیہ کاظم زادہ کی فصول میئۃ، رے شہری کی موسوعہ امام علی تالیفات دیکھنے کے بعد تمام شکوک وشبہات دھل گئے یہ حضرات امیر المومنین کی شان میں غلوان کئے ہیں۔ابھی پایان نامہ ہائے واصل از حوزہ علمیہ میری تصانیف کے رد میں پہنچا تھا تو ان کتابوں کو پڑھنا پڑا تو معلوم ہوا خلافت علی نہیں سلطنت آل دیصانی چاہیئے، جواد مغنیہ نے لکھا ہے علی مع القرآن والقرآن مع علی، علی مع الحق والحق مع علی۔ دنیا میں کہیں حق ہے نہ حق علی کے ساتھ ہے نہ قرآن علی کے ساتھ ہے۔ آغائے سبحانی جدال احسن میں لکھا ہے ”ان اللہ یرضی لرضا فاطمہ محور فاطمہ اللہ پروانہ منتظر فاطمہ رضا فاطمہ“ ہے، کاظم زادہ نے لکھا نبی کریم نے فرمایا علی کو امیر المومنین کہہ کے پکاریں نعوذ باللہ کیا رسول اللہ منشی ودرزی تھے؟ آغائے سبحانی نے لکھا ہے محبت علی واجب ہے یہ قول نصیر الدین اسماعیلی کا ہے۔رے شہری نے لکھا ہے ”کل شئی احصیاہ فی امام مبین “ کیا رسول اللہ کی حیات طیبہ میں حضرت علی کوئی چھوٹا سا منصب رکھتے تھے؟ یہ امام مبین کون ہے کیا ہے؟ از واقعیت از حقیقت از مظلوم ومحروم از حقوق نہیں دفاع از شرک وکفر اور اپنے مذہبی بھائی چاہے ظالم ہو یا مظلوم دونوں حالت میں اس کی مدد کرنا ”انصر اخاک ظالما او مظلوما “ ہے۔اس قسم کے دفاع کو جائزانہ غاصبانہ ظالمانا کہتے ہیں۔استاد ومحقق جامع علوم فلسفی قدیم وجدید نقلیات اشعری واُسترآبادی

شطحیات صوفی نے شیعہ عوام کو ”کالانعام بل هم اضل السبیل“ گردان کر فتاویٰ خلاف عقل ضد قوانین طبیعی ضد آیات قرآن صادر کیا ہے جہاں آپ نے مُردوں کے سننے کی بات کی، عالم برزخ والوں کو خطاب حاضر کی بات کی، طفل پنج سالہ کو نص قرآن کے خلاف بشریت کی ھدایت و رہبری کی بات کی، آپ کے ائمہ یا بچے ہیں یا کسی سلطان کے ولی عہد رہے یا کسی سلطان کی بیعت میں رہے یا زندانوں کے تہہ خانوں میں تھے یا لا پتہ تھے، ہر قسم کی نقل وحرکت سے معذور تھے۔ گویا شیعہ مذھب قیادت بشری کے لئے کسی قسم کی شرائط عقلی شرعی قرآنی کے حامل نہیں یہ عصر معاصر کے انسانوں کے لئے استہزاء مسخرہ پندی محسوس ہوتے ہیں آپ باطنیہ کے وکیل ہیں۔ آپ نے تکلم عیسیٰ کو بنیاد بنایا عیسیٰ گھوارے میں نبی تھے یہ آپ کا بڑا اشتباہ ہے، عیسیٰ نے ایک جملہ ہی گھوارے میں بتایا اور کچھ نہیں بتایا ہے، ان کی بات قرآن میں ہے لیکن آپ کے ائمہ کا بچپن میں امام بننے کا ذکر قرآن میں نہیں ہے آپ نے رومی صوفی کے اشعار سے استناد کیا ہے۔

یہاں آغائے سبحانی کی ظالمانہ جائرانہ قضاوتوں کی چند نمونے پیش کرتے ہیں۔

۱۔ عائشہ صدیقہ نہیں ہیں۔
۲۔ ہجرت ابی بکر رسول اللہ کی معیت میں فضیلت نہیں رکھتی ہے۔
۳۔ یہ فضیلت میں بھی نہیں آتی ہے۔
۴۔ نابالغ بچہ امامت کر سکتا ہے۔
۵۔ امام غائب سربراہ مملکت ہو سکتا ہے۔
۶۔ آیۃ تطہیر مایہ افتخار اھل البیت ہے۔
۷۔ سوال نکیرین وشفاعت آئمہ۔
۸۔ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا ہے۔

۹۔سجدہ بر تربت امام حسین۔

عائشہ کو صدیقہ کہنا برداشت نہیں آپ کے ایران پاکستان عراق میں کتنی بے دین فاسد ہزاروں کی تعداد میں صدیقہ کہنے والی عورتیں ہونگی حالیہ دور میں اسلام مخالف مظاہرات میں کتنیوں کے نام صدیقہ ہوں گے آپ کو صرف عائشہ کا نام صدیقہ برداشت نہیں۔قصہ افک عائشہ قرآن کریم میں آیا ہے، نبی کریم اور عائشہ کے درمیان قطع تعلقات پر اللہ نے عائشہ کی طہارت کی تصدیق کی تھی۔جمل میں حضرت علی کے مقابل میں لشکر کشی کی تھی لیکن علی کے خلاف لشکرکشی کرنے سے کوئی کافر نہیں ہوتا مومن ہی رہتا ہے حجرات:۹ میں آیا ہے﴿وَ إِنْ طائِفَتانِ مِنَ الْمُؤْمِنينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُما ﴾۔عائشہ اور علی میں صلح ہوئی عائشہ کے احترام میں علی نے چار پانچ میل بدرقہ کیا۔قرآن میں ان کو ام المومنین کہا ہے اللہ نے ان کی صداقت وطہارت پر نور:۱۱﴿إِنَّ الَّذينَ جاؤُ بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ﴾ ۱۲﴿لَوْ لا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَ الْمُؤْمِناتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْراً ﴾ میں بے قصور گردانا ہے۔عائشہ رسول اللہ کی خدیجہ کے بعد پسندیدہ زوجہ واقعی حقیقی تھیں باقی مصالح اجتماعی کے تحت تھیں۔۹ سال کی لڑکی ۵۳ سال کی زوجیت میں گئی کسی بھی دن رسول اللہ کو ناراض نہیں کیا، شکایت نہیں کی۔ فرض کریں رسول اللہ اور عائشہ میں کچھ اختلافات ہوئے تھے تو آپ کو یہ اجازت کس نے دی کہ عائشہ کی اہانت کریں عائشہ کی اہانت رسول اللہ کی اہانت ہے۔کیا امیر المومنین حضرات حسنین ان کا احترام نہیں کرتے تھے؟

آغائے سبحانی کا حشر کس صنف میں ہوگا وہ اللہ جانتا ہے لیکن ان کے

تمام تر ظاہر و باطن جوانح و جوارح کا مرکزی محوری توجہ اسلام و کفر مسلمین و کافرین موحدین و مشرکین کے درمیان واقع سد محکم کو مغالطہ گرنیڈ سے اڑا کے ایمان کفر و توحید و شرک کے امتیازی نشان کا خاتمہ کر کے میدان صاف کرنا ہے۔ وہ اس سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتے، من جملہ ان کے دفاعات میں سے ایک دفاع جدال احسن ص ۱۰۴ پر ایک عنوان ہے ''نامہ کہ نوشتہ نہ شد '' اس بارے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس سے پہلے چند باتیں سامعین و قارئین کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ لوگوں کی چہ میگوئیاں تملق چاپلوسی کسی کو اعلیٰ حضرت کسی کو خاک پا چپل تصور کرنا کونسی عدالت ہے اگر حیات یہی دنیا ہے تو صاف ہے عقل کے خلاف ہے کہ ایک انسان ہر قسم کی آغائے چلائے اور دوسرا ہر قسم کی ذلت و خواری و بدبختی سہے اگر آخرت ہے تو انشاء اللہ ''من کان نیتہ للہ و من کان دفاعہ عن الحق فسوف تعلمون ما فعل و ما نوی '' ایک زمانے میں آپ امثال سید محمد تقی حکیم صاحب اصول فقہ مقارن، ابراہیم جناتی، مرتضی عسکری عبقات الانوار کی طرح منطق استعمال کرتے تھے کہ ہم سنت رسول اللہ پر عمل نہیں کرتے چونکہ اس کو اصحاب نے چھوا ہے ان کے ہاتھ لگے ہیں ہم سنت رسول اللہ حتی قرآن کریم بھی اھل البیت سے لیتے ہیں۔ لیکن اھل البیت مصادیق کثیرہ رکھتے ہیں تعین نہ کرنے سے نکرہ رہتا ہے۔ آپ اپنی تمام بدعتوں کو ''نامہ کہ نوشتہ نہ شد '' کی حدیث کو صحیح بخاری سے لیتے ہیں کہ پیغمبر اکرم کی بیماری میں جب شدت ہوئی تو آپ نے کہا کوئی کاغذ لائے میں تمھارے لئے کوئی کتاب تمسک لکھوں تا کہ میرے بعد تم گمراہ نہ ہو جاؤ تو عمر نے برجستہ کہا نبی سے سکرات موت میں بے عقلی کا غلبہ آیا ہے ہمارے پاس کتاب اللہ موجود ہے۔ اس میں از روایت جھوٹ کی بدبو آتی ہے یہ لہجہ سے نہیں ملتی ہے۔ علی کیلئے خیمہ خالی کیا ہے عمر کو سب سے

پہلے بیعت کرنے والوں میں گنا گیا آج ھذیان کی بات کرتے ہیں ابوبکر اور عمر کے دور خلافت میں اقتدار طلبی کو نفی کرتے ہیں۔

آپ کے دشمن عمر اور ابا بکر نہیں مشرکین بھی نہیں ہے آپ کا دشمن صرف اسلام ہے آپ اسلام کو ہی اڑانا چاہتے ہیں آپ نبی کی اہانت چاہتے ہیں آپ امت کی اہانت چاہتے ہیں آپ کو غصہ ہے تیسری صدی ہجری میں لکھی بخاری پر عمل ہو لیکن قرآن کریم پر عمل نہیں ہونا چاہیئے۔ دروغ گویاں کا حافظہ نہیں ہوتا ہے واضح کریں عمر نے کہاں کہاں پیغمبر سے مزاحمت دشمنی کی ہے؟ تمہیں ابوبکر وعمر سے دشمنی نہیں ہے تمھیں قرآن سے محمد سے علی اور حسین سے دشمنی ہے۔ نبی کریم کا نام سننا، قرآن کا نام سننا، عزاداری سے جھوٹی کہانیاں نکالنے سے چڑ ہے۔ آپ لوگوں نے ایک عمومی اعلان نیلامی کیا کہ اسلام کے خلاف قران کے خلاف جو منہ میں آئے بولیں غلط روایات اسلام مخالف روایات تمام آپ کے پاس ہیں ابنِ عباس، ابوہریرہ اور عائشہ ہیں، آپ کو غصہ قرآن پر ہے، پوری امت کو مرتد کہا جب امت ہی نہیں رہی تو کونسی امامت رہے گی۔ اسلام، قرآن، محمدؐ یاران باوفا باصفا سب کو نشانہ بنایا حضرت زہراء کو دیہاتی شوہر مردہ بوڑھی عورتوں جیسی سر سے چادر اتار کر بدعا گالی دینے والی بنایا۔ حواس باختہ ہو کر خود رسول اللہ زہراء علی امام حسین کو بھی اہانتوں جسارتوں کا نشان بنایا۔

جب ہر میدان میں پسپائی ہوئی نص من اللہ ثابت نہیں کر سکے تو نص رسول کہا، اس میں بھی ناکامی کا منہ دیکھنے کے بعد کہا امام سابق نے اپنے بعد کی امامت پر نص کی۔ خاندان کے برگزیدہ افراد نے مسئلہ نص کو مسترد کیا۔ زمین امام سے خالی نہیں رہتی ہے سب سے آخر میں مرنے والا امام ہوتا ہے آخر میں ہر ایک دوبارہ واپس آئیں گے تا کہ اساس سوم ایمانیات کو

اڑائیں۔آغائے سبحانی نے امامت کے ساتھ کفر وایمان توحید وشرک کی دیوار کو گرنیڈ سے اڑایا تا کہ اللہ اور مخلوق، عابد ومعبود کی تمیز کو ختم کریں۔ بدعات میلاد ووفیات آئمہ میں توسیع کر کے امام زادوں سقط شدوں کے لئے بارگاہ بنایا قرآن کے مردود شعر کو فروغ دیا ہے۔

آغائے فدا حسین حیدری نے اپنے پایان نامے کا مصادر آثار آغائے سبحانی کو گردانا ہے یعنی آج کل حوزات میں تحقیقات کی انتہاء آغائے سبحانی پر ختم ہوتی ہے۔لیکن حوزات سے باہر والوں کے لیے ایک خبر واحد ہوگی اور اخبار احاد کے جو احکامات علماء حدیث نے بیان کئے ہیں وہ ان پر لاگو ہونگے۔آغائے سبحانی کی تالیفات رکھنے والوں کو معلوم ہے آپ مصادر مشکوک ومخدوش متشتت آراء ونظریات سے استناد کرتے ہیں۔آپ نے عام جگہ علماء حدیث ورجال کے قبول روایات کے اصول وضوابط سے صرف نظر کر کے نئے اصول وضع کئے ،مرسلات کو سنیوں کی اتنی کتابوں شیعوں کی اتنی کتابوں میں نقل کیا ہے یہ کوئی اصول نہیں۔اشعری استر آبادی والے مذہب اختیار کیے ہوئے ہیں کیا آپ کو اندازہ ہے آپ کے مصادر کا زیادہ تر بوجھ کتاب مراجعات عبد الحسین شرف الدین اور سلیم بشری کے مفروضی گھڑ جوڑ مباحثہ شاول بولیس والی فصول مئۃ کاظم زادہ مراد ہے کیونکہ منع رسول اللہ کے خلاف جمع کردہ حکم مسروقہ رکھتے ہیں لیکن مسروقات کی اسناد کی کوئی توثیق نہیں ہوتی ہے۔خدشات بڑھ گئے ہیں کہ تدوین احادیث جہاں قرآن سے عناد رکھتے تھے وہاں جامعین احادیث طرفین چھپا کے جمع کرنے کی خبر فاش ہوگئی تھی۔

اپنے پایان نامہ کے مصادر وماٴخذ ومنابع آغائے سبحانی کے آثار کو

گردانا ہے گویا عصر معاصر میں آراء نظریات فتوی اعتقادی میں آغائے سبحانی حرف اخیر بدون چوں و چرا مقبول عامہ وخاصہ متقن ترین اصولوں پر قائم تحقیق ہے۔ان کا نام ہی کافی ہے کوئی مائی کا لال بھی ان مصادر کو مخدوش نہیں کرسکتا ہے۔جوں ہی ان کا نام نظر آتا ہے اعضا و جوارح فکر سب بیٹھ جاتے ہیں۔لیکن اگر کوئی خود مصادر پر تحقیق کرے عام طور پر مصادر صرف مأخذ بتاتے ہیں، مصادر کی صحت و سقم پر بحث کم بلکہ تصور بھی نہیں کرتے ہیں۔آپ معقولات میں معتزلہ اور منقولات میں اشعری استر آبادی سے ترسیل مرسلات کرتے ہیں۔

آغائے سبحانی کی منصوصیت ائمہ پر بحث دفاع از مذہب شیعہ شمول و استیعاب دلائل کے حوالے سے اس ماہی گیری کی مانند ہیں جو کسی جگہ حیران بیٹھے ہوئے تھے کوئی اور ماہی گیر وہاں پہنچا حال احوال پرسی کی بتایا کاروبار کیسا چل رہا ہے اس نے کہا بہت برا ہے کیوں کیا کہتا ہے کہتا ہے باسی مچھلی ہے تو اس نے کہا میں تو باسی مچھلی کو تازہ کر کے فروخت کرتا ہوں خوب رونق جمتا ہے ہجوم ہوتا ہے اس نے کہا وہ کیسے؟ تو بتایا کہ مچھلی کو لب دریا رکھ کر پانی چھڑکتا ہوں اور کہتا ہوں تازہ تازہ مچھلی لیں تو سب خریدتے ہیں۔آغائے سبحانی،اس وقت عالم تشیع کے نامور شناختہ شدہ مناظر مجادل نامور ہیں ائمہ کی امامت دوسروں کی شان میں نازل آیات پر ڈاکہ مارا ہے جبکہ مراجع کبیر نے اعتراف کیا ہے ہمارے پاس نص نہیں ہے ہم کہتے ہیں علی اعلم ہیں اور یہ منصب اعلم کو ملنا چاہئے۔آغائے بروجردی سے اب تک مراجع علماء امام خمینی، محمد حسین فضل اللہ،ابراہیم امینی ، حسین صفار بہت سوں نے امیر المؤمنین کی امامت پر نص نہ ہونے کا اعتراف واقرار کیا ہے لیکن آغائے سبحانی نے نصوص کا انبار لگایا دیگران کی شان میں نازل آیات کی سرقت کی ہے۔انھوں نے الیوم اکملت مانند محتملات کثیرہ کو نص کہہ کر چلایا ہے۔اسی

طرح قصہ انذار عشیرہ، قصہ غدیر پڑا کہ مارا معلوم ہوتا ہے، سرسخت دشمن علی و محمدؐ ہے، دونوں اقتدار کیلئے بے تاب و بے قرار ہے بعض نص واقع اور حقیقت میں کذب ثابت ہوئے، کسی نے بھی اس کا اظہار نہیں کیا۔جیسا کہ قصہ غدیر وہاں نصب علی کا کوئی نام نہیں تھا لہٰذا موقع انتخاب پر بے نص جب منصب سے ملحق ہوئے تو کسی نے اعتراض نہیں کیا کہ آپ نے نص والے کو چھوڑ کر بے نص کو کیوں انتخاب کیا یہ کھلا جھوٹ ہے۔ اسی طرح قصہ ذو العشیر ہ یوم الدار کے نام سے، رسول اللہ نے ابھی دعوائے نبوت بھی نہیں کیا ہے نبوت سے پہلے جانشینی کا اعلان اقتدار خاندانی کا کتنا حریص تھے بتاتے ہیں لیکن رسول اللہ اور علی اس گند صفت سے پاک تھے لیکن عبدالحسین شرف الدین، میلانی، اراکی، آصفی کے دلوں میں محمدؐ و علی کیلئے کتنا حقد وکینہ پایا جاتا ہے۔آیت میں تحریف کی ہے آیت میں وانذر آیا ہے، اس کی جگہ میں بھی تحریف کی ہے جگہ جبل ابوقیس تھی۔لیکن یہاں سوال پیش آتا ہے کہ اگر علی کی جانشینی من عنداللہ تھی تو رسول اللہ کو چاہیئے تھا فرماتے مجھے اللہ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ اپنی نبوت کے ساتھ علی کی جانشینی کا اعلان کروں، اگر اللہ کی طرف سے حکم نہیں تھا تو یہ عمل منطق مشرکین ہوگا، خاندانی واستبدادی ہوگا۔

آپ نے لکھا ہے اسلام بزور تلوار نہیں پھیلا ہے۔تبلیغ اسلام یا دعوت باسلام بزور طاقت وقدرت نہیں ہوئی۔ یہ بات آغائے سبحانی نے ابا بکر وعمر کے لئے کدورت سیاہ بغض سیاہ ہونے کی وجہ سے کی ہے۔فتوحات مرتدین، شام وفارس کی کوئی فضیلت نہیں ہے؟ تبلیغ اسلام بزور طاقت وقدرت نہیں یہ منطق جاھلین نادان ملا نے مستشرقین کو دی ہے۔ مستشرقین نے کہا اسلام طاقت وقدرت سے پھیلا ہے چونکہ یہ بات دشمن نے کہی ہے لہٰذا یہ حقیقت نہیں رکھتا ہے اسلام بزور طاقت وقدرت نہیں پھیلا ہے بلکہ ان علاقوں کے

عوام اپنی حکمرانوں کی ظلم و بربریت سے نجات کے لئے از خود استقبال کیا ہے یہ بات جو مستشرقین نے کی ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے چنانچہ وہ خود عالم اسلام پر دوسو سال مسلسل جنگ لڑے ہیں اس کے علاوہ قرآن کریم میں آیات ''قاتلوا مشرکین ''مشرکین کو قتل کرو جہاں ملے حتیٰ ''لا تکون فتنة '' روئے زمین پر فتنے کا بیج کلی طور پر ختم ہو جائے اسی طرح آیت ﴿وَ أَعِدُّوا لَهُم مَا اسْتَطَعْتُم مِنْ قُوَّة ﴾ انفال ۶۰ میں آیا ہے جتنی بھی طاقت وقدرت والی چیز ہے وہ سب جمع کرو دشمن سے مقابلہ کے لئے مؤمنین مشرکین کے سامنے ایک سیسی پلائی ہوئی دیوار کے مانند کھڑے رہتے ہیں۔ آیات کثیرہ میں آیا ہے فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین اللہ نے مجاھدین کو قاعدین پر فضیلت دی ہے۔

جدال احسن کو اعتقادات مجتہدین کے رسالہ عملیہ جیسا ترتیب دیا ہے کیونکہ توضیح مسائل بھی بعض فضلاء نے بنائی تھی چنانچہ آپ کے بڑے پائے کے علماء نے اصول دین میں تقلید کو جائز گردانا ہے۔ آغائے مغنیہ نے اپنی کتاب ولایۃ ص ۱۲ میں لکھا ہے اہل تحقیق دین میں تقلید کو جائز گرادنتے ہیں، اہل تحقیق نہیں اہل تدلیس مفتی ومقلد دونوں جہنمی ہیں ﴿احشُرُوا الَّذينَ ظَلَمُوا وَ أَزْوَاجَهُمْ وَ ما كانُوا يَعْبُدُون. صافات ۲۲ ﴾۔ آپ لوگوں کے دلوں، میں دانہ خردل کے برابر دین کا جذبہ نہیں۔ جاہلیت اولی کی برگشت گر چہ سریع تر ممکن ہو کیونکہ آپ نے اردبیلی، انصاری، محقق طوسی اور خود کو مجوزین تقلید میں گردانا ہے چنانچہ صانع خرافات پاکستان نے کہا تھا تقلید نے ہمیں بہت فائدہ پہنچایا ہے اب تو ملحد بنانا کوئی مشکل نہیں رہا ہے۔ جبکہ انسان عاقل کسی بھی اعمال کی اہمیت میں تقلید کو غلط، اسلام سے

خیانت سمجھتا ہے ۔میں آغائے سبحانی ، مطہری ، رے شہری ، میلانی ، مغنیہ اورآغائے صادقی استاد قرآن کے بعض عقائد کا ناقد ہوں ، ہم ابن دلیل عاق تقلید ہیں جبکہ آپ آغائے میلانی دفاع قرآن کے نام سے دفاع از محدث نوری کرتے ہیں کے مقلد ہیں ۔آغائے میلانی کی تحقیقات خلاف واقعیت خارجی اورحشویات مذاہب فاسدہ معتزلہ اشعری صوفی اخباری ان کے مصادر ہیں ان کی تحقیقات' اخر ما وصل الیه عقول لا یرد ولا ینسخ ''نہیں ہیں۔

آپ کی دو ہی اصل ہیں شیعہ جو بھی ہو جو بھی کریں وہ صحیح ہے ۔اس کی دلیل یا اس کے خلاف قطب شمال وجنوب ،مشرق ومغرب نامی کوئی چیز نہیں ۔خاندانی افتخار کو آغائے سبحانی بنفسہ تنزل فرما کر اپنی دست مبارک سے مسروقہ احزاب :۳۳﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ﴾ کے بارے میں تحریر فرمایا تھا بدنام زمانہ مذہب کے شاخصہ دوبارہ احیاء کرنے کیلئے امثال آغائے سبحانی بیتاب وبے قرار ہیں سرقت آیات قرآن کریم کر کے استناد کرنا لمحہ فکریہ لمحہ سوالیہ ہے﴿حب الشئی یعمی و یصم﴾ مجنون لیلی بنے ہیں۔

جناب فاضل ارشد آغائے فدا حسین سلمہ تعالیٰ آپ کی طرف سے میرے نظریات امامت وخلافت کے بارے میں موضوع میرے لئے'' تکلیف ما لا یطاق'' یا تضیع اوقات ہوگا ممکن ہے آپ کو کوئی نہ کوئی فائدہ ہو گا لیکن میرے لئے سورہ فاتحہ تغابن جیسا ہوگا کیونکہ میں نے اس میں بہت کتابیں جمع کیں ہیں پڑھا لکھا ہے۔ میں نظام امامت کا داعی تھا اس لئے پہلی بار الامامہ ونظام تشریعی چھپوائی دعا افتتاح کا ترجمہ مساجد کثیر میں پڑھانا

شروع کیا چونکہ ان دعاؤں میں امام صالح کے اثرات و قیادت صالحہ کے ثمرات بیان تھے ۔لیکن اعلی ارفع علماء ومجتہدین کی الحاد دوستی ،الحاد گرائی ، مختار ثقفی کے ڈرامہ کی سی ڈی، نظام امامت سے بوئے سرقت آیات آنے لگی چونکہ یہ موضوع اسلام سے بد نیتی پر مبنی موضوع ثابت ہوگیا۔حرم امام موسی کاظم میں کوئی ذاکر آ کر مسلسل مصیبت حضرت زہرا سناتے حیرت میں آ کر کسی نے ذاکر سے پوچھا آخر تم کتنے دن سے حضرت زہراء کی مصیبت پڑھتے ہو اور کسی کا ذکر کیوں نہیں کرتے ۔اس نے جواب دیا مجھے اس شرط پر پیسہ دیا ہے کہ صرف حضرت زہراء کی مصیبت پڑھوں ۔اس نے بغداد میں کسی تاجر کا حوالہ دیا وہ شخص تاجر کے پاس گئے پوچھا تو اس نے آگے برطانیہ کے سفارت خانے کے کسی شخص کا حوالہ دیا۔امامت وخلافت بھی اسی طرح ہے حوزہ علمیہ نجف وقم اور دیگر علاقوں میں قائم درسگاہ سے پڑھنے والے انسان یہاں پڑھنے والوں کو بے سواد کہتے کہ یہاں انقلاب آیا کیوں نظام امامت نہیں آیا؟ پچاس سال سے بلتستان کے بزرگ علماء آپس میں سخت رسہ کشی لیکن الحاد والوں کے ساتھ وحدت ویکجہتی رکھتے ہیں۔آپ نے دنیائے کفر والحاد سے اتحاد کر کے معارضین اسلام کو نئے سرے سے احیاء کیا۔لیکن اسلام اللہ کا ہے محمدؐ پر نازل دین ہے علی، حضرات حسنین، ابوبکر، عمر عثمان کا نہیں یہ ذوات جس کا بھی نام لیں امت کے برجستہ پاک ذوات میں سے کوئی بھی من جانب اللہ منصب نہیں رکھتے ہیں ۔لیکن یہی ذوات ہیں جنھوں نے اسلام کو اپنے کاندھوں پر اٹھا کر اقتدار نمائی کی نہ بیت المال سے سرقت کی۔خلافت کے پودے کی اپنے خاندان میں شجرکاری نہیں کی ۔

شیعہ اپنے مذھب کے لئے العمران ۷ کے مصداق بن کر آیات

متشابہات سے استناد کرتے ہیں عدل دشمن علی معتزلہ سے لیتے ہیں، امامت بقرہ ۱۲۴ سے خالص تفسیر بالرائے سے بناتے ہیں لیکن من لدن ادم یا ابراہیم تا علی نے یہ منصب نہ دیکھا نہ سنا محسوس ایسا ہوتا ہے یہ کلمات رموزات میں سے ہیں۔قرآن میں بقرہ ۱۲۴ میں اور بعض دیگر آیات میں بمعنی پیشوا آیا ہے بالاتر از نبوت نہیں آیا ہے۔قرآن میں جہاں آمنوا آیا ہے آمنو بالایمان نہیں آیا ہے۔ختم نبوّت سے متصادم ہے، قادیانی، بہائی، بابی سب آپ کے ایجاد کردہ ہیں۔کھل کے کہا آپ کے علماء آغائے جناتی، آغائے محمد تقی حکیم، آغائے سبحانی، میلانی، نجفی سب نے کہا ہے ہم سنت رسول اللہ سے نہیں لیتے کیونکہ اس میں اصحاب کے ہاتھ لگے ہیں، لیکن متعہ اصحاب سے لیتے ہیں خاک پر سجدہ اصحاب سے لیتے ہیں امامت اصحاب سے لیتے ہیں۔ ہماری کل اساس امامت ہے، امامت برتر از نبوت ہے علی برابر محمدؐ یا علی برتر از محمدؐ ہے۔اس کشتی کی مستقبل بعید میں بھی کسی ساحل پر لنگر انداز ہونے کی امید نظر نہیں آتی ہے۔

آغائے سبحانی کے آثار بہت ہیں ہر میدان میں انہوں نے ضخیم کتابیں لکھی ہیں لیکن ہر کتاب میں اس مقولے پر عمل کیا ہے ’’اپنے قومی بھائی کی مدد کرو گرچہ ظالم ہی کیوں نہ ہو، توحید نبوت الوہیت سے متصادم ہی کیوں نہ ہو‘‘۔ہم آغائے سبحانی کو عرصے سے جانتے ہیں، ان کی تین کتابیں ہم نے چھاپی ہیں، کامیابی کے راز، کمیونزم، اور خاک پر سجدہ۔لیکن ابھی میرے ہاتھ میں ایک کتاب آئی ہے اس کا نام ’’جدال احسن‘‘ ہے۔ جدال احسن میں ابتداء سے لیکر انتہا تک ہر عنوان عقل وقرآن سے متصادم متعارض پایا۔ سب سے پہلے آپ نے علم غیب کے بارے میں لکھا کہ اللہ کے علاوہ انبیاء، اوصیاء اور اولیاء بھی علم غیب رکھتے ہیں۔اما صرف اتنا فرق ہے ان کے علم غیب محدود ہے کسبی ہے یعنی اللہ اور ان کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہے

تھوڑا سا فاصلہ ہے۔انبیاء علم غیب جانتے ہیں اس کیلئے آپ نے خواب یوسف ،یعقوب کے جواب کا حوالہ دیا ،یعقوب کا اپنے بچوں سے بات کا حوالہ دیا ہے۔قرآن کریم میں کثیر آیات میں آیا ہے علم غیب مخصوص اللہ ہے انبیاء اتنا علم غیب جانتے ہیں جتنا بروقت ان کو بتایا ہے یہ کسبی نہیں ہے۔یہ غیر محدود نہیں نا چیز ہے۔اللہ نے حضرت محمدؐ سے خطاب میں فرمایا ہے کہ آپ لوگوں سے کہہ دیں میں علم غیب نہیں جانتا ہوں۔مشرکین نے پیغمبرؐ سے چند سوال کیئے پیغمبر نے فرمایا کل پرسوں جواب دوں گا۔اللہ نے ان پر وحی بند کی۔آپ کیسے بتائیں گے؟ آغائے سبحانی نے آیہ تطہیر جو کہ ازدواج نبی کے بارے میں نازل ہوئی ہے پر ڈاکہ ڈالا ہے﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾احزاب ۳۳ سے استناد کرتے ہوئے لکھا ہے''یہ اہل بیت کی افتخارات میں سے ہے اس آیت سے عصمت اہل بیت ثابت ہوتی ہے'' یہ دوہرا غلط فرمایا ہے عصمت خود طہارت سے عصمت لینا اور خود ازدواج النبی سے سرقت بھی غلط ہے۔آپ نے یہ بھی بتایا کہ عصمت اہل بیت تکوینی ہے،بے اختیاری و جبری ہے کوئی خلیہ جیسا ان کے وجود میں رکھا گیا ہے جس کے ہوتے ہوئے ان سے گناہ،معصیت غلطیاں صادر نہیں ہوسکتی ہیں۔لیکن جب کوئی گناہ کر نہیں سکتا ہے تو یہ اس کی فضیلت نہیں بنتی ہے۔کلمہ عصمت قرآن میں مادی چیزوں سے بچنے کیلئے استعمال ہوا ہے روحانی فکری چیزوں سے بچنے کیلئے استعمال نہیں ہوا ہے۔علاوہ ازیں اس آیت پر آغا سبحانی نے ڈاکہ مارا ہے اس آیت سے پہلے اور بعد کی آیات ازدواج نبی کے بارے میں ہیں۔ انہوں نے آیت میں موجود ضمیر ''کم''،ضمیر مذکر سے استناد کر کے کہا ہے یہ آیت اپنے سابق ولاحق مخاطبات سے باہر ہے یہاں کی ضمیر مذکر ہے لیکن آغا صاحب یا متوجہ نہیں یا تجاہل بن کے آیت اپنے مذہب کے حق میں

استعمال کرتے ہیں۔قرآن کریم میں خواتین کی تکریم تعظیم کیلئے ضمیر مذکر استعمال کیا ہے ۔حضرت موسیٰ نے اپنے اہلیہ سے خطاب میں کہا ہے ''امکثو'' یہاں انتظار کرو،موسیٰ کی بہن نے خاتون دربارفرعون سے کہا،ہم آپ کو ایک اہل بیت کا بتاؤں گا جو اس بچے کی تربیت کرے''۔ملک نے حضرت ابراہیم کی زوجہ کو ضمیر ''کم'' سے خطاب کیا ہے۔اس آیت کے پہلے اور بعد کی آیت میں مونث استعمال کیا ہے چونکہ وہاں خطابات عتاب میں تھا یہ خواتین کی حرکات وسکنات کی مذمت میں آئی تھیں،اب یہ آیت اللہ کی طرف سے ان کو تسکین دینے کیلئے کہا ہے کہ ہم آپ سے کوئی چیز طلب نہیں کرتے ، گناہ وغلطیوں سے باز رہیں۔یہ آیت اہل بیت کی طرف موڑنے کی کوئی سند نہیں سوائے حدیث کساء مجعول جس کے راوی مفسد اور بے دین ہیں۔آغائے سبحانی نے فضائل اہل بیت میں سورہ شوریٰ کی آیت ۲۳ سے استناد کیا ہے۔﴿قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ﴾ ہم تم سے کسی قسم کی اجرت متبادل چیز طلب نہیں کرتے سوائے اس کے کہ میرے اہل بیت سے محبت کریں۔محبت قابل اعتماد نہیں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں محبت کسی بھی شریعت میں اس کے متعلق امر نہیں آیا اگر اچھی ہوتی تو اللہ اپنے پیغمبر سے محبت کرنے کا کہتے خود اللہ سے محبت کرنے کا کہتے۔لیکن ایسا نہیں کہا ہے۔محبت کو اسماعیلیہ، باطنیہ نے تنسیخ شریعت کیلئے استعمال کیا ہے کہ تمام واجبات محرمات کو ترک کریں اللہ سے محبت کریں اس کی بانی صوفیہ رابعہ عدوی ہے۔نیز آپ نے ایک غلط تصور کیا ہے لفظ قربیٰ واحد مونث اسم تفضیل ہے اس میں یہ متکلم نہیں کہ میرے قربیٰ سے محبت کریں بلکہ فرما رہے ہیں تم اپنے قربا سے محبت کرو اہل بیت سے کرنے کا نہیں کہہ رہے ہیں۔آغائے سبحانی نے ایک عجیب غیر مناصب خاص کر ان کی تحقیقات کے خلاف کسی نے کہا آپ امامت کی بات کرتے ہیں پیغمبر کے

بعد منصب امامت ضد ختم نبوت ہے، پیغمبرؐ کی نبوت کے بعد کوئی اور منصب اللہ کی طرف سے نہیں آئے گا۔ پیغمبرؐ کی نبوت قیامت تک جاری ہے آغائے سبحانی نے کہا ہے پیغمبرؐ نے جس وقت علی کی جانشینی کا اعلان کیا اس وقت پیغمبرؐ کی نبوت ختم نہیں ہوئی تھی۔ پیغمبر کی نبوت آپ کے وصال کے بعد ختم ہوتی ہے۔ اور آپ نے علی کی جانشینی کا اعلان اپنی زندگی میں کیا ہے، یہ جاہلانہ بات ہے۔ پیغمبر کو اللہ نے جس دن سے نبوت سے نوازا ہے اسی دن سے تا قیام قیامت تک عرضاً وطولاً پیغمبر کی نبوت کے مقابل میں کوئی اور منصب نہیں ہوگا۔

آغائے سبحانی امام مہدی کے بارے میں پریشان ہیں، متذبذب بات کرتے ہیں۔ کہتے ہیں امام مہدی کی دو تصویریں ہیں ایک تصویر لوگوں کے درمیان میں بیٹھ کر لوگوں کے مسائل حل کرتے ہیں امر و نہی کرتے ہیں دین نافذ کرے ہیں اور دوسرا پیچھے بیٹھ کر غیب میں رہ کر انجان آدمی بن کر لوگوں کے مسائل حل کرتے ہیں، جیسا کہ موسیٰ کے ساتھی عبد صالح نے کیا تھا۔ یہ تفسیر اس بات کی دلیل ہے مہدویت آغائے سبحانی کیلئے گلوگیر ہے وہ اس کی درست تعبیر بیان نہیں کرسکتے ہیں۔

آغائے فدا حسین نے اپنا پایان نامہ امامت پر پیش کیا ہے۔ امامت سے متعلق متفرقات پر گفتگو سے پہلے امامت کے معنیٰ لغوی، اصطلاحی، قرآنی، معاشرتی بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ امامت مادہ ''امام'' سے بنا ہے امام پیش رو کو کہتے ہیں آپ کے آگے کو۔ قرآن کریم میں یہ لفظ تورات کیلئے آیا ہے درخت کیلئے بھی آیا ہے، قیامت کے دن انسان کو دینے والے نامہ اعمال کو بھی کہا ہے۔ امام یعنی آگے، معاشرے میں دیکھیں تو اس کے مصادیق دو قسم میں استعمال ہے۔ امام صالح امام خیر اور امام شر، امام گمراہ کن ،سورہ مبارکہ اسراء آیت ۷۱ ﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ

أُوتِيَ كِتابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولئِكَ يَقْرَؤُنَ كِتابَهُمْ وَ لا يُظْلَمُونَ فَتِيلاً ﴾ میں آیا ہے قیامت کے دن ہر گروہ کو ان کے امام کے ساتھ پکاریں گے۔ ہر امت اس کے امام کے ساتھ محشور کریں گے۔سورہ فرقان آیت ۷۴ ﴿وَ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنا هَبْ لَنا مِنْ أَزْواجِنا وَ ذُرِّيَّاتِنا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَ اجْعَلْنا لِلْمُتَّقِينَ إِماماً ﴾ یہ ہر مومن کی دعا ہونی چاہیئے، دعا کا لفظ ہے، ''للمتين اماما '' اے اللہ ہمیں متقین صالح افراد کا پیشوا بنائیں۔تاریخ میں دو قسم کے امام گزرے ہیں صالحین کے امام، فاسدین کے امام ہیں۔لہٰذا امام اللہ کی طرف سے معین ہونے والا منصب نہیں ہے اس کیلئے کہیں بھی قرآن میں بطور منصب نہیں آیا ہے،سورۃ بقرہ ۱۲۴ میں اللہ نے ابراہیم کے بارے میں آیا ہے ﴿وَ إِذِ ابْتَلى إِبْراهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِماتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قالَ إِنِّي جاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِماماً قالَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي قالَ لا يَنالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ﴾ جب اللہ نے ابراہیم کو آزمائش میں ڈالا اور وہ اس آزمائش میں پورا اترے تو اللہ نے فرمایا میں آپ کو لوگوں کیلئے امام بنا رہا ہوں یعنی پیشوا۔ابراہیم نبی تھے یعنی نبوت دے رہا ہوں شیعہ علماء نے اس آیت سے استناد کرتے ہوئے لکھا ہے امام مافوق نبوت ایک منصب ہے،اس کی دلیل حضرت ابراہیم نے درگاہ اللہ سے دعا کی ''ومن ذریتی '' میرے ذریت میں بھی دے۔لہٰذا امام غیر از نبوت بالاتر از نبوت کوئی منصب ہے کیونکہ ابراہیم نبی جوانی میں ہوئے تھے جبکہ ذریت بڑھاپے میں ہوئی تھی۔ یہ دلیل نہیں بنتی کیونکہ ہر انسان بچہ ہو یا نہ ہو اللہ سے دعا کرتے ہیں،اے اللہ کیا میری ذریت کیلئے بھی ہوں گے یا نہیں ،یہ کثرت استفہام ہے آگاہی چاہتے ہیں کہ میری ذریت میں ہے یا نہیں ہے اس کی دلیل یہ نہیں کہ اولاد ابھی موجود ہے ۔ اس کے علاوہ ابراہیم کے چار فرزند تھے دو کے علاوہ دوسرے دو برے تو نہیں تھے لیکن ان کو نہیں نبی نہیں بنایا۔صرف اسماعیل اور

اسحاق کو بنایا، خود ابراہیم کو امام نہیں کہتے تھے نہ اسحاق اور اسماعیل کو بھی امام کے نام سے نہیں پکارتے، نہ یوسف کو پکارا اور نا موسیٰ کو پکارا۔ اگر امام بالاتر از نبوت ہوتے تو ان کو بھی امام کہتے۔ لہٰذا قرآن میں امام ایک منصب الٰہی نہیں تھے، اما تاریخ میں امامیہ کے نام سے تین گروہ دنیا میں موجود ہیں ایک فاطمیین ہیں انہوں نے یہ لفظ استعمال نہیں کیا ہے۔ لیکن وہ اپنے سر براہان کو امام نہیں کہتے تھے، امیر المومنین کہتے تھے۔ دوسرے زیدی ہیں جن سے آل بویہ نکلے ہیں۔ ان دونوں کی زندگی، حرکات وسکنات دین وایمان کے منافی ومتصادم رہی ہیں حتیٰ ان کے حاکم بامراللہ نے مصر میں دعویٰ الوہیت کیا، اللہ میرے اندر حلول ہوا ہے، میں تم کو شریعت سے آزاد کرتا ہوں۔ دوسرے قزوین میں قلعہ الموت میں ''کیا بزرگ'' نے شریعت کو منسوخ کیا۔ تیسرا آغا خان نے تنسیخ شریعت کی لوگوں سے شریعت کو اٹھایا ہے۔ آل بویہ نے عید غدیر اور عاشورہ کی بدعت گزاری کی۔ اس طرح امامت اثنا عشری۔ اثنا عشری بارہ امام کے نام سے چلاتے آئے ہیں لیکن اصل میں باہر جو موجود ہے یا زیدی ہے یا اسماعیلی ہیں، اثنا عشری کا کوئی وجود نہیں، اثنا عشری تو چھوڑیں وہ ایک امام ثابت نہیں کر سکتے ہیں، یہ فرضی تصور ہے کیونکہ امام کا مطلب یہ کہا ہے کہ اللہ کی طرف سے منصوب ہو۔ حضرت علی اللہ کی طرف سے منصوب نہیں تھے، انہیں لوگوں نے انتخاب کیا، امام حسن کو لوگوں نے انتخاب کیا۔ امام حسن نے اپنا منصب معاویہ کے سپرد کیا اور امام حسین بھی امام حسن کے ساتھ معاویہ کی بیعت میں بیس سال رہے۔ لہٰذا ان اماموں نے لوگوں کی امامت نہیں کی سوائے امیر المومنین علی کے۔ امام سجاد پورے بنی ہاشم کے ساتھ یزید کی بیعت میں تھے، امام رضا ولی عہد مامون الرشید تھے، انہوں نے بھی قیادت نہیں کی۔ ان کے علاوہ جتنے نام ہیں وہ اپنے گھروں میں رہے امامت نہیں کی۔ لہٰذا آغا فدا حسین کس خواب میں کس

امام سے دفاع کرتے ہیں؟ ایک دفعہ کہتے ہیں کہ اللہ نے منصوب کیا جبکہ دوسری طرف کہتے ہیں رسول نے اپنی طرف سے جانشین معین کیا ہے۔ ایک طرف سے کہتے ہیں علی برتر از محمدؐ ہیں ایک دفعہ کہتے ہیں یہ دونوں خلقت کائنات سے چودہ ہزار سال پہلے نور تھے۔ ایک طرف سے کہتے ہیں علوم اولین وآخرین رکھتے ہیں، ایسی کوئی ہستی دنیا میں نہیں ہے اور نہ ہی ہوگی ناممکنات نامعقولات، جمع تضاد تناقض کے علاوہ حضرت محمدؐ اور علی دونوں کو مطعون موہوم کرنے کے مترادف ہے۔

آغائے سبحانی کے نام کے ساتھ استاد محقق لکھتے ہیں تحقیق تو دانشوران علماء متبحران غواصان اوقیانوس علوم متلاشیان صیادیان رواۃ سے اندازہ ہوتا ہے یقیناً تحقیق درعلوم درسی تو قطعاً نہیں کی ہوگی کیونکہ وہ حوزے کی پالیسی کے خلاف ہوگی۔ حوزہ میں اغوا بلا تاوان والے ہوتے ہیں۔ اپنے ملکوں میں انتخابات کے موقع پر الحادیوں کو جتوانے کیلئے حکم شرع بنا کر لاتے ہیں، انسانوں سے کام لیتے ہیں مبلغ ہیں لہٰذا اس کی آپ کو اجازت نہیں ہوگی۔

کیونکہ یہ مقولہ حوزہ میں معروف مشہور ہے ’’**ما من الشئی الا و قد خص**‘‘ کوئی چیز کلی نہیں ہوتی ہے اس کا کوئی نہ کوئی استثناء ضرور ہوتا ہے، کائنات میں کوئی چیز نہیں جس کی تخصیص نہ لگی ہو اس کے تحت ہر چیز کی تحقیق ہونی چاہیے۔ تو کیونکر خود تحقیق کی تحقیق نہ کریں۔ اس کے تحت خود تحقیق کے بارے میں تحقیق ہونی چاہیے اس کے مصادر ماٗ خذ کیا ہیں۔ ہم اس میں کیا تحقیق کریں؟ حوزے میں بہت سے مسلمات لا وجود ہیں جیسے مذہب کا اجماع ہے، سنی شیعہ کا اتفاق ہے ایسے تفاقیات میں مذہب والے تحقیقات نہیں کرنے دیتے ہیں ایسی صورت میں کیسے معلوم کریں؟ کہتے ہیں تحقیق دو

قسم کی ہے ایک تحقیق قدیم وہ زیادہ تر مصادر میں تحقیق کرتے تھے یہ نقل کہاں کس سے منقول ہے اسناد میں تحقیق کرتے تھے۔ یہ حدیث سنیوں کی کتنی کتابوں میں نقل ہے، شیعہ کی کتنی کتابوں میں نقل ہے۔ دوسری تحقیق جدید ہے، تحقیق جدید میں خلاف حقیقت خارجی ثابت کرنے کو تحقیق کہتے ہیں قم میں حسن ابطحی نے ایک ادارہ تحقیقات امام مہدی کے نام سے بنایا، اسی طرح آغائے رے شہری نے ادارہ تحقیقات علم حدیث قائم کیا، موسوعۃ امام علی تصنیف کی دونوں میں غث وثمین کی تمیز نہیں رکھی گئی مثلاً حضرت علی کی شان میں تمام لغات جاننے والا، سورج پلٹانے والا، اور شاعر بنایا جن کا دیوان بھی بنایا ہے، جبکہ قرآن نے شعر وشاعری دونوں کو مردود قرار دیا ہے، شخصیات فاسد غدار خیانت کار کو اصحاب امام قرار دیا ہے۔ آغائے سبحانی نے ادارہ تحقیق قرآن وسنت قائم کیا ہے ان سب میں خرافات اباطیل اکاذیب کو دوبارہ صادق اور حقیقت تسلیم کیا ہے۔ بطور مثال سابق زمانہ بانگ دھل کہتے تھے ہم سنی روایات نہیں لیتے ہیں روایات چاہے سنی کتابوں سے منقول ہوں یا شیعہ کتابوں سے منقول ہوں کوئی بھی مجہول شخص ولو علامہ روزگار ہی کیوں نہ ہو اصول علم حدیث علم رجال کے مطابق ثابت کرنا خرطۃ العادۃ محال ہوگا اور خاص کر ابوھریرہ کی، اب نام کتب ابوھریرہ چھاپے ہوتے ہیں چہ جائیکہ بہتر ہوتا ہم بھی اپنے تاثرات کے اظہارات کے لئے آغائے سبحانی کے آثار کو قرار دیتے کیونکہ ان کے آثار میرے پاس بہت ہیں۔

میرا آغائے سبحانی کے ساتھ تعارف ان کی کتابوں کے صفحات سے ہوا، ہم نے ان کی مارکسیزم، خاک پر سجدہ اور کامیابی کے راز چھاپیں۔ آغائے سبحانی کے نام کے ساتھ محقق لکھتے تھے دنیا بھر میں محقق کے دو

مصداق چل رہے ہیں ایک محقق لوگوں کے ذہن میں ہے کہ محقق وہ ہے جو چند اقوال چند نظریات کے متن اور اسناد میں مقارنہ موازنہ کر کے راجح کو اپنا تا ہے کہ اسناد و متن دلائل کو دیکھنے کے بعد ہماری تحقیق یہاں پہنچی ہے یہ نظریہ دیگران سے بہتر ہے کیونکہ اس نظریہ میں یہ امتیازات وخصوصیات پائی جاتی ہیں۔اس طرح عدالتوں میں وکیل اپنے مجرم موکل کے حق میں دلائل ڈھونڈ کے دفاع کرتے وقت حق وحقدار یا ناحق کونہیں دیکھتے ہیں تو قیل وقال کی تلاش میں رہتے ہیں۔اسی طرح از خود حدیث بنا سکتے ہیں یہ ستہ و اربعہ ضد دین کے لئے مخصوص بجٹ سے بنی ہیں۔حدیث بنانا کوئی مشکل دشوار نہیں جو آپ کے ذھن میں آئے بس اس پر قال لگائیں۔آغائے رے شہری وزیر اطلاعات رہے نمایندہ رہبر درج ،اوقاف وزیارت رہے جس طرح مجلسی صفویوں کے وزیر اطلاعات تھے ۔ بادشاہان کے اقوال پر قال لگا کر حدیث بنائیں، یہاں سے جمع اقوال کیلئے کتنا انعام رکھا ہے اس لیے ان پر تحقیق کرنے نہیں دیتے چنانچہ احادیث جمع کرنے والوں کی فضیلت آئی ہے، جس طرح اجتہاد کرنے کے لئے جائزہ رکھا ہے۔احادیث جمع کرنے امام مہدی غائب کو ثابت کرنے سے متعلق حدیث بنانے کیلئے جائزہ رکھنے کی کیا منطق ہے؟

آغائے سبحانی کا خود عقیدہ کیا ہے، کس نظریہ کے انسان ہیں ابھی تک واضح نہیں ہے۔ان کی کتابوں میں جو نظریات ہیں عملی زندگی میں وہ اس کے خلاف نظر آتے ہیں بطور مثال آپ کی دو ضخیم کتب ہیں بنام فرہنگ فرق اسلامی کے نام سے لکھی ہیں اس میں معتزلہ کی تعریف میں حد سے زیادہ اسراف کیا کہ انہوں نے عقل کو اٹھایا ہے۔عقل کو فلاسفہ یونان فلاسفہ جدید

مغرب نے اٹھایا انہوں نے اس کو ادیان الٰہی کے خلاف اٹھایا ہے حالانکہ انہوں نے امیر المومنین سے اعتزال کیا ہے اس کا ذکر انہوں نے کہیں نہیں کیا ہے۔ ان کو کفر و اسلام کے درمیان میں رکھا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ آپ نے واصل بن عطاء کی بہت تعریف کی حالانکہ وہ حضرت علی کو نہ مومن نہ کافر سمجھتے تھے۔ عمرو بنی عبید کا نفل زیادہ پڑھنے کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا اور خود کی سند کیا جبکہ نفلیات صوفیوں کی اضافات ہیں۔ اشاعرہ کی بہت مذمت کی جنہوں نے عقل چھوڑ کر صرف نقل کو اٹھایا ہے حالانکہ آپ نے خود احادیث بغیر اسناد ترسیل مرسلات سے عقائد بنائے ہیں۔ دو لحاظ سے عقائد میں مشرکین کے نظریے سے زیادہ قریب نظر آتے ہیں ایک لحاظ سے وہی دفاع از مشرکین کرنا ہے مشرکین کہتے ہیں ''انصروا اخاک ظالما او مظلوما'' تمہارے مشرک بھائی چاہے ظالم ہو یا مظلوم ہو ان سے ہر حالت میں دفاع کرنا ہے۔ نہ آپ اصل امامت کو ثابت کر سکتے ہیں نہ اس کی تعداد کا تعین کر سکتے ہیں، نہ ہی ان کی غیبت کی منطق ثابت کر سکتے ہیں اور نہ ان کی قیادت و رہبری ثابت کر سکتے ہیں۔ یہ سب کا سب دوسری صدی کے آخر یا تیسری کے آغاز میں جمع کردہ موضوعات مرسلات مقطوعات مصنوعات پر قائم ہوا مذہب ہے۔ پیش کرتے وقت وہ خود کو عقل گر پیش کرتے ہیں لیکن مستمسکات وھی وسائل الشیعہ، دفاع حشائش ابوالحسن اشعری، کلینی، صدوق، طوسی، مجلسی، اسماعیلی اور تشدد آل بویہ کی بدعات ہیں۔

آغائے سبحانی کی جائرانہ خائنانہ قضاوتوں میں سے ایک امامت ہے جن آیتوں سے آپ نے امامت کے لئے استناد کیا ہے میں ان پر کچھ عرض

نہیں کروں گا خود آیت پیش کروں گا عمران:۷﴿ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ﴾جن کے دلوں میں میل کچیل نفاق ہے وہ آیات متشابھات سے تمسک کرتے ہیں عمران ۷ غیر مربوط آیات پر ڈاکہ یا بنجر زمینوں پر قبضہ جمایا ہے اسے الٰہی نہیں کہہ سکتے جہاں شیعوں کی اکثریت ہے عراق ایران افغانستان بلتستان معلوم ہے کہ آپ کے مذہب نے کمیونسٹ حکومت قائم کیا یہاں سے واضح ہوتا ہے آپ کے جد بزرگ ملحد تھے۔تشدد شور شرابہ سے چلا رہے ہیں۔

جناب مستطاب استاد مفتخر حوزہ علمیہ قم میری نقدات سے یہ نتیجہ اخذ نہ کریں یہ اقدام کسی ثالث کے اشارہ پر کیا ہے میں آپ کا گرویدہ تھا آپ کی کتابیں ہم نے چھاپی ہیں۔لیکن گھر سے نکلنے یا کتابیں پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے گھر یا وطن سے باہر چہ می گذرد۔میں نے امامت کے موضوع پر بہت کتابیں جمع کیں اور پڑھی ہیں لیکن بیس تیس سال پڑھنے کے بعد واضح ہوا مسئلہ امامت اسلام کو اٹھانے کے لئے نہیں بنا بلکہ اسلام کو پاؤں تلے دبانے کیلئے بنایا گیا ہے۔انقلاب اسلامی ایران کے بعد پر امید تھے اب اسلام کا پرچم بلند ہوگا نیز فلسفہ امامت بھی واضح ہو جائے گا لیکن اس سب کے برعکس الٹا بدصورت بدشکل ضرر و نقصان اسلام کو اپاہج بنانے والا انقلاب پایا۔انقلاب اسلامی ایران کے آغاز کے دور سے الی یومنا ھذا تک حوزہ اور حکومت نے جن کتابوں کی پہلے مرحلے میں نمائش کی کتابہائے دستغیب ، اسرار شہادۃ، روضۃ الشھداء ڈاکٹر شریعتی ،آغائے میلانی کی التحقیق فی نفی تحریف ،مجمع جہانی کی منشورات فتنہ پرور،قرون اولیٰ شیعہ سنی دوبارہ داحس وغبرا شروع کئے گئے،قرآن میں تحریف نہیں ہوئی ہے لیکن

تحریف کے داعی محترم ہیں۔سی ڈی مختار ثقفی، کتب آغائے سبحانی چہرہ واقعی آئین وہابیت امامت سے پردہ ہٹ گیا معلوم ہوا دوستان علی دشمنان اسلام ہیں آخر میں اسلام عزیز سے بھی دشمنی ثابت ہوگی بالخصوص عزالدین کے معیار شرک، میلانی کی التحقیق، اراکی کی امامت، نجفی، آغائے سبحانی کی کتب جدال احسن میں کشف حقائق والی آراء تھیں کہ محمد اقتدار خاندان میں رکھنے کے کس حد تک حریص تھے (نعوذ باللہ)۔آغائے سبحانی کے قومی تعصب کے جوش میں ان کا شعلہ عرش سے بھی اوپر ہوکر الوہیت کو لگ گیا جہاں آپ نے لکھا ہے ''ان اللہ یرضی لرضا الفاطمہ ویغضب لغضب الفاطمہ'' اللہ سبحانہ منتظر رضایت فاطمہ ہے (نعوذ باللہ)۔

جناب استاد والا مقام آپ کی اجازت سے سوالات عرض کرتا ہوں۔

ا۔آپ فرماتے ہیں نبی کریم نے حضرت علی کو ہدایت ودعوت اسلام سے لے کر تا دم رخصت از دنیا تک علی کی جانشینی کا اعلان کرتے رہے، یہ اصرار یہ تکرار اپنی طرف سے کرتے تھے یا اللہ کی طرف سے؟ اگر اپنی طرف سے کرتے تھے تو یہ حکم عدولی ہے کیونکہ چندین آیات میں آیا ہے ''آپ ہمارے وکیل نہیں ہیں'' یہ تعدی از حدود ہے اگر اللہ کی طرف سے کرتے تھے تو وہ آیت لوگوں کو سنانا چاہیئے۔آپ فرماتے ہیں علی کو یہ حق کہاں کس نے کس وجہ سے دیا؟ آیا یہ حق زحمت علی تھے یا حق زحمت رسول اللہ تھے؟

فرض کریں علی کو یہ حق پہلے مل جاتا تو صورت حال اس سے بہتر ہو جاتی تو ایسے میں خلافت کی صورت حال کیا بنتی؟ حضرت علی تا قیام قیامت زندہ رہتے؟ یا نسل سے تا قیامت علی جیسے نکلتے؟ اس سے بہتر بنتی، نیز آپ کی رحلت کے بعد کیا ہوگا؟ آیا دین اسلام تا ابد مادام دین ہے یا حضرت محمدؐ وعلی

کے بعد قیامت برپا ہوئی ،آپ کی حرکات وسکنات گفتارات سلوک سب کے سب ضد اسلام ،انہدام اسلام غلبہ کفر وشرک نظر آتے ہیں آپ ایک زمانے میں صحاح ستہ کا مذاق اڑاتے تھے لیکن اپنے اسلام کے مصادر چار بتاتے تھے،قرآن ،سنت، نہج البلاغہ اور صحیفہ سجادیہ۔نہج البلاغہ چوتھی صدی میں لکھی گئی جس کے اکثر خطبات بعد کے ساختہ ہیں کیونکہ سابق زمانے میں خطوط،خطبات، کتب وغیرہ انتہائی قصیر ہوتی تھیں۔صحیفہ سجادیہ بارہویں صدی میں حر عاملی نے تخلیق کی بعد میں محدث نوری اور سید امین ابطحی نے اضافہ کیا،سب امانت تحقیق معلوم ہے، کہیں بھی استدلال نہیں ہے۔اب چودہ سوسال تک نہ علی دنیا میں ہے نہ خلفاء دنیا میں ہیں،آپ کے اپنے ملک میں جمہوریت ہے۔

حضرت علی نے تیس سال تک کسی جگہ کسی خط،کسی نجی اجتماع یا گفتگو میں دعوت ذوالعشیرہ اور غدیر کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی سقیفہ وفدک نہ رد قرآن کا کہیں ذکر کیا۔یہ سب آپ کے اسلام کیخلاف تہمت وافتراء تھے۔ابھی عمرو ابن جاحظ پیدا نہیں ہوئے تھے ادھر صحافی حضرات امثال سبحانی،میلانی، عاملی ایک ہاتھ میں قلم دوسری میں کاغذ منتظر تھے۔

امامت کی اسناد ثابت نہیں کرتے ہیں آپ کی امامت کے نام سے تمام تمسکات شرم آور ہیں دلائل حشائش ہے اسے خدمت دینی نہیں کہہ سکتے ہیں اس کو عرف عام میں ناجائز قبضہ جمانا کہتے ہیں آپ کو مسلمانوں کو مروانے کیلئے غیر مسلمان بلانے کی ضرورت نہیں تھی آپ کے منہ سے میزائل زیارت عاشورا کافی ہے۔علی خلیفہ بنیں گے نہ چاہتے ہوئے بھی بن گئے چنانچہ ہمارے استاد مرحوم اور صاحب میزان دونوں آیات قرآن پس پشت ڈال کر موہوم حدیث کساء کو قرآن کے اوپر رکھا۔علی ابن ابراہیم غالی

کی روایت کو کرسی عدالت پر رکھ کر خود اسفل سافلین تنزل فرمایا۔

بہر حال شیعہ کتب میں امام باقر سے امام صادق سے منقول تمام روایات کسی سے استناد نہیں کیں نہ امام سجاد سے انتساب ہے نہ امام حسین سے بلکہ تین نسل کے بعد امام باقر و امام صادق سے احادیث بغیر انتساب نقل کی ہیں۔اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آئمہ تو رسول اللہ سے بھی برتر ہو گئے ہیں جیسا کہ اولیاء کہتے ہیں اس حکم کو اللہ سے مستعار لیتے ہیں۔

جس طرح ۳۲۵ء نیقہ کانفرنس میں حضرت عیسیٰ کے بشر ہونے یا اللہ ہونے کے بارے میں بحث ہوئی جہاں داعیان بشریت اکثریت ہونے کے باوجود اقلیت جیت گئی کیونکہ بادشاہ پہلے مشرک تھا وہ عیسیٰ کی الوہیت کا قائل ہوا انہوں نے بشریت اور الوہیت میں تنازعہ ختم کرنے کے لئے اب ابن اور روح القدس کی تثلیث کا اعلان کیا عقیدہ تثلیث نا قابل توضیح تشریح تبین ہونے کی وجہ سے اس کو اقنوم کہا اقنوم والوں کا انجام الحاد دوستی پر منتہی ہوتا ہے چنانچہ اس وقت یورپ ہر ملحد کا والہانہ استقبال کرتے ہیں جس طرح آج شیعہ عمائدین ملحدین کا کرتے ہیں۔ نیقہ کانفرنس سقوط کلیسا کا سبب بنے تھے۔ نیقہ کانفرنس سے ۱۷۸۹ء تک تثلیث صلیبی کو اساقف و قسیسین ورھبانیین بھی تشریح و توضیح کرنے سے عاجز و قاصر رہے اسی طرح امامت بھی نا قابل تحلیل ہونے میں اقنوم جیسی ہے۔

ہاں حوزہ علمیہ قم میں امثال سبحانی، میلانی، عزت کریمی، آراکی، آصفی کو خواب میں نص نص کی آواز سنائی دیتی ہے۔ غاشیان نے اسلام و قرآن معارض، متضاد متناقض نا قابل توضیح و تشریح تلسماتی اقنومات امامت و رسومات منہیات مرفوضات قرآن کریم و ممنوعات رسول اللہ سے دفاع میں پایان نامہ پیش کیا ہے۔

مجھے آپ حضرات بمعہ میرے عزیزان ’ لایبلغون ما دام العمر‘ سے کسی قسم کے افاقہ تو بہ انابہ نظر نہیں آتا جبکہ آپ کا مذہب ہر حوالے ہر زاویے سے نا قابل تبیین و توضیح کی دلدل میں طبقہ بہ طبقہ گرتے نظر آتا ہے۔ مجھے ہر آئے دن اس مذہب سے وابستہ والوں کے دلوں پر لگے سیاہ نقطے میں اضافہ ہوتا نظر آتا ہے۔ دنیاوی عیش کیلئے لادینی والوں سے یکجہتی دوستانہ جبکہ ہر روز مسلمانوں سے نفرت وکدورت، بغض وعداوت بڑھتی نظر آتی ہے۔ ہر آئے دن ان کا دنیا سے عشق وشغف، منطق دھرین ﴿ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنيا ﴾ راسخ تر ہوتے نظر آتا ہے۔ آپ کا مذہب ہاتھی کے دانت جیسا نظر آتا ہے امامت کی تعریف باہر والوں کیلئے اصول مذہب جبکہ اندرون والوں کا کل دین صرف امامت ہے۔ امام باہر والوں کیلئے جانشین نبوت جبکہ اندرون خانہ برتر از نبوت، متصرف اکوان، صاحب ولایت خلقت کائنات سے پہلے تھے۔ طفل گہوارا امامت کر سکتا ہے، علی حق کے ساتھ حق علی کے ساتھ، علی قرآن کے ساتھ قرآن علی کے ساتھ، ان فضائل امیر المومنین سے معلوم ہوتا ہے یہ اقنوم تثلیت سے زیادہ اقنومات رکھتے ہیں، جس کا انجام الحاد ہے جس طرح مسیحین مبتلاء ہوئے ہیں۔ نہ بولنا آتا ہے نہ آئے گا کیونکہ قیامت تک کوئی بھی شخص اقنوم کی تشریح نہیں کر سکے گا۔

کیا طفل شکم گہوارہ غائب لاپتہ خانہ نشین محبوس زندان قیادت امت کر سکتے ہیں۔ قرآن میں اراکی، عاملی، میلانی، جعفریان نجفیان سب عیسی سے مثال دیتے ہیں۔

اگر اللہ نے چاہا تو ہوگا اللہ آپ جیسا اپنے مذہب کی خاطر تضاد گوئی ،کذب گوئی نہیں کرتے۔ یہ دین حجت بالغۃ سے ثابت ہوا ہے امکان سے

ثابت نہیں ہوتا ہے تو قرآن میں نابالغ کو ممنوع التصرف قرار دیا ہے نساء:۶
﴿وَ ابۡتَلُوا الۡیَتٰمٰی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ مِّنۡہُمۡ رُشۡدًا فَادۡفَعُوۡۤا اِلَیۡہِمۡ اَمۡوَالَہُمۡ﴾

اشکالات سے بھرے عنوان ہیں ریاست دین و دنیا والی ابھی تک انس وجن نے نہیں دیکھی ہے باقی تو چھوڑیں آپ کا ملک جہاں شیعوں کا راج ہے وہاں نظام امامت نہیں دیکھا ہے، عجیب وغریب طریقہ اپنائے ہوئے ہیں کوئی کہتا ہے ہمارے ہاں مصحف فاطمہ، مصحف علی، کتاب علی ہے جبکہ دوسرا کہتا ہے ہم نہیں کہتے ہیں۔

دین اسلام کے خلاف ہزاروں مسائل درپیش ہیں مملکت مفتخر عالم اسلامی میں ایمانیات، اجتماعات اور ناموس مسلمان عدم زواج کی زندگی یا مطلقہ کی زندگی گذارتی ہیں یا این جی اوز میں شامل ہو کے احیاء فحشاء کرتی ہیں۔ یوں وہ ملحدین سیکولروں کے کارندے بن جاتی ہیں چنانچہ اس وقت جمہوری اسلامی کو درپیش مسائل آپ کے سامنے ہیں وہاں بھی بہت سی خواتین باحجاب بھی این جی اوز کی کارندہ ہیں۔

دوسری طرف اسلام کو روکنے یا مزاحمت کرنے والوں کی تعداد حد و احصاء سے تجاوز کر رہی ہے لیکن نام نہاد مذاہب اسلامی والوں کے دلوں میں یہ دین ایک مشترک بین المذاہب ہے اس لئے ہم اس کا دفاع کیوں کریں۔ مجھے یہاں عقیلہ قریش کا جملہ یاد آتا ہے انسانوں کے اندر موجود سب سے آخری غیرت جس کے جانے کے بعد انسان انسان نہیں رہتا وہ غیرت ناموس ہے جس شخص میں غیرت ناموس نہیں وہ دنیا میں زندہ رہنے کا حق نہیں رکھتے ہیں جیسے متعہ والوں میں نہیں ہوتا ہے۔

اب وہ جملہ سنیں یزید نے اپنے دربار میں زینب کو بتایا کوئی حاجت ہو

تو بتائیں تو زینب نے فرمایا ''کیف یرتجی من لفظ فوہ اکباد الاذکیا''

عالم اسلامی کے مطمع نظر امید وسہارا جمہور اسلامی ادارہ تقریب بین المذاھب کی طرف سے اپنے مجلّہ میں ملحدین امراء القیس ابوطیب متنبی ابی علاء معری کے سوانح حیات چھاپیں تو اسلام کو کہاں چھپنے کی جگہ ملے گی؟ پڑھنے والوں کے دلوں میں ایسی غیرت کہاں ہوتی ہے۔امامت والوں کے دل بغض قرآن بغض محمدؐ سے لبریز ہونے کی روشن دلیل امیرالمومنین زہراء مرضیہ امام حسین کو شعراء غاوین، مردود قرآن کی لیز پر دیا ہے جو کچھ منہ میں آئے بولیں لیکن اسلام کا نام نہیں آنا چاہیے۔

مجھے اپنے متروک عقائد کے رد میں جواب سے زیادہ اسلام سے دفاع اہم وعزیز ہے۔یہ آپ کی تقصیر وکوتاہی نہیں بلکہ آپ کی ذات سے باہر دو سبب ہیں۔ ایک حوزات ومدارس میں نصاب سے خارج تمام کتب حتیٰ قرآن کریم ممنوع الورود ہے دوسرا خود موضوع امامت وخلافت مثل تثلیث مسیحین ہے۔اس بحث میں دوبارہ کودنا بے سود ضیاع اوقات قرب اللہ وقرب رسول لقاء اللہ سے دور ہونا نظر آتا ہے اب تو بہت کچھ واضح روشن ہورہا ہے مصطلح اہل بیت واصحاب، امامت وخلافت وعدل مصطلحات اسلامی نہیں بلکہ پہلی صدی کے آخر میں معتزلہ کی اختراع اور بعد میں کمیونسٹوں کا اختراعات بھی بارہویں صدی کے کمیونیزم یلغار کی انتاج ہیں۔ میرے پاس ایک کتاب ظافر قاسمی کی تألیف کردہ ''تشریع اسلامی'' موجود ہے جس میں اصول اسلام میں ولایت وعدالت کو شامل کیا ہے جو کہ نقد نقدات بلکہ رموزات باطنیہ ہیں، یہ کوئی منصب مذہبی بھی نہیں ہے۔ نبی کریم نہیں جانتے تھے کہ آپ کی وفات کب ہوگی بلکہ صرف رموزات بنانے والے جانتے

ہیں۔ یہ مذہب قلب حقائق قلب ادیان امثال حدیث کساء وجود میں لایا ہے۔اس مذہب کو کتنے اقانیم پر قائم کیا ہے، باطن میں آپ لوگوں کا انہدام اسلام کے داعیان سے گٹھ جوڑ نظر آتا ہے۔ جس کی ظاہری نشانی آپ کا اسلام قرآن محمدؐ خلفاء راشدین حضرات حسنین سے بظاہر محبت کا مظاہرہ اندر سے تمام وابستگان اولین اسلام سے عداوت نفرت بغض کا سیاہ دھواں نظر آتا ہے۔آپ کے گزشتہ وحاضر علماء کا ملحدین سے تعاون یکجہتی اتحاد قائم کر کے اسلام سے برائت کر کے اپنے اولیاء سے ملتے وقت آپ لوگ قرآن ومحمدؐ واسلام حضرات حسنین فاطمہ علی خلفاء راشدین سے بغض و عداوت داخلی سے انتقام لینے کے لئے بے تاب ہوتے تھے۔آپ کا تنہا خلفاء راشدین ہی سے نہیں بلکہ حضرت علی فاطمہ حضرات حسنین اور تمام وابستگان دلبستگان اسلام سے عداوت و بغضاء کا ثبوت الشّمس فی رائعہ النہار کفر والحاد سے دوستی یکجہتی، طاہر القادری جیسے کمیونسٹ کا ساتھ دینا ہیں۔

کیا یہ وسیلہ تمہاری بات سنتے ہیں جواب کذب صریح سے دیتے ہیں ہم ان سے تھوڑا مانگتے ہیں ہم اللہ سے مانگتے ہیں اس جواب کے رد میں بعض نے کہا ہے کتب دعا وظائف الابرار مفاتیح الجنان کی عبارات کو دیکھیں کوئی معروف کیمرہ لے کر ان ضریحوں میں جائیں یہاں منصوب امام باڑوں کے علم پکڑ کر کے کیا دعا کرتے ہیں دیکھیں سنیں۔آغائے نجفی نے اپنی تفسیر میں سورہ حمد کے ایاک نستعین سے استدلال کیا ہے یہی جواب آغائے سبحانی میلانی عاملی عزالدین نے دیا ہے کہا شرک کی دو قسم ہیں ایک غیر قانونی شرک ہے دوسرا شرک جائز شرعی ہے۔

یہاں دیکھنے کی ضرورت ہے تاریخ تدوین احادیث، مکان تأسیس، نظارت کنندہ، کس کی نگرانی میں تدوین ہوگئی تھی۔احادیث کا چرچا کیا گیا تو

دل سوز دین دار افراد نے احادیث تسلیم کرنے کے لئے شرائط وضع کیں۔ ہر روایت کی اسناد ملنا چاہیے کہ کس نے کس سے نقل کیں یہ معتبر ذرائع سے ملنا چاہیے۔ دوسرا متن حدیث عقل ونقل محکمات سے متصادم نہ ہو۔ علم رجال کی تدوین ہوئی تو بعض نے نقد رجال لکھی جن راویوں کی توثیق کی گئی ہے ان پر نقد کیا اعتراض کیا پھر نقد پر نقد لکھا گیا ہے۔ تاریخ اجرائے حدیث اور شخص راوی کی تاریخ کا موازنہ کیا جائے۔ روایات متظافرات متواترات ہونی چاہییں۔ یہ قوانین سب پیچھے ڈال کر آپ کہتے ہیں یہ احادیث سنیوں کی اتنی کتابوں میں لکھی ہے شیعوں کی اتنی کتابوں میں لکھی ہے۔ علامہ نجفی نے آیت مائدہ:۶۷ کی تفسیر میں لکھا ہے شیعہ اتنے طریق سے اور سنی اتنے طریق سے نقل ہے۔ حضرت علی کی امامت پر جتنی بھی آیات پیش کیں ہیں ان میں سے کسی آیت میں امامت اور آپ کے نام کا شائبہ بھی دور دور تک نظر نہیں آتے۔ امامت نامی کوئی منصب ادیان میں کوئی منصب نہیں۔ غدیر خم کا اجتماع حضرت علی اور لشکر سرایا یمن کے درمیان اختلافات کے بارے میں تھا، اس اجتماع کو نصب امامت امیر المومنین کیلئے گردانا، آیت تطہیر کو جو کہ نص قرآن کے تحت ازواج کی شان میں ہے اسے اہل بیت کیلئے سرقت کیا ہے بلکہ یہ جانب داری امامت امیر المومنین کیلئے نہیں بلکہ نبوت محمدؐ کو مطعون متہم کرنے اور مشرکین کے نظریہ خاندانی اقتدار کی روایت کو دوبارہ احیاء کیا ہے۔ لاکھ سے زیادہ کے مجمع میں اعلان امامت اور بیعت ہونے والے واقعہ کے دو گواہ عادل بھی نہیں نکلے لیکن جب موقع آیا کسی نے بھی اس کا ذکر تک نہیں کیا بلکہ خود علی نے بھی ذکر نہیں کیا بلکہ اپنے دور خلافت میں جگہ جگہ فرمایا کہ مجھے لوگوں نے گھر سے اٹھایا مجھ پر خلافت ٹھونسا گیا۔

امام حسن ، امام حسین کسی نے بھی دعوائے امامت نہیں کیا ، زید بن علی ، نفس ذکیہ ، سید مرتضی علم الھدیٰ اور سید رضی نے بھی کہا نص خاص کسی کیلئے نہیں ہے۔ اب علی بھی دنیا سے رخصت ہوکر عالم برزخ میں ہیں۔ دنیا میں کوئی عالم دانشور انسان عاقل پھڈا باز نہیں گزرے جتنا پھڈا آپ لوگوں نے کیا ہے ، جماعت انسان کی قیادت ورہبری کرنے والے لاپتہ کا انتظار کرایا ہو ، الفاظ بدلتے رہتے ہیں کبھی امام کہتے ہیں جن کا نام لیتے ہیں انہوں نے اس منصب کو چھوا تک نہیں ، جن سے دل باندھا ان کا نام لینے سے چہرہ مسخ ہونے سے ڈرتے ہیں۔ چودہ سو سال تک امامت کا رٹہ لگانے کا مطلب کیا ہے ؟ کس کو امامت دینا چاہتے ہیں ؟ کس سے چھیننا چاہتے ہیں ؟ حق لینا ہے تو لے لو۔ اس امامت کو اپنے مدرسے میں ، اپنی درسگاہ میں ، مرجعیت کے گھر میں ، مسجد میں چلاؤ۔ اپنے ملک میں علاقے میں چلاؤ۔ اس دعوی کا فائدہ کس کو پہنچتا ہے ؟ اس کا فائدہ کون اٹھا رہا ہے ؟ سوائے عالمی الحاد کے علاوہ کسی اور کو نہیں پہنچا ہے منافقت مت کریں ، تہران میں نظام جمہوریت قم میں منصوصیت اسماعیلی ہے۔ ہم تھوڑی دیر کے لئے آپ کے ساتھ چلتے ہیں یہ آخری بار ہے آخر میں آپ کی مرضی جو کہنا ہے کہہ دیں ہمارے پاس دوبارہ وقت نہیں ہے۔

آغائے فاضل راشد نے نصب آئمہ از قرآن کا دعوی کیا ہے یہ دعوی حقائق کے پہاڑ سے ٹکرا ہوکر پاش پاش ہوگیا ہے اس کے ذرات چلتی ہوا نے شرق وغرب شمال وجنوب زمین وفضاء میں ناپید کر دیئے ہیں۔ اس کی دلیل امیر المومنین کے فضائل کے نام سے علی کی مدح نہیں کی ہے بلکہ دنیا میں اقتدار طلب ، حریص شہرت طلب امور ناممکنات کی نسبت سے اضافہ ،

اللہ کی توحید، محمدؐ کی نبوت کے رقیب وحریص قیام مقدس امام حسین کو تارک صلوۃ مفطر روزہ، شریعت اسلام کے خلاف مشقیں بنایا گیا ہے۔ دنیا میں کہیں نہ کہیں طمع لالچ اقتدار مال دولت رکھنے والوں کو بھی نہیں سنا کہ اپنے ولی عہد کے ولی عہد ہونے پر بار بار عہد نامہ لکھا گواہی رکھی، حضرت محمدؐ کے بارے میں مشرکین کی منطق کی تصدیق ہوتی ہے کہ نبوت نہیں خاندانی اقتدار چاہتے ہیں، دنیا محمد وعلی جیسا ہوس اقتدار میں دیوانہ ان کے مقابلے میں برابری میں کوئی نہیں ہوگا۔ امیر المومنین کے فضائل کے موسوعات لکھنے والے کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا کوئی اسماعیلی ہی ہوگا جسے محمد وعلی و اسلام اور قرآن کا حقد وکینہ ہے۔

۲۔ علی یا اولاد علی نے امامت کا دعوی نہیں کیا۔

۳۔ بنی ہاشم کے خاندانوں میں ہر ایک نے اپنی طرف سے دعوی کیا لیکن نص کا کوئی حوالہ نہیں دیا، اعتناء ہی نہیں کیا نص پر، نص کا جملہ اس وقت پھیلا جب ایران سے آنے والے مفسدین نے کسرائی نظام کو پلٹانے کے لئے کوششیں شروع کیں تو انھوں نے نص کا دعوی کیا۔

۴۔ خود ایران میں صفوی اسماعیلیوں نے طویل مدت تک حکومت کی حکومت شیعوں کو ملی وہاں بھی نص کا کوئی ذکر نہیں آیا ہے۔

آغائے سبحانی نے جدال احسن میں لکھا ہے عبد النبی عبد الحسین عبد الرسول، عبد العلی نام رکھنا جائز ہے۔ نجف میں خانہ مراجع میں ہفتہ وار مجلس پڑھنے والے ایک خراسانی ہوتے تھے وہ کہتے تھے میں سگِ امام زمانہ ہوں، آیا ایسا نام رکھنا شرک نہیں ہے؟ یا وہ نا سمجھی میں کہتے تھے؟ عبد دو قسم کے ہوتے ہیں ایک عبد عبد حقیقی ہے یہ ممنوع ہے حقیقت میں وہ کسی کا عبد نہیں

ہوتا ہے۔لیکن ایک عبد قن ہوتا ہے یعنی قانونی عبد یہ کسی کا غلام ہے یا کسی نے خریدا ہے یا کسی کو جنگ میں اسیر ملا ہے تو اس کو عبد قانونی کہتے ہیں وہ جائز ہے اسے غش دھوکہ کہتے ہیں ایک بندہ ہے اسیر کر کے لائے ہیں اب چھوڑتے نہیں آپ خریدتے ہیں آپ کا بندہ ہے تو وہ عبد قن ہوگا۔عبد حسین کو کسی نے خریدا نہیں ہے عبد علی کو کسی نے خریدا نہیں ہے عبد النبی کو خریدا نہیں ہے جس طرح پہلے ہوتا تھا عبد کعبہ عبد مناف عبد الدار جیسا ہے۔ابتداء اسلام میں جو اسلام قبول کرتا تو رسول اللہ ان سے اس کا نام پوچھتے تھے کہ کیا نام ہے اور وہ نام اگر کسی غیر اللہ کا بندہ بتایا ہوتا تھا تو پیغمبر اس نام کو بدل کر عبد اللہ، عبد الرحمٰن رکھتے تھے۔اعراف:۱۶۲میں آیا ہے﴿فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلاً غَيْرَ الَّذِى قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزاً مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ﴾ پہلے قومیں ناموں کو بدل دیتے تھے آپ نے لکھا ہے عبد دو قسم کے ہیں عبد تکوینی ہے اور ایک عبد قن ہے جو خریدا جاتا ہے وہ جائز ہے ٹھیک ہے اس کو عبد کہتے ہیں لیکن جس نے خریدا ہے اس کا عبد ہے یا اس نے کسی کو عطیہ ھبہ کیا ہے کہ کوئی انسان از خود عبد نہیں بنا سکتا ہے ولو امام ہی کیلئے کیوں نہ ہو حتیٰ رسول اللہ کے لئے کوئی آزاد انسان خود عبد محمد مانیں نہیں ہوسکتا ہے۔یہ جو عبد رسول عبد العلی عبد الحسین کہتے ہیں کیا ان کو ان ذوات نے خریدا ہے۔یا کسی نے خرید کر ان کو ہدیہ دیا ہے۔یا آزاد انسان از خود کسی کا بندہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آغائے سبحانی کمر بستہ ہو کر کمر جھکے ہوئے ہر قیمت پر بت پرستی کو زندہ کرنے کے لئے کمر بستہ و بے تاب ہیں۔

۴۔دور جاھلیت میں اولاد کسی بت سے منسوب کرتے تھے قصیٰ کے بیٹے تمام بت سے منسوب تھے لیکن آزاد تھے خود ابو طالب کا نام عبد مناف تھا

آزاد تھے کسی کو عبد الدار کہتے تھے نبی کریم نے جب دعوت اسلام کا آغاز کیا فریق جب آمادہ ہو گئے تو مسلمان نام رکھتے تھے۔

آپ دنیا کفر والحاد سیکولر حکمرانوں کی خواہش وکاوش کے مطابق کسی کو کافر نہیں کہہ سکتے کا فتویٰ دیا ہے آپ نے کہا ہے کافر ومشرک کا فیصلہ دینا ہر کس وناکس کے ہاتھ میں نہیں ہے یہ حق صرف رسول اللہ کو ہے آپ کی نیت چونکہ صحیح نہیں تھی اسلئے پہلے مرحلے میں آپ نے لکھا ہے پیغمبر اسلام کے زمانے میں میدان جنگ میں ’لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ، کہنے والے سب مسلمان ہوتے تھے یہ فیصلہ رسول اللہ کریں گے اللہ، رسول، قیامت پر ایمان سے مسلمان ہوتا ہے اس کو کافر مشرک نہیں کہہ سکتے ہیں یہ بات اپنی جگہ درست ہے وہ مسلمان کہلاتا ہے یہاں اسلام سے مراد تسلیم ہونا او قالت اعراب امنا قل تو منوا و لکن قولو اسلمنا لیکن کافر مشرک نہیں کہہ سکتے ہیں یہ کہاں سے نکالا ہے؟

شرک

الوجوہ النظائر دامغانی ص۲۸۲، شرک کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔شرک باللہ

۲۔الشرک با الطاعۃ، اللہ کی اطاعت میں کسی کو شریک قرار دینا

۳۔ شرک ریا

نساء:۳۶﴿وَ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ لَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا ﴾۴۸﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ﴾۱۱۶﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ ﴾اسی طرح مائدہ۷۲، برائت:۳﴿اَنَّ اللّٰہَ بَرِیۡٓءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَ رَسُوۡلُہٗ ﴾

۲۔شرک فی الطاعۃ من غیر عبادۃ عبادت میں نہیں کسی اور چیز میں

اطاعت میں اعراف:۱۹۰ ﴿جَعَلا لَهُ شُرَكاءَ فيما آتاهُما فَتَعالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُون﴾ ابراہیم:۲۲ ﴿إِنِّي كَفَرْتُ بِما أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ﴾

۳۔الشرک: الریاء کھف :۱۱۰ میں اللہ تعالیٰ کا قول ﴿وَ لا يُشْرِكْ بِعِبادَةِ رَبِّهِ أَحَدا﴾

ابراہیم:۲۲ ﴿إِنِّي كَفَرْتُ بِما أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْل﴾ کھف:۱۱۰ ﴿وَ لا يُشْرِكْ بِعِبادَةِ رَبِّهِ أَحَدا﴾

۴۔الریاء فی الاعمال وہ بھی اسی سے ہے اللہ تعالیٰ کا یہ قول کھف :۲۶ ﴿وَ لا يُشْرِكُ في‏ حُكْمِهِ أَحَدا﴾ توبہ ۹ ﴿اشْتَرَوْا بِآياتِ اللَّهِ ثَمَناً قَليلاً فَصَدُّوا عَنْ سَبيلِهِ إِنَّهُمْ ساءَ ما كانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ۹۷ ﴿الْأَعْرابُ أَشَدُّ كُفْراً وَ نِفاقاً وَ أَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ ما أَنْزَلَ اللَّهُ عَلى‏ رَسُولِهِ وَ اللَّهُ عَليمٌ حَكيمٌ﴾

جبکہ کافر مشرک جس کسی کے پاس یہ صفات ہو اس کو کافر مشرک کہیں گے یہ حق اللہ کا ہے کہ کون کافر کون مشرک۔

۵۔کافر مشرک کی تمیز ہر مسلمان کو ہوتی ہے مسلمان جو قرآن پر ایمان رکھتا ہے اب پیغمبر دنیا میں نہیں ہیں کیسے تمیز کریں گے آپ کے علماء قدیم سے عصر معاصر تک کے بہت سے علماء کی کتابوں میں بھرے ہوئے ملیں گے کتاب میزان الحکمت تالیف رے شہری جلد اول میں کلمہ امامت کے بارے میں لکھا ہے من لم يعرف امام زمانه فهو كافر ،من مات ولم يعرف امام زمانه فقد مات ميتت الجاهليه، ابھی حال ہی میں ایک کتاب ضخیم شناخت امام رہائی از مرگ جاہلیت لکھی ہے من مات و هولم يعرف امامه مات ميته الجاهليه نقل از بحار الانوار جلد ۳۲

اس طرح کتب عقائد امامیہ میں منکر امامت کو کافر اس کے جان ومال ناموس حلال لکھا ہے۔اس کی زیادہ تر توجہ کلمہ شرک ہی کو قرآن سے حذف کرنے پر تلی ہوئی ہے جس طرح پاکستان میں بعض سیکولر کلمہ کفر استعمال نہ کرنے پر اصرار کرتے ہیں ۔قرآن کریم میں بتوں سے حاجت مانگنا بت پرستی قرار دیا ہے، اللہ سبحانہ نے واضح کیا جس کی قدرت میں نہ ہواس سے مانگنا بت پرستی ہے غیر اللہ پرستی چاہے جامدا شیاء سے ہو یا ذی روح عام انسانوں سے ہوانبیاء سے بھی حاجتیں مانگنا بت پرستی میں شامل ہے۔

قرآن مجید میں کلمہ کفرۃ:

کفر کسی چیز کو چھپانے کو کہتا ہے چنانچہ کاشتکار کو کفار کہتے ہیں کیونکہ وہ دانے کو زمین میں چھپاتے ہیں **یعجبہ الکفار** کفر انسان پر عارض وطاری ہے کفر ایمان کو چھپاتا ہے قرآن کریم میں کفر مقابل ایمان آیا ہے جہاں ایمان ہے اس کے مقابل میں کفر ہے بشریت ایک لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم ہے ایک مومن دوسرے کافر ہے۔

آغائے سبحانی ملاک کفر کے بارے میں کہتے ہیں کسی کو مؤمن کسی کو کافر گردانے کا حق ہر کس وناکس کو نہیں دیا ہے صدر اسلام میدان جنگ میں کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والے کو مؤمن کہا ہے البتہ یہ ایک بحث تاریخی ہے یہ تحقیق کرنے کی ضرورت ہے سب سے پہلے کس فرقے نے دوسروں کو کافر کہا ہے؟ آغائے سبحانی کی اضافات تعلیقات حواشی سے معلوم ہوتے ہیں اس الاساس امامت ہے منکر امامت کافر ہے چنانچہ قائد بلتستان کے پڑوسی نے میرے پلاٹ کو روک رکھا ہے کسی کو کافر گردانے کی اجازت صرف آغائے سبحانی کی فرقے کو حاصل ہے آپ نے پہلے مرحلے میں اللہ

نبوت معاد پر ایمان مسلمان ہونے کے لئے کافی گردانا لیکن آپ نے فورا
استدراک حاشیہ لگاتے ہوئے فرمایا ایمان بخاتمیت حضرت محمد وعقیدہ متضاد
خاتمیت رکھنے والے معاد جسمانی کے منکر یا اللہ کے جسم کے قائل وہ محبت
دوستی خاندان رسالت پر ایمان نہ رکھتا ہو وہ کافر ہے۔ان کی نظر میں ملاک
منتوجات خراسان کوفہ بخارا سمرقند کے فتاوی ہیں کفر و ایمان قرآن کریم
میں ہے قرآن کریم میں ان تینوں کے علاوہ بھی مصادیق کفر بتایا ہے اما
اضافات آغائے سبحانی کا کوئی ذکر کسی آیت میں نہیں آیا ہے۔ایک عرصے
سے ایمانیات قرآن سے کھیلتے آئے ہیں جس کسی نے کوئی مذہب اختراق کیا
اسی کو اصول دین میں شامل کیا امامت ،عدل، محبت اہلبیت ،قبر میں سوال
نکیرین ،معاد جسمانی وغیرہ ۔ یہ قوت دلائل و براہین سے نہیں بلکہ رشوت
تشدد قعر زندان میں مذلانہ زندگی گذارنے پر مجبور کیا ہے جیسا کہ برقعی اور
شرف الدین کو وہابیوں کے نام سے ان کی ضد دکھا کر پیچھے سے خنجر مارتے
ہیں گویا قرآن میں مستعمل کلمات کا معنی صرف آغائے سبحانی جانتے ہیں۔
آپ نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے ’’توحید و شرک کفر و ایمان اتنا بڑا یا برا نہیں
ہے جیسا کہ وہابی سمجھتے ہیں‘‘ البتہ یہ جملہ ابتکارات آغائے سبحانی نہیں بلکہ
ایک عرصے سے فقدان دلائل والے استعمال کرتے آئے ہیں۔

آپ نے وہابیوں کا نام لے کے اپنے ملک میں کفر و شرک کے لئے
بغیر ویزے داخل ہونے کی اجازت دی ہے، کتاب الوجوہ النظائر ص ۴۰۲
کفر والکافر علی اربع اوجہ مصداق بتایا ہے درجات ہیں۔

۱۔انکار ۲۔جحد ۳۔کفر نعمت ۴۔کفر برائت

۱۔کفر یعنی الانکار میں نہیں مانتا ہوں بقرہ:۱۶۱﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

ماتوا وَ هُم كُفّار ﴾حج:۲۵﴿إنَّ الَّذينَ كَفَرُوا وَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبيلِ اللَّه﴾محمد:۱﴿الَّذينَ كَفَرُوا وَ صَدُّوا عَنْ سَبيلِ اللَّهِ﴾

۲۔ دوسری وجہ کفر یعنی جحود جانتے ہیں مگر نہیں مانتے مثل یہود پیغمبر کو جانتے ہوئے انکار کرتے تھے اس کو جحود کہتے ہیں بقرہ ۸۹﴿الَّذينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جاءَهُمْ ما عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكافِرِينَ﴾ انعام:۲۰﴿يَعْرِفُونَهُ كَما يَعْرِفُونَ أَبْناءَهُمُ الَّذينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لا يُؤْمِنُونَ﴾سورہ عمران آیت ۹۷﴿وَ مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعالَمينَ﴾

۳۔ کفران نعمت بقرہ:۱۵۲﴿فَاذْكُرُوني أَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوا لي وَ لا تَكْفُرُونِ﴾شعراء:۱۹﴿وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتي فَعَلْتَ وَ أَنْتَ مِنَ الْكافِرينَ﴾

۴۔ کفر برائت ابراہیم:۲۲﴿إِنِّي كَفَرْتُ بِما أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ﴾عنکبوت:۲۵﴿ثُمَّ يَوْمَ الْقِيامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ﴾ممتحنہ: ۴﴿وَ مِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنا بِكُمْ﴾

کتاب الوجوہ والنظائر تالیف اسماعیل احمد حری نیشا پوری ص ۳۸۰ کہتے ہیں کفر کی نو مصادیق ہیں

۱۔ وہی انکار بقرہ ۲۶﴿وَ أَمَّا الَّذينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ ما ذا أَرادَ اللَّهُ بِهذا مَثَلاً﴾

۲۔ جحود بقرہ ۸۹﴿يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جاءَهُمْ ما عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ﴾غافر:۱۰﴿إِنَّ الَّذينَ كَفَرُوا يُنادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإيمانِ فَتَكْفُرُونَ﴾

۳۔ کتاب ۱۰۲﴿﴾۴،﴿﴾

۴_ ترک شکر نعمت بقرہ:۱۵۲﴿فَاذْكُرُونى أَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوا لى وَ لا تَكْفُرُونِ﴾سورہ نمل:۴۰﴿أَ أَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَ مَنْ شَكَرَ فَإِنَّما يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَ مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّى غَنِىٌّ كَرِيمٌ﴾

۵_ نسیان یعنی بھول جانے کو کہتے ہیں سورہ آل عمران:۴﴿الَّذينَ كَفَرُوا بِآياتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذابٌ شَديدٌ﴾ سورہ شعراء ۱۹﴿وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتى فَعَلْتَ وَ أَنْتَ مِنَ الْكافِرينَ﴾

۶_ کفر بمعنی باطن سورہ انبیاء:۹۴﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحاتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلا كُفْرانَ لِسَعْيِهِ﴾

۷_ برائت عنکبوت:۲۵﴿يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ﴾غافر:۴۸﴿وَ ما دُعاءُ الْكافِرينَ إِلاَّ فى ضَلالٍ﴾سورہ ممتحنہ:۴﴿وَ مِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنا بِكُمْ﴾

۸_ کسی کو وار کرنا کفر فتح ۲۹﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَ الَّذينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ﴾

۹_ کفر جو دیعنی سجدہ کرو سورہ حشر ۱۶﴿قالَ لِلْإِنْسانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قالَ إِنِّى بَرىءٌ مِنْكَ﴾

لیکن جب سے مغرب کا تسلط ہوا، باطنیہ کی شاخیں وجود میں آئیں اس نے دین کو الٹ پلٹ تہہ و بالا کیا ہے اس نے قرآن کریم کی کلمات کا ظاہر کے بجائے باطن مراد لیا۔ اور باطن صرف امام جانتے ہیں امام اس وقت عالم غیب میں ہیں اور ان کے نائبین آغائے سبحانی، عزالدین، میلانی، کریمی اور آصفی ہیں کہہ کر سلطنتیں قائم کیں اور دین سے کلمہ کفر ہٹانے پر اصرار کرنے لگے، لفظ کفر وایمان جو کتب معاجم لغوی اور قرآن میں استعمال کیا ہے جیسا کہ اصحاب وجوہ النظائر نے بیان کی ہیں چنانچہ مسلمان ملکوں میں سیکولر جو کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں لفظ کفر وایمان ہٹائیں کہ کوئی انسان

کافر نہیں ہوتا۔امامت سے متعلق جتنی بھی کتابیں متقدمین نے لکھی ہیں ان میں منکر امام کو کافر کہا ہے، اس کے مایملک دیگران کیلئے حلال قرار دیا ہے ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے، شناخت امام یا رہائی از مرگ جاہلی تالیف مہدی فقیہ ایمانی میں دیکھیں چنانچہ میرے ادارے کے واجب الاداء رقومات کو روک دیا۔ سکردو میں میرے پلاٹ پر نیم قبضہ ہے مجھے تصرف سے روک دیا ہے، اندر سے امامیہ والوں کی صرف ایک ہی اصل ہے وہ امامت ہے، اسی لئے خلفاء کو جبت وطاغوت کہتے ہیں۔ شیعہ سنی کے درمیان کسی بھی وقت جب چاہیں فتنہ فساد کی آگ کو جلائیں، لاؤڈ سپیکر پر زیارت عاشورا پڑھتے ہیں۔ شیعہ جو دوسروں کو کافر کہتے تھے کو سنیوں نے پلٹ کے کافر کہنا شروع کیا۔ یہاں ایک نئی اصطلاح معاشرے میں آئی ''تکفیری جماعت''۔ اب کسی کو کافر نہیں کہہ سکتے اور مشرک بھی نہیں کہہ سکتے چنانچہ شیعوں کے بڑے بڑے علماء ایک عرصے سے سنیوں کو کافر کہتے آئے کہ امام کا منکر کافر ہوتا ہے

آغائے سبحانی کا کلمہ شرک وکفر حذف کرنے کی کاوش سے اندازہ ہوتا ہے آپ اور سیکولران دونوں ھدف واحد رکھتے ہیں۔ اسلام صرف زبان تک محدود ہے اعمال وفرائض بعد کی الحاق والصاق ہے۔ بقول آغائے تقی شاہ معیار کفر والحاد وہابی ہے جس چیز کو وہابی شرک وکفر قرار دیں وہ ہمارے نزدیک توحید ہوگا۔ یہ معیار ان لوگوں کا ہے جو اندر سے اسلام، قرآن اور محمدؐ کو پیچھے کر کے اہل بیت واصحاب کو آگے لاتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کا معیار کفر وایمان شرک وتوحید قرآن میں واضح بیان ہے، شیعہ، وہابی، بریلوی یا دیوبندی نہیں ہے۔ عالم اسلام میں من لدن نزول قرآن سے الی یومنا ھذا مرکزی محوری نکتہ غیر مسلموں کے ساتھ کلمہ کفر وشرک رہا ہے۔ دنیا میں بسنے والوں میں تقسیم مومنین وکافرین، موحدین ومشرکین، مسلمان وغیر مسلمان

کے درمیان دو بڑے سد ایک کا نام کفر دوسرا شرک ہے۔ عالمی کفر وشرک کا اصرار ہے ان دو کلمات کو مسلمانوں کے قوامیس و معاجم سے نکالا جائے پاکستان کے سیکولر حکمران ہندوں کے حامی ہیں۔ جو ہمہ وقت اسلام مزاحم کفر وشرک کی حمایت و دفاع کرتے رہتے ہیں، درسگاہوں سے اسلامی مواد کو خارج کیا جائے۔ قرآن کریم میں تکرار سے کفر وشرک سے گریزاں رہنے کا حکم ہے۔

آپ نے توحید وشرک کی اقسام بیان فرماتے ہوئے غیر اللہ کے لئے خضوع کامل کا اجازہ دیا ہے اور اس کی سند ملائکہ کا آدم کے لئے سجدہ کرنے سے دی ہے۔ یہ خلاف نص قرآن ہے آپ کی یہ منطق درست نہیں، کیونکہ عبادت مخصوص اللہ سبحانہ کے تین مصداق ہیں نماز، روزہ اور حج کسی سے حکم بغیر دلیل برہان جیسا کہ آپ لوگوں نے امت پر تقلید ٹھونسا ہوا ہے۔

انتہائی خضوع جس کے بعد خضوع کا کوئی مصداق نہیں ہو شعراء ۹۸ ﴿إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ آپ نے چونکہ کفر وشرک سے دفاع کرنا ہی تھا اس لئے سجدہ کی اقسام دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ سجدے کی کتنی اقسام ہیں؟ سجدہ خالص بدون اضافہ اللہ کے لئے۔

۱۔ سجدہ اللہ کے لئے رخ کعبہ کیلئے۔

۲۔ سجدہ شکر نعمت آدم صفی اللہ اس کائنات میں ایک نمونہ۔

۳۔ تکریم تواضع آدم کیلئے خضوع کریں۔

توحید، حاکمیت، عقل اور قانون کے حق کا نبی کریم وآئمہ کو اتنا مسئلہ نہیں جس مسئلہ پر آپ نے زور دیا ہے کہ اگر مدرسہ امام خمینی یا فیضیہ یا ایک اور کہنہ پرانے مدرسہ کا طالب علم امامت کا رٹہ لگائے گا تو ہم سمجھیں گے بے

قصور ہے بے چارہ ہے طالب علم ہے لیکن آغائے سبحانی ،آغائے مغنیہ، عزالدین ،میلانی،اراکی ،کریمی نے مشرکین سے دفاع کرتے ہوئے مشرک قانونی اختراع کیا ہے ایسے موضوعات انتخاب کریں جیسے کفروشرک اتنا برانہیں جتناوہابی سمجھتے ہیں''ان اللہ یرضی لرضا الفاطمہ''''علی مع الحق علی مع القرآن '' درست ''الحق مع علی والقرآن مع نبی کریم کے لاتعداد معجزات ،اصول دیم میں تقلید وغیرہ سے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں حق بجانب ہونگے ۔آپ حضرات مقدمۃ الجیش مشرکین ہیں بلکہ تنہا آپ ہی نہیں تمام مذاہب ضد اسلام ہیں،ان کا علیہ اسلام وجود میں آنا اس بات کی روشن و واضح دلیل ہے،بغض خلفاء،جانشینی علی ،ایام فاطمیہ مجلس زیارت عاشورہ کا مقصد آپ حضرات طرف دار مشرکین ہیں،آپ نے دنیا کو لاحق خطرات سے چشم پوشی کرتے ہوئے پرانی جعلیات تدلیسات تلبیسات ابلیس کوزندہ رکھا ہے۔ملک میں منصوصیت کا فاتحہ پڑھ کے اب ۴۳ سال ہو گئے ہیں، مایہ ناز علماء نے منصوصیت آئمہ سے انکار کیا ہے کہا ہمارے پاس نص نہیں ہے۔

آپ کا یہ علم آپ کی دنیا کو بہتر بنانے میں یقیناً کارگر ثمر آور ثابت ہوگا لیکن آپ کی آخرت کو کتنا صدمہ لطمۃ پہنچا ہے وہ اسی دن معلوم ہوگا جہاں آپ کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیں گے اوپر سے ملک نداء کریں گے اقراء کتابک جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے﴿اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاھِھِمْ وَ تُکَلِّمُنَا اَیْدِیْھِمْ وَ تَشْھَدُ اَرْجُلُھُمْ بِمَا کَانُوا یَکْسِبُوْن ﴾حاقہ:۲۵﴿وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِشِمَالِہٖ فَیَقُوْلُ یا لَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتَابِیَہ﴾ ۳۲ ﴿ثُمَّ فِی سِلْسِلَۃٍ ذَرْعُھَا سَبْعُوْنَ

ذِراعاً فَاسْلُکُوہ﴾ آغائے سبحانی نے گویا ایک غنی واسمعی یا جارہ اسلام کو نشانہ بنایا ہے۔ عائشہ زوجہ رسول اللہ کی اہانت ان کی شان میں نازل آیات کی سرقت میں آپ سے سوال ہوگا، جس طرح درسگاہ علوم قرآن کے نام سے قرآن کو حجیت سے گرایا۔ آیئے دیکھتے ہیں آپ نے تفسیر رائے اپنوں کے لئے جاگیر بنائی ہے ان تفسیرات میں قرآن کریم کو اپنے اباطیل کے حق میں موڑنے کے بارے میں وہاں سوال ہوگا۔

علم غیب

آغائے سبحانی انبیاء وائمہ کے علم غیب جاننے کے مدعی ہیں لیکن محدود اور اکتسابی۔ علم غیب کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

ا۔ علم غیب ذاتی وغیر محدود یہ مخصوص ذات باری تعالیٰ ہے علم بکائنات مشہود وغیر مشہود بلکہ تمام کائنات کا علم اس ذات کے لئے مشہود وحاضر ہے۔ اس کا یہ علم دیگر مخلوقات کے لئے غیب ہے۔ یہ علم انبیاء کے لئے مجھول ہے جب اللہ سبحانہ نبی کو وحی کرتا ہے تو وہ علم غیب ہوتا ہے یعنی دیگران نہیں جانتے ہیں صرف نبی جانتے ہیں اور نبی بھی اتنا جانتے ہیں جو وحی میں آتا ہے لہٰذا انبیاء بذات خود نہ علم غیب محدود جانتے ہیں نہ غیر محدود، جو اللہ ان پر وحی نازل کرتا ہے وہ علم غیب ہے۔ اللہ بذات خود چونکہ محدود نہیں لہٰذا اس کی آگاہی کائنات محدود نہیں جبکہ انبیاء خود محدود ہیں اور ان کو ہونے والی وحی بھی محدود ہے محدود وغیر محدود کا متحمل نہیں ہوتا ہے۔ غیب کلی طور پر اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

۲۔ دوسرا غیب اکتسابی ہوتا ہے۔ غیب اکتسابی کونسا غیب ہے؟ شاید حدیث قدسی غیر مقدس سے عارفین استباط کیا ہے مسطلحات صوفیہ ہے۔ آغائے سبحانی نے اس کی چند مثالیں دی ہیں یوسف الصدیق نے سورج چاند ستارے کو سجدہ کرتے دیکھا یوسف نے اپنے والد کو خواب نقل کیا تو

انہوں نے کہا خوابات غیب ہوتے ہیں یہ خواب کسی کو نہ بتانا یوسف: ۵ ﴿قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ﴾ یوسف اس کو نہیں سمجھتے ایک خواب سمجھتے تھے اس لئے یعقوب سے پوچھا یعقوب بھی نہیں جانتے تھے اندازہ لگایا ہے، شاید کوئی خوش آئند ہے۔ یا خود مستقبل میں ظاہر ہونے والا ہے۔ انبیاء آپکے فقہاء جیسے نہیں تھے جو اختیارات رسول اللہ کو نہیں حاصل تھے انہوں نے استعمال کئے ہیں۔ یوسف: ۱۸ ﴿قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ﴾ اچھا ہے برادران مذاق یا حسد کریں گے لہٰذا برادران کو نہ بتانا یعقوب علم غیب نہیں جانتے تھے ورنہ یوسف کو بھائیوں کے ساتھ نہیں بھیجتے۔

۲۔ یعقوب اگر علم غیب جانتے یوسف کے غیاب پر اتنا نہ روتے یعقوب جب مصر پہنچے تاج وسلطنت دیکھنے کے بعد یوسف سے کہا اتنے وسائل ہوتے ہوئے مجھے کیوں اطلاع نہیں دی۔ یوسف نے بتایا مجھے منع کیا گیا تھا۔

آغائے بہاؤالدین فرماتے تھے ہمارے پاس ایسی شخصیات ہیں جو تمام مخفیات اسرار جانتے ہیں عالم منظوم کے ملحدین وہاں پہنچے لیکن جانتے نہیں ہیں۔ غیب جاننے کا کیا فارمولا ہے؟ کس طرح جانتے ہیں؟ قرآن میں سینکڑوں نمونے ہیں انبیاء غیب نہیں جانتے تھے۔ کوئی بھی چیز جاننے کے لئے مخصوص وسائل چاہیے کچھ وسائل ہوتے ہیں ان کی چند اقسام ہر قسم اپنی جگہ محدود ہے۔ حضرت محمدؐ کا مدینہ ہجرت کرنا، کب کرنی ہے نہیں جانتے تھے ابا بکر سے کہا اجازت ملی ہے لیکن کب جانا نہیں بتایا، اللہ انبیاء کو ضرورت پڑنے پر اتنی ہی وحی کرتے تھے۔

عدم استطاعت میں جلب منافع دفع مضرات میں پتھر اور ملائکہ انبیاء دیگر مخلوقات، انسان برابر ہیں، نبی کریم سے خطاب میں آیا ہے آپ کہہ دیں

میں علم غیب نہیں جانتا ہوں میرے پاس خزانے نہیں میں مالک نفع وضرر نہیں ہوں۔ حاجت روائی نہیں کرسکتے، آواز نہیں سنتے جواب نہیں دیتے۔ علم غیب مخصوص اللہ ہے۔ توبہ: ۳۳ انعام: ۵۰ ﴿قُلْ لا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزائِنُ اللَّهِ وَ لا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا ما يُوحى إِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمى وَ الْبَصِيرُ أَ فَلا تَتَفَكَّرُونَ ﴾ اعراف: ۱۸۸ ﴿ قُلْ لا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعاً وَ لا ضَرًّا إِلَّا ما شاءَ اللَّهُ وَ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَ ما مَسَّنِيَ السُّوءُ ﴾ یوسف: ۱۰۲ ﴿ذلِكَ مِنْ أَنْباءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَ ما كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَ هُمْ يَمْكُرُونَ ﴾ غیب صرف اللہ جانتا ہے انعام: ۷۳ ﴿عالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهادَةِ ﴾ یونس: ۲۰ ﴿ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴾ ھود: ۱۲۳ ﴿وَ لِلَّهِ غَيْبُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ ﴾ مومنون: ۹۲ ﴿عالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهادَةِ فَتَعالى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴾ بتوں سے لائحہ سعادت طلب کرنا ان کے امتیازات میں سے تھا جو کسی چیز کا مالک نہیں اس سے کوئی چیز مانگنا عالم برزخ اور اھل دنیا مکالمہ نہیں ہوتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ انبیاء سے توسل کے بارے میں آیات قرآن سے استناد کی بجائے وہابی ہونے کا الزام ڈرا کر دھمکا کر رواج دیا ہے۔

مقتدر آغا حافظ صاحب مجلس عزاء میں امیر المومنین کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا میرے مولا کی کیا شان ہے آدم ابراہیم موسیٰ کے ساتھ تھے، کسی نے پوچھا علامہ ایک سوال ہے، ہمارے مولا اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے اس پر علامہ نے کہا آپ سنی ہیں اس نے کہا نہیں شیعہ ہوں تو

علامہ نے کہا اگر اس بات کو نہیں مانتے تو آپ شیعہ نہیں ہو سکتے ہیں۔شیعہ ہونے کیلئے اشعث بن قیس، ملجم مرادی خوارج ،شبث ربیعی ،سلمان بن صرد خزاعی ،اور بقول آغائے مقتدر تنور میں کودنے والا ہونے چاہیئے شیعہ دلائل و براہین ،استدلال و منطق سے نہیں ہوتا بلکہ تشدد، تشتت ، دہشت ،جبت گری سے بنتا ہے۔یہی رویہ علامہ محمد حسین نجفی کا ہمارے ساتھ ہے آپ نے مجھے قرآن فہمی شروع کرنے کے جرم میں شیعہ مذہب میں قرآنیون میں شمار کر کے اپنے مجلّے میں اشتہار دیا تھا لیکن خود دس جلد تفسیر لکھی تھی یعنی میری قرآن فہمی کتابوں کو قرآنیون ہونے کا نشان دیا اور اپنی تفسیر مخالفت قرآن کیلئے تھی۔

آغائے سبحانی ،میلانی، عاملی، اراکی، کریمی، عزالدین، نجفیان اور قمیان جس موضوع پر بھی لکھیں جب تک وہ فرقے سے وابستہ ہوں گے آپ محقق نہیں ہو سکتے ہیں جب تک مذاہب کا قلادہ گردن پر لٹکایا ہوآپ کے عمائدین مجتہدین مفسرین امثال آغائے خوئی، باقر صدر، امام خمینی، صاحب المیز ان کے عقائد وفتاویٰ خلاف عقل وخلاف قرآن ہیں، اشعری، استر آبادی، بخاری، ستہ جامع شتات عقائد وفتاویٰ ضد اسلامی ہونگے شخصی تصورات ہونگے۔

آپ کو اسلام کے خلاف شعوبیوں کے گھڑے گئے مبدعات علم نحو معانی بیان اور مسیحیوں کے علم کلام کے معجون پر فخر ہے۔آپ کا فقہ قرآن سے متصادم ہے کہتے ہیں ہماری سند قرآن سنت عقل و اجماع ہے لیکن تفصیل کے موقع پر قرآن کا ذکر نہیں کرتے۔آپ کے حوزہ میں داخل ہونے سے آخر تک آپ کی زبان سے دفاع از اسلام نہیں نکلتا ہے لہٰذا میں اپنے قیمتی

وقت کو آپ کے پایان نامے کو رد کرنے میں صرف کرنا اسلام کے ساتھ ناانصافی گردانتا ہوں، مجھے آپ کے میرے خلاف لکھنے پر غصہ نہیں جواب اس لئے دیتا ہوں آپ کی حوصلہ شکنی نہ ہو۔ یا ممکن ہے اس بہانے آپ کتاب دیکھیں اور دل پر لگے تالے کھل جائیں۔

ولآن حان الوقت ان ندخل فی اصل الموضوع فھا ھنا بحثان

۱۔ بحث الاول الامامۃ

۲۔ بحث الثانی الرسومات

۱۔ فصل الاول الامامہ

آغائے فدا حسین صاحب آپ سے سوال ہے۔

عصر معاصر میں ایک بڑا دانشور دانشمند محقق و مدافع مذھب اہل البیت آغائے سبحانی نے اپنے مذہب سے دفاع میں سنت مشرکین پر چلتے ہوئے اسراف اتراف سے بھی تجاوز کیا ہے۔ فقہ میں ہم نے ساٹھ ستر سال تک بغیر ما انزل اللہ پر عمل کر کے گزارے، خود کو مسلمان تابع مذاہب میں گردانتے تھے۔ لیکن یہاں تو ایمانیات میں بھی فتاوی چلتے ہیں، آغائے سبحانی سے آغائے مغنیہ تک نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے محققین علماء امامیہ اصول دین میں بھی تقلید کے قائل ہیں۔ تاکہ بلا اساس تضادات، تناقضات، دروغات کے بارے میں سوالات استفسارات واشکالات کا باب مقفول رہے نیز شرکیات بدعات بنام متعہ سفاح امامت، عدل، زیارات، توسل بھی اصول دین میں شمار کر سکیں۔ دین سے خیانت کے علاوہ عقیلی خیانت بھی کریں۔

قرآن نے صراحت سے قیامت میں کسی قسم کی سفارش شفاعت نہ

چلنے کا اعلان کیا ہے جبکہ آپ نے نے شفعاء کی لمبی فہرست دی ہے، تعداد حدواحصاء سے زیادہ ہوگئ گویا امت میں کسی کو کوئی مشکل ہی نہیں ہوگی حتیٰ محبان علی مشرکین کو بھی جہنم سے رہائی ملے گی۔

ہمیں آپ سے حسن ظن تھا جب آپ ان کے وکیل بنتے ہیں تو آپ کو ان مذاہب پر وارد شکوک وشبہات سب کا جواب دینا ہوگا لیکن آپ ایک عالم مدقق محقق صاحب عزت وشہرت ہونے کے بعض دفاعات آج کل عدالتوں میں دہشت گردوں مجرمین کے وکیل جیسا نظر آتے ہیں دور نہ جائیں آپ نے سنیوں سے روایات نہ لینے کا کہا تھا آج اپنی تمام بدعات جعلیات کا اسناد سے استناد کرنا شروع کیا ہے مقولہ جاہلیت عرب کو آپ نے چھوڑا نہیں انصر اخاک ظالما او مظلوما عالم اسلامی۔

سیکولر لوگوں کا کہنا ہے ہمیں یہ کلمۃ کفر اسلام اچھا نہیں لگتا ہے سب انسان ہیں۔ بدقسمتی سے آپ بھی کافر ومومن مشرک وموحد کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ایمان وکفر کی مہر صرف رسول اللہ لگا سکتے ہیں وہی معیار ہیں اسی طرح توحید وشرک کا بھی استعمال غلط ہے کسی کو مشرک نہیں کہہ سکتے ہیں آپ کی بدایت نہایت وسطیت ہمیشہ اسلام اور مسلمین کیلئے دردسر شرم اور پر دھوکہ باز خیانت دشمن سے ساز باز خوارج سے الحادیہ سے اتحاد دیکھا گیا اس کا چپہ چپہ سیاہ داغ نظر آتا ہے آپ اپنے کو شیعہ متعارف کرتے ہیں امیر المومنین کے شیعہ ہیں جبکہ یہ مذہب دور رسول اللہ میں نہیں تھا۔ کبھی امامیہ کا تعارف کرتے ہیں امامیہ میں اسماعیلیہ زیدیہ بھی آتے ہیں لیکن فرق شناسوں کا کہنا ہے جب سبائی کیسائی مختاری جارودی والے معاشرے میں متہم ہوئے۔

ملل ونحل شہرستانی نے اپنی کتاب کی پہلی جلد میں ص ۱۷۶ پر غالیہ کے عنوان سے لکھا ہے غالیہ اس گروہ کو کہتے ہیں جنہوں نے ائمہ کے حق میں غلو کیا ہے اللہ کی چھٹی کر کے علی کو اللہ بنایا ہے۔

۱۔علی خود اللہ ہے۔ ۲۔علی اللہ دونوں شریک الوہیت

۳۔علی برتر از نبوت ۴۔علی برابر نبوت

۵۔علی اور محمد دو نہیں ایک ہیں۔

امامیہ کا تیسرا فرقہ اثنا عشریہ کہلاتا ہے خود کو غلو گرائی سے جدا گردانتے ہیں اسماعیلیوں اور زیدیوں کے ضد ادیان کھلی مزاحمت ،شرکیات ،کفریات سے مسخ شدہ چہرے پر سونے کے مقعنہ سے بدشکل کو چھپانے کیلئے اثنا عشریہ انتخاب کیا ہے لیکن یہ ان کے گلے پڑا۔دو امام نابالغ ایک لاپتہ،ایک ولی عہد مامون اور باقی وقت کے حکمرانوں کی بیعت میں رہے کسی قسم کی تحریک کی سرپرستی نہیں کی خانہ نشین رہے بقول فرزند زید قاعدین رہے۔

غلو کے قائلین ہر شہر میں الگ نام سے پکارتے ہیں غلو وہی غلو ہے نام بدل کے بتایا ہے اصفہان میں ان کو خرمیہ کہتے ہیں،رے میں مزدوکیہ کہتے ہیں سنبادیہ بھی کہتے ہیں آذربائیجان میں زندقیہ کہتے ہیں ایک جگہ مہریہ کہتے ہیں ماورائے نہر ماردویہ کہتے ہیں۔اثنا عشریہ والوں نے خود کو غالیوں سے الگ کرنے کیلئے امام غالی شیخ صدوق اور طوسی کے جعلی فتویٰ بنائے۔شیخ طوسی علبیا سے تعلق رکھتے تھے۔

۶۔کاملیہ بدترین غلات میں سے تھے انھوں نے تمام صحابہ کو کافر گردانا ہے چونکہ انھوں نے علی کی مدد نہیں۔اس وقت عالمی کفر والحاد دین عزیز اسلام اور قرآن اور محمد پر طعونات ضربات پہ ضربات لگا رہے ہیں ڈیڑھ ارب مسلمانوں میں سے کہیں سے بھی آواز بلند نہیں ہو رہی سعودی عرب بھی تیزی سے سیکولیزم کی طرف بڑھ رہا ہے۔ایران اسلامی میں جہاں خود دار حقوق خواتین متعارف کرتے ہیں ہر قسم کے حقوق سے محروم نکاح موقت کو مجلس شوریٰ سے پاس کیا ہے۔جاہل یعنی ان پڑھ کو کہتے ہیں جبکہ جاہلیت ضد قرآن والوں کو کہتے ہیں یہ مصطلح پہلے نہیں تھی۔مذاہب کا نظریہ مثل کلیساء

ہے، دین الٰہی سے منہ موڑ کر انسانی ساخت کے دین کو اپنانے کے نتائج ایک جیسے ہوں گے جس طرح نیقہ کانفرنس میں طے کیا حضرت عیسیٰ کو بشریت سے نکال کر ابن اللہ کہا گیا جس کی کوئی توضیح تشریح نہیں ہوسکی۔اسی طرح مذاہب بھی یہی کہتے ہیں محمد بشر نہیں نوری تھے، نبی اور علی ایک نور تھے اور آپ قبل از خلقت آدم ہزار ہا سال پہلے موجود تھے۔آپ کے مذہب کا حشر بھی وہی ہے علماء مذاہب ملحدین کے حامی ہے۔آپ کے پاس تمسک منتوجات خراسان بخارا ہیں جو ضد قرآن ہے جیسے دیار منافقین میں میں تدوین ہوئی ہے چنانچہ تفسیر قرآن کا نام لے کر یہ احادیث ہی چلا رہے ہیں۔

یکے از تحقیقات آغائے سبحانی اسلام بزور شمشیر یا دیگر وسائل سے نہیں پھیلے ہیں بلکہ سابق حکمرانوں ظلم وزیادتیوں سے تنگ آئے ہوئے تھے۔اگر اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلے ہیں تو بدر واحد بنی نظیر قینقاع قریضہ تیر پٹاخہ سے پھیلا ہے۔ نبی کریم نے مشرکین کے اسیروں سے فدیہ لیا، جس پر اللہ سبحانہ نے نبی کریم سے جواب طلبی کی کہ کیوں فدیہ لیا ان کی گردنیں کیوں نہیں ماریں۔ اگر سابقہ حکومت سے تنگ آ گئے تھے تو صلیبی جنگیں کیوں شروع کیں؟ اہل فارس عربوں کے خلاف شعوبیت کیوں پھیلایا؟ فتح مکہ کے بعد مجرمین فرار ہو گئے اسلحہ پھینک کر ایمان لائے۔تو اتنی آیات جنگ میں نہ جانے والوں کی مذمت میں کیوں آئی ہے؟ جنگ جمل وصفین اور نہروان میں حضرت علی نے کتنوں کو قتل کیا؟ کربلا میں امام حسین نے کتنوں کو قتل کیا؟ اگر طاقت وقدرت سے نہیں پھیلا تو کیا دعاوں میں مذمت آئی امن تجیب توسل جوشن کبیر صغیر فرج سے پھیلا ہے تو یہ جنگ ایران عراق میں کیوں استعمال نہیں کیا؟

افاضل وارا شد پایان نو یسان سے چند سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کچھ اس طرح سے بھی ہو سکتے ہیں۔

نبی کریم کے رحلت کے بعد حضرت کے جانشین کا تصور کس عنوان میں آتا ہے؟ کیا جو مقام نبی کریم کے پاس تھا آپ اس میں ملک طلق بلا متنازع بلا شریک تھے؟ ابو طالب نے علی کے بالغ ولائق ہونے تک آپ کے پاس بطور امامت رکھوایا تھا یا یہ آپ نے اپنی زحمت سے حاصل کیا تھا؟ یا اللہ سبحانہ نے آپ کو حکم دیا تھا یا آپ بحیثیت نبوت اختیار رکھتے تھے جس کو دینا ہے دیں۔ آیات نفی وکالت دلیل ہیں کہ آپ مجاز نہیں تھے کہ کسی کو دیں۔ لیکن مکہ میں یہ آپ کی ملکیت نہیں تھی آپ کی جان خطرے میں تھی۔ انصار ومہاجرین میں آپ کی قیادت ورہبری کا ثمر تھا۔ آپ لوگ برے عزائم منویات کے حامل نظر آتے ہیں، تسلسل خوارج نظر آتے ہیں، اس طرح سے خود رسول اللہ کو اقرباء پرور قرار دے رہے ہیں (نعوذ باللہ)۔ دراصل آپ لوگ رسول اللہ سے انتقام لے رہے ہیں۔ ہر آئے دن نئی بدعات رسومات شرکی سے یہ بدبو آ رہی ہے فرض کریں بفرض محال یہ حق علی کا تھا لیکن پہلے مرحلے میں نہیں ملا آخر میں علی کو یہ حق مل گیا علی نے قبول کیا حکومت چلائی علی اور حضرات حسنین کے دلوں میں ذرہ برابر حب دنیا حب اقتدار نہیں تھا، آپ کے فرزند رشید اپنے گھر میں رہے۔ پھر جھگڑا جاری رکھنے کا کیا جواز بنتا ہے؟ آپ لوگوں کے دلوں میں دشمنی ثلاثہ سے نہیں بلکہ تمام مہاجرین و انصار سے عداوت رکھتے ہیں، خود محمدؐ سے عداوت رکھتے ہیں۔ آپ اس فرقے سے نظر آتے ہیں جنہوں نے کہا تھا علی ثلاثہ سے جنگ نہ کر کے کافر ہو گئے اور ثلاثہ علی کا حق نہ دیکر کافر ہو گئے۔

حضرت علی منصب جانشین کے لئے لائق وسزار ہونے میں جائے شک وتردد نہیں ہے،لیکن کوئی فرد کسی مقام ومنصب کیلئے سزاوار ہونے سے اس منصب کا حق نہیں بنتا۔امت نے آخر میں علی کو دے دیا۔اگر یہ منصب علی کو پہلے ہی ملتا تو کیا دنیا کے موجودہ حالات دگرگوں ہوتے؟اگر علی کی جانشینی چلتی تو کیا قیام قیامت تک علی جیسی ہستیوں کے ہاتھ میں ہوتی ؟ آغائے میلانی کا کہنا ہے غصب فدک میں علی کا موقف خلفاء کے ساتھ مفادات اجتماعی کی خاطر تھا۔تو ایام فاطمیہ کیوں کس کے حکم سے کس کے مفاد میں مناتے ہیں؟

اقنوم امامت

مسیحیوں نے ایک اقنوم بنایا تھا جس کا انجام کلیسا بند ہونے پر ہوا،آل دیصانی امامت کے کتنے اقنومات بناتی ہے۔امامت لغت و مصطلح قرآن میں پیش روسامنے والا کو کہتے ہیں اس میں کسی قسم کی تقدیس تو قیر تعظیم،توہین نہیں پائی جاتی ہے قرآن کریم نے امام کی دو قسم بتائی ہے۔

ا۔ ہر شخص مؤمن کی خواہش ہونی چاہیئے کہ وہ مؤمنین ومتقین کا امام بنیں۔

۲۔معاشرے میں ہر قسم کا امام ہوتا ہے جیسا کہ اسراء:اے﴿یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ﴾مؤمنین مؤمن انتخاب کرتے ہیں کافرین مشرکین منافقین ہر ایک اپنے میں سے کسی کو انتخاب کرتے ہیں۔

ا۔ایک لوگوں کو جہنم کی طرف دعوت دیتا ہے۔

۲۔دوسرا جنت کی طرف دعوت دیتا ہے

امامت مادہ امام سے بنا ہے امام مقدم غیر محدود کو کہتے ہیں۔کلمہ امام عربی زبان میں اسماء ظرفیہ مکانی زمانی ہے امام مسجد امام جماعت جمعہ کسی بھی امام پر اعتراض نہیں فاسقین فاسق فاجرین فاجر ظالمین ظالم انتخاب کرتے

ہیں۔ مسیحان ایک اقنوم بنا کر اپنی دینی قیادت سے محروم ہو گئے اور پورا یورپ ملحدین کی طرف گیا۔ لیکن آپ کی امامت بہت سی اقنومات سے مرکب موضوع ہے۔ امام اللہ اور امام الناس میں تنازع حل نہیں ہوا امام اجتماعی سیاسی اقتصادی حریص تمام شوق انسانی جس کے اختیارات تصرفات غیر محدود غیر مجاز ہو امکان پذیر نہیں، جو علام الغیوب ہو معصوم ہستی ہو، کائنات اس کے ہاتھ میں گیند ہو، ایسے امام کا تصور ناممکن ہوگا قیادت بشر کیلئے ضروری اور ناگزیر ہوگا وہ گم ہو جائیں ناپید ہو جائیں تو وہ اللہ ہوگا وہ زمین پر نہیں ہوگا۔ پہلے آغائے آصفی، میلانی، کریمی مفسرین بقر سے استناد کیا امامت برتر از نبوت ہے کیونکہ ابراہیم کو یہ منصب آخری عمر میں ملے تھے چنانچہ ابراہیم نے اپنی ذریۃ کیلئے بھی یہ منصب مانگا۔ ابراہیم کے چار بیٹے تھے صرف دو کو نبوت ملی۔ اسماعیل واسحاق، ابراہیم تینوں کو امام نہیں کہا ہے۔ اسحاق سے یعقوب، یوسف کو امام نہیں کہا، اسی نسل سے موسیٰ، زکریا، یحیٰ، عیسیٰ اور حضرت محمد نکلے ہیں لیکن کسی کو امام نہیں کہا ہے۔

ایک ایسے امام کی تلاش اور پہچان کس طرح ہوگی؟ کن نشانیوں سے کریں گے ان پر کیسے بھروسہ کر سکتے ہیں؟ آیت اللہ سید علی میلانی، اراکی، عز الدین، سبحانی، جواد مغنیہ پاکستانی عمائدین میں آغائے جعفری، آغائے محسن نجفی، صلاح الدین سے رابطہ کریں۔

امامت اقنوم نہیں اقنومات ہونے کی چندین وجوہات بتاتے ہیں پہلے اقنوم کا ایک جامع معنی پیش کرتے ہیں۔ اقنوم معجم وسیط بمعنی جو ہر شخص کو کہتے ہیں پھر لکھتے ہیں مسیحین عرب ثالوث مقدس کو کہتے ہیں، پھر ہر وہ چیز جو ناقابل تبین وتوضیح وتحلیل کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ کلمہ امامت بھی امامیہ والوں کے نزدیک اقنوم ہے کیونکہ وہ لوگ کہتے ہیں معرفت امام واجب معرفت امام ناممکن، امام اگر حاضر ہے تو امام ہوتا ہے غائب ہے تو اللہ ہوتا

ہے۔جب امامت کے بارے میں اپنوں کے اجتماع میں اس الاساس باقی توحید نبوت فروعات میں سے ہیں۔اگر فضائل ائمہ پر لکھی گئی کتب دیکھیں تو نبی یا اللہ سے برتر بتاتے ہیں۔کہتے ہیں علی تیس عال الفیل میں پیدا ہوئے دوسری جگہ لکھتے ہیں خلقت کائنات سے پہلے تھے۔امامت کے معتقدین تین طائفہ اسماعیلیہ جس کا بانی عبداللہ دیصانی ہے،انہوں نے مغرب مصر میں طویل مدت حکومت کی،اسلام مخالف مفاد کی وجہ سے ان کا نام کم لیتے ہیں دوسرے زیدیہ اور تیسرے کو اثنا عشری کہتے ہیں لیکن وہ ایک امام بھی ثابت نہیں کرسکتے ہیں کیونکہ ان کے ہاں امام منصوص من اللہ ہوتے ہیں۔

۱۔حضرت علی نص امامت پر نہیں آئے تھے بلکہ انتخاب جمہور کے ذریعے آئے۔

۲۔امام حسن بھی انتخاب جمہور سے آئے تھے غدر وخیانت جمہور سے معاویہ سے صلح کی۔

۳۔امام حسین بھی امام حسن کے ساتھ معاویہ کی بیعت میں گئے۔

۴۔امام سجاد اور پورے بنی ہاشم یزید کی بیعت میں تھے۔

۵۔امام باقر یا حسن عسکری تک سارے خلفاء بنی عباس کی بیعت میں تھے،کسی قسم کی ذمہ داری نہیں اٹھائی۔

٦۔امام کاظم بنی عباس کی بیعت میں تھے اور زندان میں رہے۔

۷۔امام رضا ولی عہد مامون الرشید ہی دنیا سے رخصت ہوئے۔

مدافع امامیہ آغا سبحانی امام مہدی کے بارے میں بھی صوفیوں کے انسان کامل کا عقیدہ رکھتے ہیں،کبھی نص قرآن کے خلاف طفل پانچ سالہ کی امامت کے داعی بنتے ہیں۔کبھی اس کو عبد صالح بناتے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج تا ثریا میرود دیوار کج

یعنی نا قابل توضیح وتبین نا قابل اقامہ دلائل و براہین نا قابل اثبات

نا قابل اقناع کو اقنوم کہتے ہیں۔﴿ وَ کُلَّ شَیْءٍ أَحْصَیْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِینٍ .یسین ۱۲ ﴾اقنوم یعنی آیا یہ منصب الٰہی ہے یا اجتماعی انسانی ہے؟ متصادم ختم نبوت ، ختم کتب آسمانی قرآن آخری کتاب اور حضرت محمدؐ آخری حجت ہیں ۔لہٰذا امامت نصب من اللہ قرآن سے متصادم ہے۔ ہمارے ہاں دو قسم کے امام ہیں ایک کا نام اسماعیلی ہے جو حضرت محمدؐ اور ان کے فدایاں سے عداوت کرواہٹ ،بغضاء، حقد وکینہ رکھتے ہیں۔ایک عرصے سے امت اسلامیہ کے مقدرات سے کھیلتے آئے ہیں ،سب سے زیادہ عداوت حقد وکینہ محمدؐ وعلی سے رکھتے ہیں، پوری کوشش کرتے ہیں محمدؐ کا نام کم سے کم لیا جائے ،علی کو اقنوم مسیح نصاریٰ بنایا ہے۔ دوسرے امامت والے زیدی ہیں یہ بھی قرآن ،اسلام ،محمدؐ ،علی اور حسنین سے بغض وعداوت میں پہلے جیسے ہیں،ان کے دور میں اسلام ،محمدؐ وعلی سے بہت کڑواہٹ بدعات گذاری میں پہلے والوں کے نقش قدم پر چلتے تھے۔تیسرا تصور وہمی وخیالی و فرضی وجود خارجی کا فقدان غائب نا دیدہ ناپید لا پتہ انظار میں نہ آنے والے ہیں یا قیادت سے انکار والے ہیں۔ ہمارے ملک میں ملحدین منافقین مومنین عادلین علماء زہاد آئمہ مساجد عام لوگ انتخاب کرتے ہیں جس کیلئے منتخب کریں اسی میں محدود رہتے ہیں قریب وبعید فضا وزمین خیر وشر سب میں استعمال ہوتا ہے۔ امامت اس طرح تضادات تواہمات سے پر کلمہ ہے امامت کے جو عناصر بتاتے ہیں وہ نا قابل تصور امکان ناپذیر ہر زاویہ سے متضاد متناقض ہوتے ہیں۔ادیان سماوی میں منصب امامت نامی ہوتا ہی نہیں ہے، جہاں استعمال ہوا ہے نبوت یا عام پیشوا کیلئے استعمال ہوا ہے اس کے سادہ معنی اولی الامر ہوتا ہے، امام منتخب عوام ہوتا ہے یہ منصب الٰہی نہیں ہوتا ہے لیکن انھوں نے شرائط غیر معقول غیر مشروع فطرت انسان کے خلاف پکا نا قابل تصور کیا تا کہ اسلام کو کہیں بھی ٹکنے نہ دیں، دین سے مردان دین سے

مسخرہ کیا۔ زمین وفضا، وحوش وطیور پر حکمرانی کرنے والے سلیمان کوحکمرانی بلقیس کا پتہ نہیں تھا، تخت بلقیس کو اللہ نے لایا اس کو مجہول النسب والحسب آصف بن برخیا بتایا۔ اقنوم علم امام ”ان الائمة یعلمون علم ما کان وما یکون وانه لا یخفی علیهم الشی ص ۲۳۸“ ہمارے پاس جفر جامعہ مصحف فاطمہ کتاب امام علی ص ۲۵۵ وہ علوم اولین وآخرین رکھتے ہیں۔ ص ۲۵۸ ان الائمه یعلمون متی یموتون ولا یموتون الا با ختیار هم“ ﴿وَ مَا أُوتِيتُم مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلاً ..اسراء. ۸۵﴾ ﴿ما كُنتَ تَدْرِى مَا الْكِتابُ وَ لاَ الْإِيمان. شورى. ۵۲﴾

اقنوم عدد امام

کافی میں عدد امام ۱۱-۱۲-۱۳ لکھے گئے ہیں۔ باقر الحکیم نے رسالہ ثقلین میں عدد آئمہ بارہ لکھے ہیں کیوں کم یا زیادہ نہیں کوئی تحلیلی تحقیقی جواب دینے سے قاصر ہیں، صدیوں کا انتظار مذاق بن چکا ہے، بنی اسرائیل دس دن انتظار نہیں کر سکے گوسالہ پرستی شروع کی۔ امت اسلامیہ کو بارہ سو سال انتظار کروایا ابھی تک سینکڑوں امام مہدی موت کے دہان میں گئے اور سینکڑوں جیلوں میں ہیں۔ ان مسائل کی الجھن میں کیوں پھنس گئے؟ عوام الناس جن کو قرآن میں العوام کالانعام کہا ہے (الفرقان۔۴۴) امیر المومنین علی بن ابی طالب نے ہمج الرعی کہا ہے، جن حضرات نے فلسفہ کلام واصول فقہ پڑھا ہے وہ کیوں پھنس گئے ہیں؟ ہر دن علماء کے القاب میں اضافہ ہو رہا ہے مسجد نبوی میں نجف سے آنے والے ایک ڈاکٹر نے کہا المرجع اعلیٰ تو میں نے کہا مرجع اعلیٰ تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ہوتا ہے، بھائی صاحب دنیا میں افہام وتفہیم الفاظ ہوتے ہیں امام سامنے والے کو کہتے ہیں، اب یہ بارہ سو سال غائب کا کیا مطلب ہے؟ آپ کے ائمہ کٹ حجتی ہیں حجۃ اللہ بالغہ ہوتا ہے غائب نہیں ہوتا ہے۔ علماء فقہاء مجتہدین کے ماتھے پر داغ خوف از عوام

ہے۔

موضوع امامت اپنی جگہ ایک بڑا غاشیہ عظمیٰ ہے،ان علماء کو قیامت کے دن غاشیہ آئیں گے۔ جسے دنیا بھر کے بہت سے مسلمانوں کو حالت غشیان میں گرفتار رکھا ہوا ہے۔بنی اسرائیل انبیاء کوامام کہا ہے حضرت محمد کو امام نہیں کہا ہے انھوں نے امامت ایک بالاتر از نبوت برتر از نبوت کبھی برابر نبوت قرار دیا ہے اسی طرح ایک منصب اولیاء جعل کیا ہے کبھی کہتا ہے ہر دور میں امام ہوتا ہے۔ہم آیت اللہ سید محمد شیرازی،سید حسن شیراز، جواد مغنیہ، حوزہ علمیہ قم والوں کو اسلام کے داعی سمجھتے تھے لیکن یہ حضرات محمد نصیر نمیری کے مذہب پر تھے۔

لیکن جو صفات وشرائط امام کیلئے ذکر کرتے ہیں وہ اقنوم مسیحی سے بھی مشکل نظر آتا ہے۔ نظام امامت کا معنی ومفہوم قابل افہام وتفہیم ،توضیح و تشریح نہ ہونے میں مثل اقنوم مسیح جیسا ہے،اس کا حشر بھی کلیسا جیسا ہوا ہے۔بیس کروڑ میں ۹۸ فیصد مسلمانوں پر الحادیوں کی حکومت کے ذمہ دار دین سے خارج مذاہب فاسدہ،عقائد باطلہ مراجع تقلید اور علماء وابستہ ایران وسعودی ہیں۔ایران مہد ومرکز امامیہ والے ہوتے ہوئے بھی نظام امامت نافذ نہیں کر سکے اور نظام جمہوریت نافذ کیا، لہٰذا دنیا بھر میں کسی بھی کونے میں امامت نے سایہ ڈالا ہے نہ سورج نے روشنی ڈالی ہے۔امامت کی کوئی بھی تحلیل وتعریف نہیں کر سکتے اسی وجہ سے یہ مذہب ملحدین کا کمین گاہ بنے ہیں۔لہٰذا اس کے معتقدین ہمیشہ سے الحادیوں لادینوں سے وابستہ رہے ہیں۔

اقنوم عصمت

یکے از دعویٰ ہائے آغائے سبحانی اقنوم عصمت ائمہ ہے۔کلمہ عصمت مادہ عصم سے لیا گیا ہے،عصمت کا معنی عدم گناہ ہے جبکہ بعض عدم خطاء

کرتے ہیں۔عدم گناہ والے بہت ملیں گے خطاء ولغزش سے محفوظ من لدن آدم صفی اللہ الیٰ خاتم کوئی بچا نہیں سب سے اضح مثال سورہ عبس ہے۔سب سے پہلے عصمت مخالف ان کے ائمہ ہیں جنہوں نے خوف از سلاطین وقت کی وجہ سے وظائف امامت پر عمل نہیں کیا۔یہ شرط قرآن میں نہیں ہے۔

ا۔کلمہ ''عصمت'' مادی تحفظ کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ فرزند نوح نے کہا 'میں پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لے لوں گا' مائدہ ۶۹ میں اللہ نے حضرت محمدؐ سے کہا تبلیغ رسالت میں لوگوں کے شر سے مت ڈریں ہم آپ کو بچائیں گے۔گناہ نہ کرنے غلطی نہ کرنے کے بارے میں کہیں یہ کلمہ استعمال نہیں آیا ہے۔آدم سے لے کر خاتم تک انبیاء سے اشتباہات ،مواخذہ ہوئی ہیں۔ چونکہ عصمت انبیاء یا بقول آغائے سبحانی عصمت ائمہ کی آیت نہ ملی تو ازواج النبی کی شان میں نازل آیات میں سے احزاب ۳۳ سے ایک ٹکڑا چرایا ہے۔ انہیں کل قرآن میں کہیں سے بھی کوئی آیت نہیں ملی ہاں آپ نے رسول اللہ کے منع تدوین مقولات وملفوظات کو دیوار پر مار کر اپنی طرف سے احادیث جعل کیں ہیں شیعہ سنی دونوں مجامع روائی ممنوعات رسول اللہ ہیں آیت تطہیر بھی مکمل آیت نہیں جز آیت ہے،اور آس آیت کا ابتدائی حصہ ازواج النبی کی شان میں ہے۔

۲۔آیت تطہیر میں ضمیر ''کم'' سے آپ نے استناد کیا کہ یہ ازدواج الرسول کیلئے نہیں ، یہ بات بھی غلط ہے،قواعد نحوی کے علاوہ خود قرآن کریم میں بھی ایک عورت کیلئے ضمیر جمع مذکر کے استعمال ہوئے ہیں ۔حضرت ابراہیم کی زوجہ کیلئے استعمال ہوا ہے۔

۳۔آپ نے کہا عصمت دائمی ہے حالانکہ کلمہ ''یرید'' فعل مضارع ہے یعنی آئندہ کیلئے ہے۔خود مادہ وصیغہ دونوں تجدد تغیر پر دلالت کرتا ہے یعنی ہمیشہ چاہتا ہے بار بار چاہتا ہے۔

۴۔آغائے سبحانی کہتے ہیں کوئی چیزان کی طینت میں رکھتا ہے، تواس صورت میں کوئی فضیلت نہیں بنتی ہے اگرابوسفیان، عمروعاص میں رکھتے تو وہ نبی اکرمؐ سے جنگ نہ کرتے۔ یہاں ازواج نہیں اھل البیت ہونے کی دلیل آیت سے باہرایک حدیث مجعول، مجھول، مطعون، مخدوش قراردی ہے جس سے آیات قرآن کی معانی منصرف نہیں ہوتے ہیں۔

ایسی عصمت انبیاء میں بھی نہیں تھے چنانچہ قرآن میں آیا ہے ﴿وَعَصـی آدَمُ رَبَّـهُ فَغَوی ﴾سورہ طٰہٰ :۱۲۱آدم نے گناہ کیا گمراہ ہوگیااور اقرارکیامیں نے اپنے آپ پرظلم کیا۔حضرت نوح نے مستحق عذاب ہونے والے بچہ کی معافی طلب کی۔حضرت محمد نے حلال چیزکواپنے لئے حرام قرار دیااللہ نے فرمایا﴿یا أَیُّها النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ ما أَحَلَّ اللَّهُ لَک ﴾جو چیز اللہ نے آپ کے لئے حلال قرار دیا تھا آپ نے اپنے لئے حرام کیوں کیا؟ اسی طرح سورہ عبس میں اللہ نے حضرت محمدؐ سے جواب طلبی کی﴿عَبَسَ وَ تَوَلَّی (۱)أَنْ جاءَهُ الْأَعْمی(۲)﴾

اللہ سبحانہ نے چند انبیاء کوعتاب کیا ہے آپ نے ایسا کیوں کیا خود انبیاء نے اعتراف کیا ہے ہم نے غلطی کی ہیں تو مجھے بخش دیں جو بھی دعویٰ آغائے سبحانی نے پیش کیئے ہیں وہ صریح آیات کے خلاف ہیں۔ائمہ و اولیاءضدادیان گھڑامنصب ہے، جیسے زیارت عاشورا،عصمت انبیاء کی شرط ساتویں صدی میں گھڑی گئی۔دورائمہ میں اصحاب خاصہ ائمہ ان کومعصوم نہیں سمجھتے تھے۔حضرت علی نے اپنے چند والیوں کے تعین میں خطا کا اعتراف کیا۔اصحاب خاص امام حسن نے صلح پرشدت سے تنقید کی۔

دعویٰ ہائے عصمت کے معنی بتانے سے علماءقاصر رہے امیرالمومنین کو ان کے فرزندامام حسن نے حصارعثمان کے موقع پر مدینہ چھوڑنے یا دروازہ بند کرکے رہنے کا کہا جمل کے لئے نہ نکلنے کا کہا تھا ان دونوں میں سے ایک

غلطی پر تھا یعنی ایک علم غیب نہیں جانتا تھا آپ کہتے ہیں وہ غلط خطاوں سے معصوم ہیں۔اگر وہ خطا عصمت کی وجہ سے نہیں کر سکتے تو یہ جبر ہوگا اگر کر سکتے ہیں تو وہ عام انسان جیسے ہونگے۔اللہ نے انبیاء کو انسانوں ہی سے بنایا ہے انسان کے نام نسیان سے لیا ہے وہ بھول جاتا ہے بھول جانا خاصیت انسان میں سے ہے چاہے نبی مرسل ہی کیوں نہ ہو اس سے محفوظ نہیں تھے۔ آپ نے کہا جو اللہ انتخاب کرتا ہے اس سے خطا نہیں ہوتی۔لیکن آدم کو اللہ نے انتخاب کیا آپ نے خطا کی، طہ:۱۲۱﴿فَأَكَلا مِنهَا فَبَدَتْ لَهُما سَوْآتُهُما وَ طَفِقا يَخْصِفانِ عَلَيْهِما مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ وَ عَصى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوى﴾ علماء مدعین عصمت انبیاء نے آدم کی اس خطا کاری کو ترک اولیٰ کہا ہے، یہ اپنی غلطی چھپانے کیلئے کہا ہے لیکن کوئی دلیل نہیں دی ہے۔ نوح نے اپنے باغی طاغی بیٹے کی نجات کے لئے درخواست کی اس پر اللہ نے عتاب کیا کہ وہ مستحق عذاب ہے،نوح نے استغفار کیا اللہ نے معاف کیا،حضرت ابراہیم نے عید کے دن لوگوں کے ساتھ نہ جانے کیلئے کہا میں مریض ہوں،صافات:۸۸﴿فَقالَ إِنِّي سَقِيمٌ﴾ موسیٰ نے آدمی کو مکا مارا وہ مرگیا یہ کار شیطانی تھا موسیٰ نے عبد صالح سے کہا کہف:۷۳﴿قالَ لا تُؤاخِذْني بِما نَسِيتُ﴾ کہا معاف کریں بھول گیا تھا۔

کلمہ عصمت مادی چیزوں کو پکڑنے بچانے کے لئے آتا ہے جیسا ﴿لا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوافِرِ﴾ درباره حضرت محمدؐ میں آیا ہے ﴿اللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ حضرت نوح نے فرمایا ﴿لا عاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ﴾ فرزند نوح نے کہا ﴿سَآوِي إِلى جَبَلٍ يَعْصِمُني﴾ گناہ نہ کرنے والا غیر از انبیاء ہوسکتا ہے لیکن خطا و بھول انبیاء سے صادر ہوا ہے، مریم معصوم تھے سورہ عمران آیت:۴۲ میں ہے۔

موسیٰ الی العزم نے وعدہ کرنے کے بعد خلف وعدہ کر کے سوال کیا۔

کلمہ عصمت گناہ نہ کرنے کے بارے میں کہیں نہیں آیا ہے۔دور ائمہ میں ان کے معصوم ہونے کی شرط کا تصور ہی نہیں تھا چنانچہ اصحاب خلص امام حسن نے آپ کی معاویہ سے صلح پر نقد کرتے ہوئے کہا تھا کاش آپ اور ہم دونوں مر چکے ہوتے ،بعض نے یا مذل المؤمنین کہا۔حضرت علی محمد بن ابی بکر کی قتل کی خبر سن کر فرمایا اگر ہم سہل بن سعد کو نہ ہٹاتے تو یہ روزگار پیش نہیں آتا (نہج البلاغہ) گویا سہل بن سعد کو ہٹانا بڑی غلطی تھی ۔حکمرانوں ،اولی الامر میں عصمت کی شرط ساتویں صدی میں فخر دین رازی کے ذریعے اسماعلیوں کے کہنے پر کی ہے،اسماعیلی ان پر نقد کرنے کے ساتھ دعویٰ عصمت کرتے تھے۔

ائمہ غیب جانتے ہیں

غیب صرف اللہ جانتا ہے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے بقرہ:۳۳﴿ إِنِّی أَعْلَمُ غَیْبَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ ﴾انعام:۵۹﴿وَ عِنْدَهُ مَفاتِحُ الْغَیْبِ لا یَعْلَمُها إِلاَّ هُوَ ﴾۷۳﴿عالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهادَةِ ﴾آل عمران:۴۴﴿ذلِکَ مِنْ أَنْباءِ الْغَیْبِ نُوحیهِ إِلَیْکَ ﴾، آیت:۱۷۹﴿ وَ ما کانَ اللَّهُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ ﴾انعام:۵۰ ﴿قُلْ لا أَقُولُ لَکُمْ عِنْدی خَزائِنُ اللَّهِ وَ لا أَعْلَمُ الْغَیْبَ ﴾اعراف:۱۸۸﴿ وَ لَوْ کُنْتُ أَعْلَمُ الْغَیْبَ لاَسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ﴾یونس:۲۰﴿ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَیْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّی مَعَکُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرینَ ﴾ ہود:۳۱﴿وَ لا أَقُولُ لَکُمْ عِنْدی خَزائِنُ اللَّهِ وَ لا أَعْلَمُ الْغَیْبَ ﴾ ۴۹﴿تِلْکَ مِنْ أَنْباءِ الْغَیْبِ نُوحیها إِلَیْکَ ما کُنْتَ تَعْلَمُها أَنْتَ ﴾۱۲۳،مؤمنون:۹۲﴿عالِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهادَةِ فَتَعالی عَمَّا یُشْرِکُونَ ﴾سجدہ:۶﴿ذلِکَ عالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهادَةِ الْعَزیزُ الرَّحیمُ ﴾سورہ سبأ آیت:۳﴿ بَلی وَ رَبِّی لَتَأْتِیَنَّکُمْ عالِمِ الْغَیْبِ ﴾ سورہ فاطر آیت:۳۸﴿إِنَّ اللَّهَ عالِمُ غَیْبِ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ ﴾

سورہ زمر آیت:۴۶﴿قُلِ اللّٰهُمَّ فاطِرَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ عالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهادَةِ ﴾سورہ الحجرات آیت:۱۸﴿إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ ﴾سورہ حشر آیت:۲۲﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذى لا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهادَةِ﴾سورہ التغابن آیت:۱۸﴿عالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهادَةِ الْعَزيزُ الْحَكيمُ ﴾سورہ جن آیت:۲۶﴿عالِمُ الْغَيْبِ فَلا يُظْهِرُ عَلى غَيْبِهِ أَحَدا ﴾سورہ مائدہ آیت:۱۰۹﴿قالُوا لا عِلْمَ لَنا إِنَّكَ أَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ ﴾،۱۱۶﴿وَ لا أَعْلَمُ ما فى نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ ﴾سورہ توبہ آیت:۱۷۸﴿﴾سبأ آیت:۴۸﴿قُلْ إِنَّ رَبِّى يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ﴾ جو چیز عام بشر سماعت و بصارت سے جانتے ہیں محمد بھی وہی جانتے تھے تعلیمی سلسلے کی معلومات محمدؐ کے پاس نہیں تھیں لہذا ملک نے جب کہا ''اقراء'' تو محمد نے کہا میں قاری نہیں ہوں لہذا محمدؐ کا نام امی ہو گیا یعنی انپڑھ ہو گیا نہ جاننے والا۔ آغائے سبحانی کی کوشش یہی ہے انبیاء برائے نام اصل ائمہ اولیاء بھی اللہ جیسا علم غیب جانتے ہیں ان کا علم محدود ہے اور اکتسابی ہے۔آغائے سبحانی سے سوال ہے یہ جو محدود انبیاء کے لئے کہا ہے انبیاء اللہ کی بنسبت علم محدود رکھتا ہے وہ محدود کم ہے یا کیف اس میں درمیانی فاصلہ کس چیز سے ناپا جائے؟ واضح کرنا پڑے گا، غیب اکتسابی انبیاء علم غیب کو کہاں کس چیز سے کسب کرتے ہیں؟ ان کے پاس علم غیب کسب کرنے کے کیا وسائل ہیں؟ نبی کریم سے خطاب ہے سورہ انعام آیت:۵۹﴿وَ عِنْدَهُ مَفاتِحُ الْغَيْبِ لا يَعْلَمُها إِلَّا هُوَ﴾اس کے پاس غیب کی چابیاں ہے﴿ وَ ما تَدْرى نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ﴾نہیں جانتا ہے کوئی انسان کس زمین میں مرے گا کس دن مرے گا، مذکر ہے مؤنث ہے نہیں جانتا ہے۔ پیغمبر مبعوث برسالت ہوئے قصہ موسیٰ وعبد صالح نہیں جانتے تھے اصحاب کہف نہیں جانتے تھے۔

محمدؐ کے پاس علم غیب جاننے کے لئے کوئی وسائل خصوصی طور پر سوائے وحی کے نہیں رکھتے تھے، جب محمدؐ نہیں جانتے تھے تو ائمہ نے کہاں سے حاصل کیا ہے؟ فضائل علی کا علم غیب کی مثال انسان کے پانچ انگلی ہے ہاتھ آنکھ بند کر کے بھی پانچ انگلی بتاتے ہیں۔ اللہ کے لئے کوئی غیب نہیں کل کائنات مشہود ہے لہٰذا یہ جو کوشش کرتے ہیں اولیاء کو اللہ کے صفات میں شریک دکھانا یہ بھی از اقسام غشوان ہے۔

آغائے سبحانی اپنے اعتقادات کے بارے میں صدور فتاویٰ میں زیادہ گہرائی عمق گرائی نہیں کرتے سرسری مفاد مذہب کو پیش رکھتے ہوئے جلدی فتوی صادر کرتے ہیں۔ آپ سے استفتاء ہوا ابو بکر کا نبی کریم کی معیت ہجرت کرنا موجب انتخاب جانشین نہیں ہوتا ہے؟ آپ نے برجستہ برانگیختہ فرمایا نہیں۔ یہاں آغا سے اس بارے میں اور بھی استفتاء ہو سکتے ہیں۔

۱۔ اگر ابا بکر کی جگہ علی ہوتے تو موجب فضیلت ہوتا یا نہیں؟

۲۔ کیا اس سفر ہجرت میں خود رسول اللہ نے کوئی فضیلت حاصل کی یا نہیں؟

۳۔ آیا انتخاب جانشین کے لئے کوئی اصول وشرائط ترجیحات سیرت انبیاء ومرسلین، قرآن کریم سیرت حضرت محمد میں پائے جاتے ہیں؟ یا انبیاء کا جانشین ہوتا ہے؟ یا مہمل چھوڑا ہے؟

۴۔ آپ کے بقول نبی کریم ابتداء بعثت سے انتہاء تک علی کو جانشین بناتے رہے، کیا یہ اقتدار خاندان بنی ہاشم میں وراثتاً چلتے آئے ہیں۔

اقنوم علم

فضائل امیر المومنین لکھنے والے امثال کاظم زادہ رے شہری، حکیمان سبحانی وامثال کی غرض وغایت نشان اسلام قرآن ومحمدؐ اور خود علی کو اقنوم بنایا

ہے یہ لوگ ان کی نفی و اثبات، فوائد وزیاں، طریقہ حصول ان پر ملک بھی نازل ہوتے اگر ہوتے بھی تو اتنا علم کیا کریں گے؟ مہملات گھاس پھونس جیسا ہوگا۔ غرض حسن نیت بد نیتی پر مبنی ہے ان مباحث کے چکر میں اسلام کو بھول جاتے ہیں۔ اگر اس علم کا کوئی مصرف نہیں تو یہ علم بھی ایک نا قابل تحلیل اقنوم ہوگا، اتنے علوم تو خود نبی کریمؐ بھی نہیں رکھتے تھے۔ آپ لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتے، تاریخ بھی نہیں جانتے تھے، کل کیا ہوگا وہ بھی نہیں جانتے تھے۔

تاریخ تأسیس امامیہ کب کیوں اور کس نے کی؟ اس کی دقیق، تاریخ ابھی تک مجہول ہے۔ اتنا معلوم ہے کہ بغداد قصر برامکہ میں ہشام بن حکم جوالیقی متوفی ۱۷۹ھ نے علاف معتزلی کے درمیان مصنوعی مناظرہ ہوا تھا۔ لیکن تاریخ تاسیس امامت سے پہلے ضروری ہے تاریخ تأسیس مذاہب بیان کریں کیونکہ مذاہب اسلامیہ میں سب سے رائج ومعروف مذہب شیعہ وسنی ہیں باقی ان کے شقوق وشگافت ہیں اس کی وجہ یہ تھی امت مسلمہ حکومت راشدین کی درخشندہ تابندہ وطرز حکمرانی سے خوش تھی اس کی دلیل ہے کہ ابوبکر عمر اور عثمان کے بعد خلافت سنبھالنے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں تھا یہاں تک علی پر حکومت ٹھونسی گئی۔ مذہب میں قتل عثمان کے لئے آنے والے منظّم گروہ بعد میں خوارج کے نام سے موصوف ہوئے۔ تیسری صدی کے پہلے پچاس میں شیعوں کے بعد وجود میں آئے لیکن مذہب اہل بیت ومذہب صحابی کی تاسیس کب ہوئی ابھی تک معلوم نہیں ہوا۔ اسی طرح بصرہ کوفہ کے لوگ ہر ایک نے ایک حلیہ دار اقتدار کے لئے انتخاب کیا ان میں سے ایک میمون دیصانی ہے۔

نبی کریم نے جب دعوت اسلام شروع کی تو پہلے امیر المومنین نے دعوت قبول کی بقول جواد مغنیہ ۲۴ گھٹنہ بعد از بعثت دعوت اسلام قبول کیا

ہے یہ توقیت آپ نے کہاں سے کی اس کی اسناد کیا ہیں؟ فضائل امیر المومنین لکھنے والوں کو دیکھ کر واضح وروشن ہو جاتا ہے یہ فضائل لکھنے والے دلوں میں اسلام کے بغض وعناد حقد وکینہ رکھنے والے تھے۔ کیا اتنا مقابلہ بنی امیہ بنی ہاشم کے ایمان لانے والوں میں تھا؟ ان کے بعد دوسرا، تیسرا اور چوتھا کون تھا؟ آیا دوسرے، تیسرے اور چوتھے والوں کی کوئی فضیلت بنتی تھی یا انکی کوئی فضیلت نہیں؟ اگر دوسرے کی کوئی فضیلت نہیں ہے تو پہلے کا تصور ممکن نہیں ہے۔

فضائل امیر المومنین ضرب علی الاسلام

اگر کوئی ان کے سامنے ان کی خوبیاں تملق چاپلوسی کرتے تو امیر المومنین اس کو برا مانتے تھے۔ امیر المومنین کی حیات طیبہ ان تملقات سے پاک تھے لیکن یہ اہل دنیا کو علی کی جانشینی منوانے کی خاطر نہیں بلکہ برے عزائم ومنویات ضرب علی الاسلام ہے۔

۱۔ فضائل امیر المومنین ضرب الوہیت ربوبیت عبودیت ہے جیسے ذکر علی، نظر علی، حب علی عبادت ہے۔

۲۔ علم منا یا یا لا جانتے تھے ''فیہ کل شئی''

۳۔ جنگ احزاب میں نبی کریم نے جب علی بن ابی طالب عمرو بن عبدود کے مقابل گئے تو رسول اللہ نے برمایا کہا کل الایمان کلہ کفر کے مقابل میں گئے، یہاں علی کو رسول اللہ پر برتری دی کیونکہ کل اسلام رسول اللہ کی ذات ہے۔

محمد رے شہری نے اپنے موسوعۃ امیر المومنین میں لکھا ہے علی شاعر تھے، آپ کا ایک دیوان ہے جبکہ قرآن میں شعر کی مذمت آئی ہے، نبی کریم کیلئے شعر کو نازیبا کہا ہے۔ بعض لوگوں نے رسول اللہ سے کہا آپ علی کو حکم کریں مشرکین کو شعر میں جواب دیں لیکن نبی کریم نے علی کو اجازت نہ دی۔

ہم نے غشوانہ میں فضائل امیر المؤمنین کے بارے میں وارد فضائل کو جمع کیا ہے کیونکہ میرے پاس فضائل امیر المومنین چندین موسوعات کے علاوہ متفردات کثیر بھی ہیں جیسے فصول میاء ۵ جلد کاظم زادہ، سلونی ۲ جلد حکیمان ،موسوعۃ امام علی ۱۲ جلد جور جرداق ۵ جلد، عبقات الانوار دس جلد، الغدیر دس جلد، ان کے علاوہ فارسی میں کثیر کتب امیر المومنین کے فضائل میں ہیں۔ امیر المومنین کے فضائل نقلیات میں آتے ہیں لہٰذا انہیں اصول وموازین نقلیات سے گزارنا ہوگا اس کے بغیر نقل و بیان صحیح نہیں ہے۔ امیر المومنین کے فضائل زیادہ تر آپ کی شان میں کہے گئے اشعار سے بنائے گئے ہیں ۔ چنانچہ کتاب الذریعہ الی تصانیف شیعہ میں حرف ’ح‘ میں حملہ حیدری بمان علی مجوسی اور بلازری نے انشاء کئے ہیں، ان سے روایات بنی ہیں۔ علامہ حلی کے دور میں فضائل امیر الومنین کی کتب زیادہ نہیں تھیں چنانچہ علامہ اپنی کتاب الفین فی فضائل امیر المومنین پوری نہیں کر سکے اور ادھوری چھوڑی ہے ۔زیادہ فضائل پر کتب صفویوں کے دور میں لکھی گئی ہیں گرچہ انہوں نے اپنے آپ کو اثنا عشری متعارف کیا ہے چونکہ اسماعیلی الحاد گرائی فسق وفجور کی وجہ سے منفور رتھے لہٰذا انہوں نے اس قباحت سے بچنے کیلئے خود کو اثنا عشری متعارف کرایا۔ لیکن یہ نام قابل تحلیل نہیں تھا، یہ عدد کسی صورت میں نہیں بنتا۔ اثنا عشری کا مبدع مدعی نبوت ، مدعی حلول اللہ محمد بن نمیری تھا، اس کی نفرت کی وجہ سے شیعوں نے حسن عسکری کے پڑوسی گھی فروش عثمان بن سعید کو نائب قرار دیا اوران کے بعد محمد بن عثمان کو نائب امام بنایا جو بمشکل ساٹھ ستر سال چلنے کے بعد ۳۲۹ھ کو حسین بن روح کے آخری دور میں اثنا عشری قصہ پارینہ بنے۔ اسی لئے سفیر روم نے شاہ اسماعیل سے پوچھا یہ جو نیا مذہب آپ نے اختراع کیا ہے اسے لوگ نہیں مانتے ؟ شاہ اسماعیل نے سفیر روم سے کہا یہ سوال کرکی سے کریں، سفیر نے کرکی سے پوچھا لیکن وہ بھی

درست جواب نہیں دے سکے صرف کہا ''مذ ہبنا حق'' اس سے فرق نہیں پڑتا لوگ مانیں یا نہ مانیں۔ غرض علامہ اسماعیلی تھے اور حکومت کے وزیر اطلاعات تھے، چونکہ مذہب علی کی ترویج، مدح وصفت ان کا مدعا نہیں تھا بلکہ ان کا منشور الحاد گرائی تھا، الحاد پھیلانے کیلئے امیر المومنین کا نام مبارک استعمال کیا۔ ضد اسلام ضد قرآن فضائل خلاف واقع، آیات محکمات اور اصول اسلام سے متصادم پائے۔ کبھی فضیلت علی کو ضرب الوھیت کے لئے کبھی ضرب نبوت ورسالت کے لئے اور کبھی اہانت وجسارت کعبہ کے لئے استعمال کیا ہے۔ کبھی حضرت محمدؐ منجی بشریت رحمت للعالمین کی جگہ قومی خاندانی اقتدار کا حریص دکھایا۔ غرض فضائل لکھنے والے برے عظائم ونیات کے حامل تھے، ہر رذائل اسلام مخالف علی کے اقتدار، مقام، قومی مفادات کے حریص نمائی کی اور دشمنان اسلام کی کاوشیں ضائع ہوئیں۔ امت اسلام علی کے گرویدہ رہے علی کو نقائص ومعائب سے پاک دیکھا، شرمندہ اسماعیلی ہوئے جنہوں نے علی کے نام سے اسلام سے دوبدو جنگ لڑی، دنیا میں علی کے نام سے مسلمانوں پر تشدد کیا۔ وہ خود اپنا نام ظاہر کرنے اپنی طرف دعوت دینے کے قابل نہیں رہے بلکہ شرمندہ کوئی بدمعاش چور ڈاکے والے برے اعمال کے گروہ بن گئے، چنانچہ آغا خان اول جب ہندوستان آیا برطانیہ نے اس کو خان کا لقب دیا لیکن وہ لوگوں کو اپنی طرف دعوت سے کتراتے کہ کہیں برے نتائج نہ نکلیں۔ ان کو بعض نمک خوار ملے جو دل سے ان سے دفاع کرتے اور تحفظ دیتے ہیں اسلئے وہ زندہ ہیں۔ مسلمان علی کی قرآن مخالف فضیلت کو نہیں مانتے، علی کے فضائل نفسانی اقتدار سے بے تفاوت، نفرت و کراہت نے علی کے نام کو عزت واحترام سے باقی رکھا۔ علی نے سورہ قصص کی آیت: ۸۴ سے استناد کیا فرمایا آخرت کا دن ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو زمین میں اقتدار ریاست حکومت کے خواہاں نہیں بدترین والی وہ ہے

کہ لوگ یہ تصور کریں کہ ہمارے حاکم تملق ثنا خوانی کے خواہاں ہیں۔ غیر مربوط آیات سے استناد کی استراق غیر مربوط اجتماعات میں لقب علی کے نام استناد نے واضح کیا خلافت بلا فصل علی نے مذہب مشرکین کو زندہ رکھا نبوت رسالت نامی کوئی چیز نہیں محمد اقتدار ہاشمی کے لئے بے تاب بے ساختہ تھے (نعوذ باللہ)۔

۶۔ امیر المومنین کے فضائل میں سے ایک شب ہجرت نبی کے بستر پر سونا بتاتے ہیں ہجرت کے موقع پر دو ہستیوں نے بے مثال قربانی دی نبی کے بستر پر سونے والے حضرت علی تھے جیسا کہ مغنیہ کا شانی میلانی کاظم زادہ رے شہری نے لکھا ہے دوسری شخصیت ابوبکر تھے جو اس سفر میں آپ کے معیت میں تھے۔ لیکن آغائے سبحانی ان کے اس عمل کو فضیلت میں نہیں گردانتے۔ امثال آغائے سبحانی، جواد مغنیہ، میلانی، کاظم زادہ، رے شہری کی سرتوڑ کوشش رہی ہے کہ نبی کریم بزعم مشرکین خاندانی اقتدار کیلئے بے چین تھے لہٰذا نبی کریمؐ کو اگر چھینک بھی آجائے تو یہ جانشینی علی کی خاطر تھی۔ تاریخ بشریت میں کوئی بادشاہ ایسا نہیں ملیں گے جس نے اپنے بیٹے کی جانشینی کیلئے ایسا کیا ہو، آپ یہ بتائیں خود نبی کریم خاتم النبیین نے یہ جانشینی لینے کیلئے کتنے حربے استعمال کئے تھے؟ یہ اسلام سے محمدؐ سیاور خود علی سے اخلاص پر مبنی نہیں بلکہ آل دیصانی کی جانشینی کیلئے راستے ہموار کرنے کے لئے علی وزہرا اور حسنین کو مثل قمیض عثمان انگلی نائلہ استعمال کرتے ہیں۔ صدا حق بلند کرنے والوں کو تہمتوں افتراء آیات والہات اکاذیب سے گھروں میں محصور اور مثل ہاروت وماروت چلانے والوں کا ان'' **انا و ایاکم لعلی ھذا و من ضلال مبین** '' کہتے ہیں دوسرے نبی کے سفر میں ساتھ دینے والے ہیں دونوں میں کون برتر ہے۔

فرض کریں اس منصب کا حق دار علیؑ تھے کوئی اور نہیں تھے لیکن یہ حق

آپ کوآخر میں مل گیا، جھگڑا ختم ہو گیا، لیکن چھٹی حس بتاتی ہے علی اور حسین کو آپ نے مثل قمیص عثمان انتخاب کیا ہے حضرت محمدؐ سے وابستہ تمام ذوات آپ لوگوں کے خار چشم ہیں۔

باقی ان کے تنوعات فروعات توسل کو مصطلح جدید میں صنم پرستی کہتے ہیں۔توسلیات سے امور دنیوی چلتی ہے۔آغائے سبحانی مغالطہ کر کے بت سے ائمہ اولیاء سے انبیاء سے طلب کرنے میں فرق بتاتے ہیں کہ مشرکین بت سے طلب کرتے تھے ہم نبی وامام وولی سے کرتے ہیں لیکن آپ اولیاء، ائمہ، انبیاء سے توسل کریں تو بت پرستی ہی ہوگی۔

وسیلہ تلاش کرنے کا مقصد حصول دنیا ہے بغیر وسائل ذرائع ولو بغیر عمل کے دنیا مل جائے، بغیر سبب صالحین کی دعائیں رد نہیں ہوتی اس بارے میں قرآن کریم میں کوئی آیت نہیں ہے، یہ احادیث قدسیہ غیر مقدسہ کے اختلاقات ہیں۔

انسانوں کو نفع یا نقصان پہنچانے کی قدرت صرف اللہ ہی رکھتا ہے غیر اللہ حتیٰ عباد صالحین انبیاء و مرسلین بھی نہیں پہنچا سکتے ہیں چنانچہ سورہ فاطر آیت:۲۔۳ ﴿مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَ مَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ﴾ میں آیا ہے انسان اس دنیا میں مشکلات پریشانی میں وقتاً فوقتاً مبتلا ہوتے رہتے ہیں۔

جناب فاضل محترم آغائے فدا حسین حیدری میرے سامنے دین اسلام اور مسلمانوں کو درپیش عوارض وعوائق، موانع ومشکلات عدیدہ کثیرہ کی

انبار لگے ہوئے بلکہ ہر آئے دن اسلام کے خلاف نیا محاذ کھولتے دیکھتے ہیں، یہ بھی نہیں میں ان مسائل کو حل کرنے میں مصروف ہوں میری کیا حیثیت وقدرت ہے ایک محبوس مطعون عالم اسلامی کو درپیش مسائل حل کرنے کا دعویٰ کروں، میں جس دن اس صنف میں داخل ہوا اس دن سے میں اسلام سے متعلق پڑھنا لکھنا شروع کیا اور لوگوں سے تعلقات روابط اسلام کے بنیاد پر ہی رکھا ہے۔ اسی لئے میں آج ستر سال مذہب فاسد، ضد اسلام سے رہائی پا کر خالص مسلمان ہوا ہوں۔ شکر الحمد للہ۔

تلخیص ما تقدم
ایک تیر چند نشانے

حضرت امیر المومنین کے فضائل نویسان اسماعیلیان مصر، صفویان فارس، قیروان، قلعہ الموت کے تیر کا نام فضائل امیر المومنین ہے، جس کا نشانہ اللہ، قرآن، حضرت محمد، خود علی، فاطمہ زہراء اور امام حسین ہیں، ثلاثہ نور عین مسلمین امپراطور مشرقین ومغربین ہے۔ نام علی استعارہ ہے مثل قمیض عثمان ہے جس کے دلائل اکائی سے متجاوز بلکہ عشرات سے متجاوز ہیں، تمام کے تمام ضرب صف اول مردان اسلام ہیں۔ تحقیق طلبان ریاض العلماء، روضات الجنۃ، روضات الشہداء میں دیکھ سکتے ہیں، فصول مأہ وموسوعۃ امام علی، قضایا علی دیکھیں، آغائے سبحانی، جواد مغنیہ، میلانی کے بیان کردہ فضائل علی ضد قرآن ضد علوم طبیعی ضد تاریخ انبیاء ہے۔ یہ کتب فضائل امیر المومنین کیلئے نہیں لکھی بلکہ ضد دین، ابطال ادیان میں لکھی ہیں۔ جس کیلئے ہمارے پاس قرائن وشواہد کثیرہ ہیں۔

ا۔ گر یہ فضائل خود علی کو دکھائیں گے تو وہ فرمائیں گے یہ تو میرے فضائل نہیں کسی علی عنقائی کے ہونگے، یہ فضائل اگر علی کی خدمت میں پیش

کریں گے تو آپ فرمائیں گے یہ میرے اوپر افتراء ہے جہاں علی بغیر نماز نبی کریم کا سر اٹھا کے بیٹھے تھے۔ دوسرا مفروضہ یہ ہے یہ سب جھوٹ نہیں بلکہ جھوٹ سیکھنے کا نصاب ہے جیسے سورج پلٹانا۔ حضرت علی تیس عام الفیل کو کعبہ میں پیدا ہوئے، علی کعبہ میں پیدا ہوئے سوائے شیعہ کتب کے کہیں کسی اور کتاب میں نہیں آیا ہے، لیکن کعبہ کے بارے میں کئی کتب میں آیا ہے کہ پندرہ آدمی کعبے میں پیدا ہوئے کیونکہ اس وقت کعبہ کے دو دروازے تھے اور دونوں کھلے رہتے تھے اور قرآن چالیس عام الفیل کو نازل ہونا شروع ہوا جبکہ کاظم زادہ نے لکھا علی پیدا ہوتے ہی قد افلح المومنین پڑھنے کی بات کی ہے۔

۲۔ پیغمبر اکرمؐ کی حیات میں علی کسی قسم کے منصب نہیں رکھتے تھے، کاظم زادہ نے لکھا ہے نبی کریم نے اصحاب سے کہا آج سے علی کو امیر المومنین کہہ کر پکاریں۔ اس وقت دنیا میں یہ نام وصفت کہیں بھی استعمال نہیں تھے۔ اگر علی امیر المومنین ہوئے تو رسول اللہ کو کیا کہیں گے؟ علی کا منشی تو نہیں کہہ سکتے (نعوذ باللہ) کیونکہ آپ کو لکھنا نہیں آتا تھا۔ شعر تاریخ بشریت میں کسی کونہ گوشہ و کنار میں الیٰ یومنا ھذا خسیس، پست لوگوں کا مشغلہ رہا ہے، رئیس امراؤ القیس کو ان کے باپ نے گھر سے نکالا تھا۔ شعراء کو کسی بھی معاشرے میں عزت و مقام نہیں ملا سوائے تملق خواہان یا ہجو سے خائف لوگ۔ عصر رسالت میں حسان بن ثابت نامور شاعر تھے لیکن لوگوں کی نظر میں محترم نہیں تھے مشرکین شعراء ہجو نے انصار مدینہ کی ہجو کی تو نبی کریمؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس کا جواب نہیں دے سکتے تو لوگوں نے علی سے کہا آپ جواب دیں تو علی نے فرمایا اگر رسول اللہ حکم کریں تو لوگوں نے رسول اللہ سے کہا کہ آپ حکم کریں علی جواب دیں گے تو نبی کریمؐ نے دوبارہ فرمایا تم میں سے کوئی نہیں ہے۔ مشرکین نے نبی کریمؐ کو شاعر کہا تو اللہ نے جواب

میں فرمایا﴿وَ ما هُوَ بِقَوْلِ شاعِرٍ. حاقه ۴۱﴾﴿وَ ما عَلَّمْناهُ الشِّعْرَ وَ ما يَنْبَغِي لَهُ. يسين ۶۹﴾ جو چیز نبی کریم کیلئے سزاوار نہیں وہ مومنین کیلئے بھی سزاوار نہیں ہوگا یا رے شہری مومن نہیں اسماعیلی ہے اسی لئے حضرت علی کے شاعر ہونے پر اصرار کرتا ہے۔ وہ علی کی فضیلت کیسے بنے گی؟ بلکہ کسی مومن کیلئے فضیلت نہیں۔ ریشہری نے اس کو علی کی فضیلت میں گنا اور علی کیلئے دیوان ہونے کا کہا۔

فضائل نویسان کے نشانے

فضائل نویسان امیر المومنین تنہا امیر المومنین سے حسن نیت نہیں رکھتے بلکہ اسلام و مسلمین کیلئے کھڑے رہنے والوں سے عداوت نفرت کراہت رکھتے ہیں۔ کوئی بھی انسان کوئی قول و فعل دیگران سے بلا دلیل و منطق اخذ کرتے ہیں تو دنیا و آخرت دونوں مذموم مستحق ملامت و سرزنش اور آخر میں برے نتائج میں مبتلا ہونگے، تقلید آیات کثیرہ کے تحت دنیا و آخرت میں مستحق خسر وزیان ہے آیات ملاحظہ کریں لہٰذا تقلید در دین بالخصوص ایمانیات میں بھی تقلید کا فتویٰ دینے والے داعیان جاہلیت اولیٰ ہوں گے۔ اصول دین میں بھی تقلید کے فتاویٰ نے امثال مغنیہ، سبحانی، ریشہری، میلانی نے علی کی شان میں نامعقول نامشروع تصانیف پیش کرنے کی ہمت کی۔ تقلید ''انا وجدنا ابانا'' کے تحت کھلا کھلا حرام، منطق مشرکین دور رسالت اور توحید و ربوبیت کے خلاف ہے۔ یکے از شرکیات کسی سے حکم شرعی بلا دلیل اخذ کرنا ہے اس کے رد میں کہتے ہیں عام عوام کہاں جائیں، اپنی آخرت کیلئے سوچیں کیا یہ جواب آخرت میں چلے گا؟ کیا آپ دنیوی کاروبار میں بھی یہی بات کرتے ہیں۔

دین ترقی وتمدن، پیش رفت کے خلاف نہیں بلکہ آیات قرآن میں دین آخرت کے علاوہ دنیا میں راحت وعزت کی نوید دیا ہے جیسا کہ اس آیت

میں آیا ہے ''اگر اہل کتاب ایمان لے آئیں گے تو ہم آسمان سے رزق کی بارش برسائیں گے'' دین جمود کے خلاف ہے ترقی وتمدن کا داعی ہے لیکن اس کے معنی ٹیکنالوجی نہیں بلکہ تقسیم ثروات ہے، عدالت افراد ہے، جامعہ ہے۔

ا۔ عالمی الحادی ضد اسلام ضد ادیان لمحہ بہ لمحہ علیہ اسلام سرگرم دور میں وہابیت کو قمیض عثمان کے طور پر استعمال کرنا محبت اہلبیت محمد وعلی نہیں بلکہ خدمت اہلبیت اسماعیلیان دیصانی وصفوی ہے۔ ضد اسلام میں روم فارس سے شکست ہوئی مشرکین قریش خوش ہوئے، مجوسیوں ملحدین کو ادیان پر فتح ہوئی۔ اللہ سبحانہ نے سورہ روم کی ابتدائی آیات نازل کیں کہ چند سال میں روم کو فارس پر غلبہ ہوگا، اس دن مومن خوش ہوں گے۔ اس وقت عالمی کفر اسلام و مسلمین کے خلاف متحد ہے، انہوں نے اپنے ضد اسلام میزائلوں کا رخ مسلمانوں کی طرف کیا ہے اور تنہا وہابیوں کے خلاف نہیں بے چارے طالبانوں کے خلاف بھی کیا ہے چنانچہ دنیا دیکھ رہی ہے سن رہی ہے سعودی تیزی سے الحادیزم کی طرف بڑھ رہا ہے۔ میرے ادارے دار الثقافۃ اسلامیہ بنانے میں میرے معاون ڈاکٹر میری کتاب عقائد ورسومات شیعہ آنے پر ہم سے کٹ گئے، ایک دو ہفتہ پہلے میرے بیٹے سے کہا تھا تمھارے گھر طالبان آئے ہیں۔ میں طالبانوں کو اسماعیلیوں سے لاکھ درجے بہتر سمجھتا ہوں، انہوں نے اپنے ملک میں اسلام کو اٹھایا ہے۔ آپ نے مجھے اسلام کو اٹھانے کی سزا دی ہے۔

۲۔ آغائے سبحانی نے عبد العلی، عبد الحسین، عبد الرسول جائز ہونے کا فتویٰ دیا، یہ خلاف سنت رسول اللہ کے علاوہ احیاء ثقافت جاہلیت اولیٰ ہے۔

۳۔ آپ نے امامت متصادم ختم نبوت جواب رسول اللہ اپنی موت سے پہلے اعلان امامت کیا سے اپنی کوتاہیت ایمانیات قرآن سے جاہل

ثابت کیا ہے۔

۴۔کاظم زادہ نے نبی کریم کی حیات میں علی کو امیر المومنین بنایا۔

۵۔کاظم زادہ اور رے شہری نے حضرت علی کیلئے دوبارہ سورج پلٹانے کالکھا ہے تاکہ اغیار کو دلیل ملے کہ اسلام بوسیدہ دین ہے۔

۶۔نبی کریم نے حضرت علی کو وصیت کیا مکتوبات، آیات قرآن میرے بستر کے نیچے ہیں۔

۷۔بار بار لکھتے ہیں ہمارے پاس مصحف فاطمہ ہے جو تمھارے قرآن سے دگنا ہے۔

۸۔ارتد بعد رسول اللہ ثلاثہ او خمسا یاں سے واضح ہو جاتا ہے ان کے تیر کے نشانوں میں سے ایک امت مسلمہ ہے۔

۹۔پرویز مشرف کے دور میں ایک گاؤں پورے کا پورا مسیح ہو گیا تو اس عالم دین نے کہا کیا فرق پڑتا ہے مسیحی ہو جائیں یا وہابی۔

۱۰۔ان کے پاس علی کی کوئی حیثیت نہیں جب ان سے کہا جاتا ہے علی خلفاء سے نیک سلوک رکھتے تھے تو ٹال مٹول کرتے ہیں۔

۱۱۔نبی کریم کا نام گرامی صرف علی کے فضائل کیلئے لیتے ہیں لہٰذا صرف نام لیتے ہیں۔

۱۲۔ان کے نشانوں میں سے ایک قرآن ہے سبحانی لکھتے ہیں نبی کریم ابتداء دعوت سے قرآن کے ساتھ دیگر معجزات سے دعوت دیتے تھے جبکہ سورہ عنکبوت میں آیا ہے اللہ نے اپنے نبی کریم کو صرف قرآن دیا ہے۔

شرک وتوحید

یک از اصرار ھا موکد ومکرر آغائے سبحانی عدم ملاک تشخیص شرک و توحید ہے اساس اسلام نفی وشرک سے شروع ہوتا ہے لا الٰہ الاّ اللہ ہے اگر ملاک ومعیار شرک وتوحید قرآن کریم میں بطور واضح وروشن نہ ہوتو کیسے از

شرک باز رہے ارباب وجوہ ونظائر نے مصادیق شرک کو بیان فرمایا ہے ہم ذیل میں ان ملاک ومعیارات کو بیان کرتے ہیں

ا۔جس کسی سے کوئی چیز مانگتی ہے وہ اس کے مالک نہ ہو وہ بے وقوف ہوگا اس کی مذمت کریں جس طرح کسی سے کوئی چیز مانگنا شرک کہا ہے آغائے سبحانی اولیاء انبیاء سے مانگنا عین توحید ہے یہ بات کہاں سے اخذ کی ہے اللہ سبحانہ بتوں سے حاجت مانگنا شرک کہا ہے کیونکہ وہ سنتے نہیں ہے اگر سنیں وہ کسی چیز کا مالک نہیں ہیں انبیاء جو اس وقت دنیا میں نہیں عالم برزخ میں ہیں یہاں کی نداء نہیں سنتے اگر سنیں تو وہ کچھ نہیں دے سکتے۔وہ جب دنیا میں تھے رسول اللہ کچھ نہیں دے سکے چنانچہ جنگ تبوک کے موقع پر کچھ مومنین سواری نہ ہونے کی وجہ سے نبی کریم کے پاس کہ آپ سواری کے وسائل دیں ہم جائیں گے نبی کریم نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں وہ آنکھوں میں آنسو بھرے واپس گئے ﴿وَ لا عَلَى الَّذينَ إِذا ما أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لا أَجِدُ ما أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَ أَعْيُنُهُمْ تَفيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَناً أَلاَّ يَجِدُوا ما يُنْفِقُونَ. توبہ. ۹۲﴾ سورہ اعراف آیت:۱۸۸ میں آیا ہے ﴿لا أَمْلِكُ لِنَفْسي نَفْعاً وَ لا ضَرًّا﴾ میں مالک نفع وضرر نہیں ہوں انسان گناہ گار جب استغفار کرتے ہیں اگر صدق دل سے ہو تو اللہ بخش دیگا یہ اس کا وعدہ ہے اس کے لئے نبی کریم کی سفارش کی ضرورت نہیں سورہ نساء آیت:۶۴ اور سورہ یوسف کی مثال اس میں رسول اللہ ناراض تھے اسی طرح فرزندان یعقوب نے یعقوب دکھلایا تھا۔

۲۔جس سے طلب کرتے ہیں وہ سنتے نہیں۔

۳۔اگر سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دے سکتے ذیل میں ہم اس بارے میں وارد آیات کو پیش کریں گے۔

ا۔﴿لَنْ يَخْلُقُوا ذُباباً﴾ سورہ حج آیت ۷۳﴾

يَسْـمَـعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴾سورہ شعراء : ۷۲ ﴿ما يَمْلِكُونَ مِنْ قِـطْمِيرٍ ﴾سورہ فاطر: ۱۳ ﴿أَرُونِي ما ذا خَلَقُوا ﴾سورہ فاطر: ۴۰ ﴿أَ فَرَأَيْتُمْ ما تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كـاشِـفـاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرادَنـي بِـرَحْـمَةٍ هَـلْ هُنَّ مُمْسِكاتُ رَحْمَتِهِ ﴾ سورہ زمر : ۳۸ ﴿ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِـنْ دُونِ الـلَّـهِ ﴾سورہ غافر آیت : ٦٦ ﴿أَ رَأَيْتُمْ ما تَدْعُونَ مِنْ دُونِ الـلَّـهِ أَرُونـي مـا ذا خَـلَـقُـوا ﴾ سورہ احقاف : ۴ ﴿ ما لا يَـمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا ﴾سورہ مائدہ : ٧٦﴿ لا أَمْلِكُ لِنَفْسي نَفْعاً وَ لا ضَـرًّا ﴾سـورہ اعراف :۱۸۸ ﴿ لا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعاً وَ لا ضَـرًّا﴾سـورہ رعـد: ۱۶ ﴿ لا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَ لا نَـفْعاً ﴾سورہ فرقان : ۳ ﴿إِنِّي لا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا﴾ سورہ جن : ۲۱.

آغائے سبحانی کی تمام تر کوشش اولیاء خود ساختہ کی قبور میں پیسہ ڈالنا ہے، قرآن کریم میں کسی بھی جگہ نہیں آیا کہ انبیاء سے حاجات طلب کریں۔ آغائے سبحانی و من فیصلہ دیں کافر و من بعدہ قیامت کے دن بت پرستان کے ساتھ محشور ہونگے، خاسرین دنیا و آخرت ہوں گے، مشرکین و کافرین کی خاطر اسلام کی پشت میں خنجر مارا ہے زمین فراہم کی ہے۔

پایان نامہ دوم

آغائے محمد حسین فاضل ارشد نے ہماری کتاب موضوعات متنوعہ کے رد میں پایان نامہ پیش کیا ہے، جس کا بہت افسوس ہوا۔ دین مقدس اسلام سے دفاع کرنے کی بجائے شاول بولیس امت اسلامیہ کی سنت کو احیاء کرنے کیلئے ضد قرآن واسلام خرافات سے دفاع کیا ہے۔

مصطلح اہل منطق کے نزدیک خارج از ذات عوارض سے تعریف کرنے کو رسم کہتے ہیں۔

رد رسومات میں لکھے گئے پایان نامہ میں یہ چیزیں جدید دور کی بت پرستی ہے جو مردوں کے لئے بے فائدہ زندوں کے لئے عیب ونقص ہے ہندوں مشرکین کی بت پرستی کی تائید ہوگی آخری نتیجہ تخریب تبدیل وتجدید دین کا سبب بنے گا آپ جیسے بڑے فاضل ارشد کیلئے عیب ونقص ہوگا۔ لیکن مجھے میری نظریات پر رد لکھنے سے کوئی شکایت ناراضگی نہیں ہوگی یہ ہر شخص کا حق ہے جسے ابلیس لعین تک نے استعمال کیا ہے ۔

لیکن اس بات پر افسوس ہوا ایران میں انقلاب کا ڈھونگ بجا کر پچاس سال گزرنے کے بعد دوبارہ بت پرستی کی تشویق ہوئی گویا انقلاب اسلامی اس بت پرستی کی تمہید تھی۔ سالہائے دراز حوزے میں اعلی ارفع مقام علمی پر فائز شخصیات انتخاب موضوع میں اعلی ارفع موضوع انتخاب کرنے کی بجائے عادات تقالید عوام الناس کا الانعام سے وابستہ ہوئے جس طرح آپ کے مرشد عالی قدر حوزہ نے اپنے لئے مقام دکتورار کے لئے اصلاح طلبان کی فساد انگیزی طریقہ واردات پر پایان نامہ لکھا تھا۔ بدعات اباطیل کا قلمع قمع اور اس کی اصلاح ہوتی نظر نہیں آتی بلکہ مثل ابلیس نئی شکل

میں نمودار ہوتے نظر آتے ہیں۔اصلاح طلبی کو عرف عام کچھ دو کچھ لو کہتے ہیں لیکن مصطلح قرآن میں سورہ کافرون وآیہ﴿لَکُمْ دِینُکُمْ وَ لِیَ دِینِ﴾ شیعہ خود بدعتوں کے معمار ہیں جن علماء اعلام کا ذکر فاضل گرامی نے فرمایا ہے وہ علماء غلاۃ غلول فعول شیعہ تھے،مذہب بدون استثناء غلاۃ مَردہ ہیں۔ وہ کیسے معاشرے میں اصلاح کر سکتے ہیں۔یہ آپ کی تقصیر نہیں بلکہ حوزہ کی انتظامیہ اور آپ دونوں کا مشترک بلکہ مذہب نام نہاد اھل البیت ہے، بیرون حوزہ قائم مدارس نام نہاد اہلبیتی ہو یا اصحابی سب ایک پالیسی پر گامزن ہیں، دن میں صرف ایک کتاب کا درس ہوتا ہے جس کے رٹے کے بعد باہر گھومتے ہیں یا مدرسہ میں سوتے ہیں یا موبائل پر فلم دیکھتے ہیں، یہ باطنیہ اھل البیت واصحاب نے بتایا ہے۔دو سال ہوگئے ہیں ھدایۃ النحو اور ھدایت الفقہ پڑھاتے میٹرک پاس کرنے کے بعد صرف ونحو میں تین سال لگتے ہیں یہ پالیسی کب سے بنی ہے۔اسلام عزیز پر مستشرقین مستنصرین اعداء اسلام الحاد عالمی نے کتنے شکوک وشبہات پھیلائے ہیں ان کا جواب دینے والا کوئی نہیں۔آیا دیکھتے ہیں آپ کب بالغ ہوتے ہیں اور کب اسلامی ایمانیات اجتماعیات کی طرف کی متوجہ ہونگے اور کب وطن تشریف لائیں گے؟ ابھی تک کسی کی تشریف آوری کا نہیں سنا ہے سال میں ایک دو مہینے مسجد ضرار کی امامت کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ہم بیل بکری گوسفند کے بچے نہیں ہیں انسان کے بچے ہیں انسان کے بچے کو اپنے علاوہ اپنی ہی صنف کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔اپنے گرد وپیش کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ٹھیک ہے صرف ونحو وفقہ کے مکثر کلام بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن آپ سے لوگ صرف فقہ کا نہیں پوچھیں گے، اگر اور کوئی نہ پوچھیں تو باہر والے آپ کو نہیں چھوڑیں

گے، وہ کہیں گے اسلام پرانا دین ہے جو اس دور کے انسان کے لئے سازگار نہیں۔

جناب فاضل ارشد مجھے آپ کے بارے میں کسی قسم کے معلومات نفی و اثبات میں نہیں ہے ایک صدی سے امت اسلامی میں اللہ کے نازل کردہ معیار فضائل از سبقت تا ہجرت جہاد انفاق کو اپنایا ہوا ہے جس میں ان تینوں کا کردار رہا ہے۔ بقول مقلدین عوام علماء ان کے خوشنودی کے لئے ان کو شعائر اسلام کہتے ہیں جبکہ شعائر جاہلیت اولی ہے۔ گذشتگان کی زیارت کو درست کرنے کیلئے نماز میں نبی کریم کو مخاطب حاضر بنایا۔ نبی کریم عالم برزخ میں ہیں آپ کا سلام ان تک پہنچتے ہیں؟

چنانچہ ایک عرصے سے عالم اسلامی میں امت اسلامی میں حدود و مقدسات قرآن سے دفاع کی بجائے مذہبی رسومات سے دفاع کو ترجیح دیتے رہے اب بھی خوشنودی حق سبحانہ تعالی پر عوامی خوشنودی کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ حکمران فقہاء کی خواہش ہوتی ہے عوام الناس کو خوش کرنے والی سہولیات حیلہ شرعیہ ابو حنیفہ دی جائیں اور رقم کو نصف لی نصف لک پر صلح ہوتی ہے۔

مفاہیم قرآن عظیم سے ناواقف انجان عوام عبا قبا پوشان کی شرکت تشریحات سے خاموش ہو جاتے ہیں اگر دل میں کوئی شکوک شبہات آئے تو استفسار سے ڈرتا ہے لیکن جو شخص قرآن سے سرسری آشنائی رکھتا ہے مرنے پر ایمان راسخ رکھتا ہو جان مال عزت داو پر لگا کر اس کی مزاحمت کرتا ہے تو اس کو عبرتناک سزا دیتے ہیں تاکہ دوسروں کے لئے باعث عبرت بنے، اس کی اولاد و عزیزوں سے اعلان برائت کرواتے ہیں۔ آخر ایک فاضل ارشد کا رسومات کے بارے میں پایان نامہ لکھنا احیاء جاہلیت اولی

ہے۔وثن پرستی صنم پرستی اسلام کے خلاف مشقیں ہیں، اساسیات اسلام پر حملہ کرنے کے بعد بھی آپ لوگوں کے سر کے بال نہیں چونکتے لیکن رسومات جاہلیت کیلئے بے ساختہ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔آپ لوگوں کو دلیل نہیں چاہیے فتاوائے اعتقادات سبحانی کافی ہیں۔آغائے سبحانی نے جلوس عزاء سے دفاع میں لکھا ہے دور گزشتہ سنت نبی کریم ہے نبی کریم خود اپنے فرزند کو یاد کر کے روتے تھے، نبی کریم کے فرزند تازہ وفات پائے تھے، امام حسین کی یاد میں اسلام وقرآن کے منع کردہ جھوٹے اشعار سے رلائیں گے نیز احیاء مکتب امام حسین ہے جہاں آپ کے فرزند آپ کے سامنے قتل ہوئے یہ جدائی فرزند دل میں شکستگی آنکھ میں آبدیدگی طبیعی ہے لیکن امام حسین کی مجلس میں سکینہ بارہ سالہ کو تین سالہ کہنا، فاطمہ صغریٰ مدینہ میں سر چار راہ روتی تھی، طفلان مسلم یہ سب کھلے جعلی ہیں۔مسلم خود تنہا گئے تھے ان کے دو بچے کربلا میں قتل ہوئے۔امام حسین مکتب نہیں رکھتے مکتب امام حسین مکتب اسلام ہے کہ شاید فاضل موصوف جواب دیں عزاداری گرچہ بدعات میں سے گردانتے ہیں لیکن ہمارے مقامی علماء اس کو اصول دین میں شمار کیا ہے۔ اس کی دو دلیل ہیں ایک وہابیوں کو اس سے چڑ ہے دوسرا بقول آغائے وکیل مدافع سبحانی مکتب حسین سے درس لینا ہے۔حضرت علی حضرات حسنین جعفر صادق قم کے گلی کوچوں کے مجتہدین جیسے نہیں تھے کہ ہر ایک مکتب بنائیں۔ (نعوذ باللہ) یہ آپ کا کل سرمایہ کل معتقدات عملیات کا جامع کلمہ ہیں ایک اور حوالے سے مقدسات مذہب ہے ایک اور حوالے سے اسلام عزیز سے مزاحمت کا محاذ ہے اہانت وجسارت کا نشانہ نہ بنے ہر ایک کے دل میں جتنا غم وغصہ اسلام عزیز کے بارے میں پائے جاتے ہیں ان رسوماتوں میں

مظاہرہ کرتے ہیں ان کا کوئی اصول وضوابط نہیں ہے، اسلام عزیز کیلئے دلوں میں غصہ بھرے جوانوں کا غصہ نکلنے کا دن ہے۔

تعداد رسومات کی کوئی حد محدود نہیں قابل کمی بیشی حسب تقاضا زمان ومکان وحالات امکان پذیر ہیں۔ تمام رسومات کی برگشت اخیر احیاء بت پرستی ہے۔ تاریخ تکوین رسومات مکان وزمان وموسین رسومات اپنی جگہ ابھی تک مجہول ہیں۔ یہ چند رسومات تک محدود نہیں بقول بعض یک لسانی آپ کے اساس اولیہ میں سے ہیں۔ ایک بڑی رسم جسے انقلاب اسلامی کا طوفان بہا نہیں سکا وہ نوروز ہے جو دو ہزار سال پہلے کسی بادشاہ کی تاج پوشی کا تہوار ہے جسے مسلمان دوست دار اہل بیت کس شان سے مناتے ہیں، یہ رسومات تائید مجوسی ہیں۔

رسومات شیعہ اسلام کے خلاف مشقیں ہیں۔ حوزہ میں مقیم افاضل کا رسومات پر لکھنا لمحہ سوالیہ بنتا ہے رسومات دین نہیں جزء دین بھی نہیں رسم خاص بھی نہیں رسومات بعیدہ پر پایان نامہ لکھنا لمحہ سوالیہ ہے۔

جناب فاضل ارشد مجھے آپ کو متوجہ کرنا ضروری ہے شاید آپ خود کو چاہ یوسف میں گرانے کی کوشش تو نہیں کر رہے کہ شاید کوئی قافلہ گزر جائے۔ ان کے تمام مصنوعات نفلیات مستحبات کتب ادعیہ زیارات مراسم ولادت فوتگی زیارات ضد اسلام اختلاق ہیں ان کی نشر واشاعت کرنے والوں علماء محقق حجۃ الاسلام، آیت اللہ عظام ہیں۔

اسی طرح عید فطر بنی عباس کی بدعت ہے، جو نوروز کے مقابل مسلمانوں کو دی گئی ہے۔ علماء ومجتہدین نے بدعات سلاطین اہل فارس کو بنیاد بنا کر مسلمین پر روزہ رکھنے کا جرمانہ فطرہ لاگو کیا ہے اور اس کیلئے فلسفہ تراشی کی گئی تمام اعیاد از عید فطر، میلاد نبی وامیر المومنین وائمہ اور وفیات و

عزداری سب آل بویہ اور صفوین کی اختراعات ہیں۔ اگر بزرگان علماء سے اس کی علیت پوچھیں تو شرمندگی سے سر نیچے ہوتا ہے، انسان مسلمان شان و شوکت مشرکین کی طرح تحلیل کرتے ہیں اعیاد ورسومات میٹھائی تقسیم کرنے ڈاکہ عیاشیوں میں ڈال کر مسلمانوں کو الو بناتے ہیں۔

جناب فاضل ارشد محمد حسین نے میری کتاب ''موضوعات متنوعہ'' سے ماخوذ رسومات شیعہ وسیلہ، شفاعت، زیارت اور عزاداری وغیرہ سے دفاع میں حصہ بقدر جثہ اپنی بدعات وشرکیات کے دفاع میں پایان نامہ پیش کیا ہے۔ یہ رسومات قرآن کریم اور نبی کریم نے اپنی حیات طیبات میں نہیں اٹھائی تھیں۔ آپ حضرات امثال سید محمد تقی، حکیم، ابراہیم جناتی اور مرتضی عسکری جنہوں نے کہا تھا کہ قرآن اور سنت دونوں اھل بیت سے لیتے ہیں کیونکہ صحاح ستہ روایات دست خوردہ اصحاب ہیں۔ لیکن اب تو سنیوں کی کتابوں اور شیعوں کی کتابوں میں فرق نہیں کرتے ہیں۔ جبکہ اب تو آغائے سبحانی عقائد فقہ میں سنیوں سے لیتے ہیں۔ ان کی کتابوں سے اپنی مبدعات ورسومات کی اسناد نکالتے ہیں۔ مجالس موسوم امام حسین الف سے ی تک منہیات قرآن پر ہی چل رہی ہیں، ان میں حشیش برابر دلیل قرآن اور سنت رسول اللہ حتیٰ امیر المومنین نہیں ہے۔

جس کلمہ کو اللہ نے مجمل رکھا ہو وہ (نعوذ باللہ) بھول کے نہیں رکھا ہے جسے اللہ نے عبد الصالح کہا ہے، آپ نے ''خضر'' کہا، مفاتیح الجنان میں خضر کے نام سے دعائیں ہیں۔ سورہ نمل: ۴۰ میں اللہ سبحانہ نے ﴿الَّذِی عِندَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ﴾ کہا ہے جبکہ مفسرین نے ''آصف بن برخیا'' مجہول لکھا ہے۔ آپ اسلام قرآن محمد کیلئے برے عزائم رکھتے ہیں۔ وسیلہ والے دنیا میں بغیر اسباب مادی اور آخرت میں بغیر عبادت و اطاعت و بندگی چاہتے ہیں۔ تلاش وسیلہ یعنی تلاش بت پرستی، باطل کو جھوٹ سے وضع کرتے

ہیں مفاتیح کھول کر دیکھیں رسول اللہ سے دعا مانگتے ہیں یا ان کے وسیلہ سے اللہ سے حاجت روائی مانگتے ہیں؟ رسول اللہ عالم برزخ میں ہیں آپ کی صدائیں نہیں سنتے کچھ کر نہیں سکتے ولوکان رسول اللہ کس نے بتایا رسول اللہ کی ہر دعا قبول ہے؟ بت پرستی کا عرف عام میں سادہ زبان میں جلب منافع، مضرات، غیر اللہ کی طرف نسبت دینا، مشکلات، مصائب اور فوائد میں غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کو کہتے ہیں چاہے وہ جمادات سے ہو یا نباتات حیوانات ہو یا عام انسان یا انبیاء خاتم انبیاء سے ہو یا ملائکہ مقرب سے ہو۔ شئون الوھیت میں غیر اللہ کو شریک کرنا بت پرستی ہے سابق دور میں بت پرستی کو جہالت کی طرف نادانی کی طرف برگشت دیتے تھے۔ ذیل میں ان آیات پر توجہ دیں انعام:۱۴ ﴿قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فاطِرِ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ وَ هُوَ يُطْعِمُ وَ لا يُطْعَمُ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَ لا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ اعراف:۹۴ ﴿وَ ما أَرْسَلْنا في قَرْيَةٍ مِنْ نَبِيٍّ إِلاَّ أَخَذْنا أَهْلَها بِالْبَأْساءِ وَ الضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ﴾، ۹۷ ﴿أَ فَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرى‏ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنا بَياتاً وَ هُمْ نائِمُونَ﴾ حج:۷۳ ﴿يا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُباباً وَ لَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَ إِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبابُ شَيْئاً لا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوبُ﴾ فاطر:۱۳ ﴿وَ الَّذينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ ما يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْميرٍ﴾ شعراء:۷۲ ﴿قالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ﴾ صافات:۲۵ ﴿ما لَكُمْ لا تَناصَرُونَ﴾ زمر:۱۸ ﴿لا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكافِرينَ أَوْلِياءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنينَ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ في‏ شَيْ‏ءٍ إِلاَّ أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقاةً وَ يُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَ إِلَى اللَّهِ الْمَصيرُ﴾ توبہ:۳۱ ﴿اتَّخَذُوا

أَحْبارَهُمْ وَ رُهْبانَهُمْ أَرْباباً مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ الْمَسيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ ما أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا إِلهاً واحِداً لا إِلهَ إِلاَّ هُوَ سُبْحانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾انبیاء:﴿﴾۔

بت پرستی تلبیس ابلیس کا نیا انداز نئے طور طریقے ایجاد کئے ہیں، بدلتی شکل وصورت اور بدلتے رواج اپنائے ہوئے ہیں۔مخالفین کو روکنے کا موثر طریقہ طرز تفکر میں تبدیلی لانے توجہ دلانے سے ہی امکان پذیر ہے۔بعض نے عقل کو ہی اٹھا کر بت پرستی کو فروغ دیا جیسا کہ معتزلہ نے حقیقت جاننے کی واحد کسوٹی عقل کو گردانا ہے۔ان کے مقابل میں اشعری نے وحی کے نام سے اقاویل اباطیل کو رواج دیا، جبکہ جدید دور کے شیاطین نے علوم عصری ہی کو کسوٹی گردانا ہے۔ ہر ایک کی عقل محدود ہے چونکہ عاقل محدود ہے وہ فوائد کو اپنی طرف جذب کریں اور نقصان کو اپنی بھائی کے کھاتے میں ڈالیں۔ دین عقل سے نہیں خالص وحی سے بنتے ہیں البتہ دین عقل کے خلاف نہیں دین کا پہیہ عقل پر قائم ہے۔لیکن کونسی عقل؟ جس میں دنیا کے تمام بشریت میں اختلاف نہیں ہے سب اس پر یکساں ہیں۔کسی نے عقل کے ذریعے لوگوں کو بت پرستی پر لگایا ہے جیسا کہ فلاسفہ یونان اس کے بالمقابل میں صرف وحی کہہ کر مرویات قیل وقالات خلاف قرآن خلاف عقل کو بنیاد بنایا، اللہ کا جسم بتایا، قد وقامت، نقل وانتقال، صعود ونزول، اللہ اوپر سے نیچے آنے کی بات کی، تمام جسمانیات اللہ کے لئے ثابت کیا ہے، کس نام سے؟ وحی کے نام سے۔ احادیث تیسری صدی میں بخارا، خراسان، افغانستان، تاجکستان میں عام انپڑھوں کی زبان کے جملے وحی بن گئے۔

آغائے سبحانی نے سورہ نساء کی آیت :۶۴ سے استناد کیا ہے اگر جنھوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور آپ کے پاس آکے استغفار کرے اور آپ بھی ان کے لئے طلب مغفرت کرتے تو اللہ ان کو بخش دی گا، اکثر و

بیشتر علماء اس آیت سے استناد کرتے ہیں جبکہ یہ الگ موضوع ہے، اپنے تنازعات رسول اللہ کے پاس لے جانے کی بجائے طاغوتوں کے پاس لے جاتے تھے یا مال غنیمت میں رسول اللہ کے فیصلہ کی مخالفت کرتے تھے ان کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہاں انھوں نے نبی کریم کے شفاعت کا ذکر کیا ہے یہ موقع عام گناہ کے لئے نہیں بلکہ شؤن اولی الامر ہے منافقین بجائے اس کے نبی کریم کے پاس آجاتے اور اپنی جرم وخطا کا اعتراف کرتے اور آپ بھی ان کے لئے طلب مغفرت کرتے یہ مسئلہ خاص اولی الامر سے وابستہ ہے سب کے لئے عادی نہیں ہے۔

۱۔ جس طرح عبادت اللہ کے لئے کرتے ہیں بندے کے لئے کرنا شرک ہے۔

۲۔ جس طرح اللہ کے لئے خضوع کرتے ہیں اگر خضوع نہائی غیر اللہ کیلئے کرے تو یہ شرک ہے۔

۳۔ کسی سے حکم شریعت بغیر مطالبہ دلیل کرے شرک ہے جیسا کہ سورہ توبہ آیت ۳۱ میں آیا ہے آغائے سبحانی نے تکریم پدر و مادر تکریم معلم واستاد تکریم امیران ورہبر شرک نہیں ہے۔ خضوع نہائی چاہے پدر مادر فقیہ واستاد کیلئے کیوں نہ ہو شرک ہے۔

جناب فاضل راشد دین دو جزء منفی ومثبت سے مرکب ہے جزء منفی کو نواہی محرمات کہتے ہیں قرآن کریم میں جہاں جہاں حکم تقوی سے شروع کیا ہے یا ختم کیا ہے۔ اللہ کے نہی کردہ چیزوں سے بچو مائدہ: ۳۵ ﴿يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ ابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ ﴾ کا حکم ہے یعنی ارتکاب نواہی محرمات باعث عذاب عظیم الیم کبیر کا مستحق قرار پائے گا وہاں عقوبت خانہ جو اللہ نے غاصبان طاغیان باغیان کے لئے بنایا ہے اس میں

داخل ہونے سے بچو اس عقوبت خانے کے دو نام ہیں۔ ایک جہنم اور دوسرا جحیم ہے، اس کے بہت سے اوصاف بیان ہوئے ہیں دوسرا جزء مثبت ہے یعنی فوز جنت رضوان اس کے لیے اطیعو وعملو الصالحات آیا ہے منفی مثبت پر مقدم ہے سورہ مائدہ آیت: ۳۵ ﴿یا أَیُّھا الَّذینَ آمَنوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ ابْتَغُوا إِلَیْهِ الْوَسیلَةَ ﴾ میں آیا ہے پہلے، اتَّقُوا اللَّهَ ، آیا ہے، اس کا معنی پرہیزگاری نہیں بلکہ دخول جہنم جحیم سے بچنے کا حکم ہے جہاں کسی قسم کے فداء وسفارش یا شفاعت نہیں ہوگی۔ چہ جائیکہ صوفیوں خود ساختہ امامت واولیاء کو وسیلہ بنانا دھاندلی کہتے ہیں۔ اگر مجرمین سزا سے بچنے کے لئے کسی کو اعلی عدالت میں وسیلہ بنائے اس کو جج کے اختیارات نہیں کہیں گے بلکہ تعدی تجاوز بحدود اللہ ہے۔ دوسری آیت میں ہے تم جن ذوات سے متوسل ہوتے ہو وہ تم سے بچنے کا وسیلہ مانگتے ہیں۔ جس شفاعت کا چرچا کیا گیا ہے باطنیہ کی ساخت ہے گمراہ کن وسیلہ ہے ان کے جال میں پھنسنے کے بعد نجات ممکن نہیں ہوگی۔ یہ ضلالت کو ہدایت کی تلقین کرتے ہیں۔ عذاب جہنم سے بچنے اور فوز جنت دونوں قرآن میں بیان ہوئے ہیں ان گناہوں سے بچنا ہوگا قرآن میں بیان کردہ وسائل سے متوسل ہو جائیں، خالق کائنات کی حدود کا پاس رکھنا اولین فرض ہے اور حدود اللہ کے متجاوزین مستحق عقاب عذاب پائیں گے۔ بقرہ ۲۲۹ ﴿فَلا تَعْتَدُوها وَ مَنْ یَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولئِکَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾، ۲۳۰ ﴿إِنْ ظَنَّا أَنْ یُقیما حُدُودَ اللَّهِ وَ تِلْکَ حُدُودُ اللَّهِ یُبَیِّنُها لِقَوْمٍ یَعْلَمُونَ ﴾ نساء: ۱۳ ﴿تِلْکَ حُدُودُ اللَّهِ وَ مَنْ یُطِعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ یُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْری مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدینَ فیها وَ ذلِکَ الْفَوْزُ الْعَظیمُ ﴾ توبہ:

۹۷﴿الْأَعْرابُ أَشَدُّ كُفْراً وَ نِفاقاً وَ أَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ ما أَنْزَلَ اللَّهُ عَلى رَسُولِهِ وَ اللَّهُ عَليمٌ حَكيمٌ ﴾۱۱۲﴿التَّائِبُونَ الْعابِدُونَ الْحامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنينَ ﴾مجادلہ :۴﴿فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعامُ سِتِّينَ مِسْكيناً ذلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَ لِلْكافِرينَ عَذابٌ أَليمٌ ﴾نساء:۱۴﴿وَ مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ ناراً خالِداً فيها وَ لَهُ عَذابٌ مُهينٌ﴾۔

آپ دین کے نام سے مستحبات ،نقلیات، صوفیوں کی جعلی دعائیں اذکار بدعات خرافات لغویات باطنیہ ہیں کتب دعا وزیارات سب جعلیات اسماعیلیات ہیں۔آپ حضرات مفت خوری کے عادی ہوگئے آخر مفت خوری چھوڑنا چاہیے، خلق اللہ کو گمراہ نہ کریں پھر اولیاء آئمہ کی شفاعت روز عدل وقسط رب العالمین سرکاری عدالتوں جیسی نہیں﴿لا يَتَكَلَّمُونَ إِلاَّ مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمن. نباء ۳۸﴾۔

آپ لوگ باطنیہ کی گھڑی گئی خرافات کو وسیلہ نجات سمجھتے ہیں جیسے جمعۃ الوداع، رمضان میں دو رکعت نماز ستر سال کی عبادت، پندرہ شعبان، ۲۷ رجب ،لیل القدر کی احیاء شبینہ،عیدین کی نماز ،عید منانا،سورج چاند گرہن کی نماز، اپنی نماز ،روزوں کی قضائیں زواجی اور فوتگی کی مراسم، مستحب نمازیں ،مغفرت والدین سب احکامات باطنیہ ہیں۔جھوٹ دنیا میں شکم پرستی زوجات کی خوشنودی آخرت جہنم میں خلودگی ہیں آپ اوامر ومحرمات کو پس پشت کر کے فقہاء اسماعیلیہ کے فتاوی پر عمل کر رہے کیونکہ اثنا عشری کا

کوئی وجود نہیں یہ باطنیہ کا نقاب ہے۔

توسل

توسل یعنی کسی شخص سے طلب حوائج کرنا درآنحالیکہ وہ اس کی تمام جہات جوانب سے محروم ہے قرآن کریم میں آیا ہے ﴿وَ الَّذِینَ یَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لا یَخْلُقُونَ شَیْئاً وَ هُمْ یُخْلَقُونَ﴾ جن افراد کو یا جن چیزوں کو تم پکارتے ہو اللہ کی جگہ وہ مچھر بھی خلق نہیں کرسکتے ہیں فاقد قدرت ہیں دوسری جگہ فرماتا ہے ﴿إِنَّکَ لا تُسْمِعُ الْمَوْتی وَ لا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعاءَ﴾ نمل: ۸۰ آپ مردے کو سنا نہیں سکتے جیسے انبیاء جو عالم برزخ میں ہیں آپ انہیں نہیں سنا سکتے ہیں۔

۳۔ اگر سنا سکیں تو جواب نہیں دے سکتے۔

۴۔ وہ تمھاری آواز کا جواب نہیں دے سکتے معیار بطلان توسل یہ ہے کہ وہ قدرت نہیں رکھتے ہیں۔ اللہ نے فضلات عسل کو شفا قرار دیا ہے لیکن دیگر حشرات کی غلاظت کو شفا نہیں قرار دیا ہے۔ اللہ نے کہا یہ ذوات اللہ کی طرف سے مدبرالامور نہیں، انبیاء بھی مدبرالامور نہیں وہ ماموراںلاغ رسالت تھے۔ پیغمبر کے بارے میں آیا ہے ''انک لن تستطع'' آپ لوگوں کو ھدایت نہیں کرسکتے لیکن اللہ چاہے تو سب کو ھدایت کرسکتا ہے کائنات میں ہر کسی یا ہر چیز کی ایک مأموریت ہے وہ اسی مامور کے حد تک محدود ہے۔ آپ نے اس کے لئے حضرت عیسی کی نابینا کو بینائی دینے مردے کو زندہ کرنے کا بتایا ہے حالانکہ حضرت عیسیٰ مردے کو زندہ نہیں کرتے تھے یا نابینا کو بینائی دینا فعل اللہ ہے انبیاء اس کا مجری ہے یعنی عیسی کے ذریعے۔ غرض توسل غیر اللہ جو بھی ہو جس سے رفع حوائج کا مانگنا شرک ہے۔

قرآن کریم میں وسیلہ کے بارے میں دو آیت آئی ہیں ایک اللہ

کے غضب وقہر عذاب جہنم سے بچانے کا وسیلہ تلاش کرو یہ مائدہ ۳۵ ﴿یا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ ابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسيلَةَ ﴾

۲۔اسراء ۵۷ میں ہے ﴿أُولئِكَ الَّذينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلى رَبِّهِمُ الْوَسيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَ يَرْجُونَ رَحْمَتَهُ ﴾ اللہ کے نزدیک قرب جنت رضوان کے حصول کے لیے وسیلہ چاہیے دونوں وسیلوں کا ذکر قرآن کی کثیر آیات میں آیا ہے۔

ایک تمہید پیش کرتے ہیں، اہم ترین مرکزی رسومات توسل ہیں باقی اس کے اسباب ومسببات ہیں۔دنیا سبب ومسبب سے وجود میں لاتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں یہ کلمہ چندین بار تکرار ہوا ہے ''ثم اتبع'' سبب اللہ سبحانہ نے بے وقت خشک درخت کھجور پر تازہ تازہ کھجور پکایا لیکن مریم کو حکم ہوا درخت کو ہلائیں۔جس نے خشک درخت میں تازہ کھجور بنائی اس کے اسباب ابھی تک دنیا میں نہیں، دوسرا جہاں ہے وہاں سے اتارنا بشر کی استطاعت میں ہے اس لئے نیچے اتارنے کے لیے مریم کو حکم ہوا ہلائیں۔

ایک سوال مدافع وسیلہ سے کرتے ہیں واضح کریں کیا وسیلہ امور دینی اور دنیوی دونوں سے متعلق ہے؟ امور دنیوی کے بارے میں وسائل عامہ الناس کے پاس معروف ہیں اگر نہیں جانتے تو لوگوں سے پوچھیں دنیا بغیر وسائل نہیں چلتی سوائے جہاں خود اللہ ارادہ مشیت خاص رکھتا ہو۔کسی کے وھم وخیال میں بھی نہیں تھا کہ وہ بغیر شوہر بچہ پیدا کرے۔

آپ جس کو وسیلہ بنائیں گے وہ آپ اور اللہ کے درمیان حائل ہو گا۔اللہ نے بندوں کو اپنی طرف بلانے کے لیے انبیاء کو بھیجا ہے قریب ہونے اور راضی ہونے کے لئے دستور بھیجا ہے، اللہ وسیلہ سازی بھی کرتا ہے اس کا معنی ہے وہ مسبب الاسباب ہے۔امامت اولیاء جعلیات صوفیہ میں

سے ہیں اولیاء نامی کوئی منصب الٰہی نہیں ہے حتیٰ کہ خاتم انبیاء وسیلہ نہیں بن سکتے ہیں۔لوگ حضرت محمد سے سوال کرتے تھے جب عرب بدو نے محمد سے سوال کیا ہمارا رب قریب ہے یا بعید تا کہ اسی تناسب سے حرف ندا استعمال کروں۔ یہاں اللہ نے محمد سے نہیں کہا ''قل'' کہو بلکہ کہا میں قریب ہوں یہاں اللہ نے محمد کو وسیلہ نہیں بنایا۔ جہاں تک یہ آیت ﴿ اُدْعُونِی أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ مجھے پکارو میں جواب دوں گا جواب دینے اور قبول کرنے میں فرق ہے کیونکہ چیز کو آپ نے طلب کیا ہے آپ نے اضطراب میں کیا ہے لیکن اللہ جانتا ہے کہ وہ آپ کے مفاد میں نہیں ہے آپ کی مراد قبول نہیں ہوگی کیونکہ آپ کی بہت سی مطلوبات آپ کے لئے ضرر ونقصان دہ ہیں طلب دنیا کی کثیر آیات میں مذمت آئی ہے، جس چیز کو تم چاہتے ہو وہ تمہارے لئے برا ہے اگر ہر طالب کو اس کا مطلوب دیں گے وہ شاکر نہیں بنے گا طاغی سرکش بنے گا جیسا کہ بنی اسرائیل نے تیہ میں کیا جو وہ طلب کرے تو دنیا میں فساد ہوگا، دنیا میں انسانوں کے آرزو ایک دوسرے کی ضد میں ہوتی ہے جہاں ایک اپنی سعادت دیگران کی نابودی کی دعا کرتے ہیں۔

جس وقت نبی کریم زندہ تھے قرآن کریم کے سورہ احزاب آیت :۲۱ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ کے تحت آپ کے وفات کے بعد ہم آپ سے محروم ہو گئے لیکن اللہ کا نازل کردہ کتاب قرآن کریم سے فیضیاب ہیں۔

توسل وبت پرستی مشرکین اپنی زندگی کے نشیب وفراز نفع نقصان زیاں وخسران میں بتوں سے درخواست کرتے تھے، بت مانگنے والوں کی

نہیں سن سکتے ہیں اگر سنتا ہے تو جواب نہیں دے سکتا ہے اگر جواب دے تو حاجت برآوری نہیں کر سکتے چنانچہ نبی کریم سے اللہ نے اقرار اعتراف لیا ہے ﴿انی لا أَملِکُ لِنفسی نفعاً وَ لا ضرّاً﴾ میں اپنے لئے نفع نقصان کے مالک نہیں ہوں ﴿لَو کُنتُ أَعلَمُ الغَیبَ﴾ اگر میں علم علم غیب جانتا ﴿لاستکثرتُ مِنَ الخَیرِ﴾ میرے پاس بہت مال ہوتا۔

توسل یعنی حوائج ونیازات ورفع مشکلات میں ائمہ کو وسیلہ بنانا، اس کیلئے قرآن کریم کی مائدہ: ۳۵ ﴿یا أَیُّها الَّذینَ آمَنوا اتَّقوا اللّهَ وَ ابتَغوا إِلَیهِ الوَسیلَةَ وَ جاهِدوا فی سَبیلِهِ لَعَلَّکُم تُفلِحونَ﴾ آپکا یہ عقیدہ قرآن اوراسوۂ حضرت محمد کے خلاف تلقینات ابلیسی ہے حالانکہ اس آیت میں جھنم جانے سے بچنے کا وسیلہ تلاش کرو۔ بندے اپنی جہل و جاہلیت کی وجہ سے اپنے لئے بری چیزیں طلب کرتے ہیں۔ بے وقوف بندے خود اللہ جو رگ ورید، رگ حیات سے قریب ہے کو چھوڑ کر وسیلہ کو درمیان میں لا کر اللہ سے بعید ہوتے ہیں۔ یہ واسطہ انسان کو نزدیک کی بجائے دور کرتا ہے۔ عظمت وبزرگی کا مظاہرہ کرنے والے، جھوٹ ودھوکہ ہے اللہ سے روگردانی ہے۔ کوئی نبی، رسول وملک ایسا نہیں جس کا کہنا اللہ قبول کریں۔ انبیاء اللہ کی طرف سے ذمہ داری لے کے آتے ہیں، گورنر یا کمشنر بن کے نہیں آتے ہیں۔ آخرت میں قہر وغضب الٰہی سے بچنے یا جنت جانے کا وسیلہ اس کے اوامر ونواہی پر عمل پیرا ہونا ہے۔

آپ نے توسل پیغمبر اکرم آئمہ اولیاء کو اٹھانے کے لیے نہیں اٹھایا بلکہ کلمہ توسل کے نام سے بت پرستی کا احیاء مراد ہے یہ مغالطہ مدلسانہ طلسماتیہ بنایا ہے اس کے بہت سے قرائن وشواہد ہیں۔ تنظیم رضا کاروں اور بت پرستی

کیلئے درآمد چاہیئے ،آپ وہی مشرکین عصر رسالت ہیں۔اللہ دنیا طلبی کو پسند نہیں کرتا دنیا کے ذرائع طلبی وسائل سب کو معلوم ہے کام نہیں کریں گے تو گدائی کرنی پڑے گی۔

نبی کریم کی دعائیں اللہ مستجاب کرتا ہے یہ قرآن کریم کی کس آیت سے استناد ہے؟ نبی کریم کی ہر دعا قبول ہوتی ہے اس کی کیا دلیل ہے؟ آپ بت پرستوں کا احیاء چاہتے ہیں دنیا طلبی کے وسائل ذرائع عامۃ الناس کیلئے واضح ہیں۔محمد کسی چیز کے مالک نہیں مالک صرف اللہ ہی ہے۔

قرآن کریم میں کوئی اولیاء نامی نہیں ہے اس میں اللہ،رسول اور مومنین سب آتے ہیں ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ﴾ مائدہ ۵۵ ہے موسیٰ کو جو معجزہ دیا آپ کے بقول وہ بذات خود استعمال نہیں کر سکتے تھے جب تک اللہ نہ کہے۔اللہ نے فرمایا عصا پھینکو عصا اژدھا بن گیا خود موسیٰ ڈر گئے نہیں جانتے تھے کہ یہ میرے قبضے میں ہے اللہ نے فرمایا دوبارہ اسے لے لیں۔دریا کے کنارے پر پہنچے پیچھے سے فرعون کا لشکر آرہے تھے اپنے ساتھی اسرائیلی تنگ کر رہے تھے ہم پکڑے جائیں گے موسیٰ کو پتہ نہیں تھا کہ دریا پر عصا مارنا ہے۔کوئی نبی بھی ہوا ان کو ہر جگہ معجزہ کرنے کے اختیار و قدرت نہیں تھے۔اللہ نے آپ لوگوں کو،توحید، قیامت کی طرف ،عمل کی طرف دعوت کی توفیق مسلوب کی ہے لیکن آپ کو دھوکہ دہی کی تعلیم دی ہے خود جہنم جائیں گے اور آپ کے ماننے والے بھی ساتھ لے جائیں گے۔

آغائے سبحانی توسل کے بارے میں لکھتے ہیں سورہ زمر کی آیت: ۳۸ سے ہمارے مخالفین استناد کرتے ہوئے کہتے ہیں انبیاء ،اولیاء سے طلب دعا کرنا شرک ہے توحید عبادی کے منافی ہے یہ تفسیر بالرائے ہے۔

آپ فرماتے ہیں اگر کسی نبی سے تعظیم تکریم احترام کرے تو شرک ہے، بچہ باپ سے شاگرد استاد سے فوجی افسران سے احترام کرنا شرک ہے، یہ احترامات جو ایران اور لکھنؤ میں چلتے ہیں نازل من اللہ نہیں ہیں۔ کعبہ کے گرد طواف کرنا صفا ومروہ میں سعی کرنا بھی شرک ہونا چاہیئے، جس چیز کو اللہ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے اور جس چیز کو شاعروں نے جعل کیا ہے الگ ہیں۔ لیکن یہ آغائے سبحانی کا یہ ایک قسم کی مغالطہ ہے کیونکہ انسان مسلمان کعبہ کے گرد طواف صفا ومروہ کے درمیان سعی آیت قرآن کے تحت کرتے ہیں اس حکم کو ترک کرنے والے کو قرآن میں کافر کہا ہے، آپ کہتے ہیں انبیاء اولیاء سے ہم طلب نہیں کرتے ہم ان سے دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں ارباب وجوہ ونظائر کے کلمہ دعا کے معانی ذکر سفارش کئے ہیں طلب دعا نہیں کئے یہ کھلا جھوٹ ہے روضوں پر جا کر پنجرے پکڑ کر لوگ کیا کہتے ہیں دعا کی کتابیں کھول کر دیکھیں ان میں کیا طلب کرتے ہیں، اگر بچہ والدین کی تعظیم مثل خضوع اللہ کریں گے شرک ہوگا چاہے شاگرد ہو بچہ ہو ملازم ہو غلام ہو سب شرک ہوگا۔

قرآن کریم میں سورہ کھف آیت ۸۴، ۸۵ میں آیا ہے ہم نے ذو القرنین کو ایسی قدرت وتوانائی دی کہ ہر چیز کا سبب انہیں عطاء کیا، وہ ان سبب کے پیچھے سے بہت افعال انجام دیتے جیسا کہ سورہ بقرہ میں آیا ہے اسی طرح سورہ نحل آیت ۶۹ میں آیا ہے اسی طرح سورہ مائدہ آیت ۱۱۰ میں آیا ہے لہٰذا مسبب اسباب سب کا سلسلہ اللہ کو جاتا ہے یہاں سبب اصلی اللہ ہے جس طرح دوائے طبیعی شفا دیتی ہے اسی طرح انبیاء شفا دیتے ہیں مذمت وہاں ہے جہاں دکاندار سے پیسہ مانگنا معقول ہے لیکن روڈ پر کھڑے گداگر سے پیسہ مانگنا غلط ہے، ڈاکٹر سے معالجہ مانگنا درست ہے لیکن ہسپتال کے

خاکروب سے علاج مانگنا بیوقوفی ہے۔قرآن کریم اسی اصول کواپنایا ہے اگر حضرت عیسی نابینا کو بینائی اور مردے کوزندہ کیا تو موسی ایسانہیں کرتے تھے، حضرت محمدنہیں کرتے تھے۔اسی طرح ائمہ معجزہ نہیں رکھتے معجزہ مخصوص انبیاء ہے، جوبھی طلب کرے نہیں کرسکتے ہیں۔ فیوضات مادی طریق اسباب مسببات انسان کوپہنچتی ہیں۔ بیمار کوشفا بھی اسی قاعدے کے تحت ہے اگر ہم اللہ سے شفائے مرض طلب کریں گےتو گویا اصل شفااللہ دیتا ہے۔

منکر وسیلہ کوسعودی کہہ کرٹھنڈا کرنے کا اس سے موثر رام کرنے کا اور کوئی کامیاب حربہ ابھی تک نہیں دیکھا ہے۔آغائے حیدرعلی جوادی قائد سندھ کومیری کتاب پڑھنے کے بعداس میں ایک جملہ ان کو بہت گراں گذرا، چونکہ وہ چندسال قم رہے وہاں یہ رواج نہیں تھا جب یہاں آئے تو تھوڑا محقق ثابت کرنے کیلئے یاعلی مدد کی مخالف کی جب مزاحمت شروع ہوئی تو خود یاعلی مدد کہنے لگے۔مشاریع علوم مدرسہ خونسار والے پہلے دن افیون پلاتے ہیں۔یاعلی مدد والے کہنے لگے آپ ہرسال سعودیہ کیوں جاتے ہیں، ہم نے کہااس ملک میں تنہا ہم نہیں ہم سے زیادہ علماء کاروان لیجاتے ہیں، باطنیہ کی دونوں ساختہ اسماعیلیہ جنہوں نے خود اسلام کو بذاتہ نشانہ بنایا، کاروان قرامطین حج خراب کرنے کے علاوہ حاجی کوبھی لوٹتے بھی ہیں خود بھی بار بارایرانیوں کی طرف سے جاتے تھے،ایرانیوں کی طرف سے جانے والوں میں سے کسی سے نہیں پوچھا لیکن کعبہ کے سامنے کعبہ زچہ خانہ علی کہنے والے گھر سے نکالتے ہی مراسم حج توڑ موڑ کرنے قرمطیوں کے اتباع میں حاجیوں کولوٹنے والے جوار کعبہ میں مشاعرہ، کعبہ پر کربلا مقدم رکھنے پر میری نہی ازمنکر بہت ناگوار گذری تھی کیونکہ رام کرنے کا کامیاب نسخہ اس

کے علاوہ آپ کے پاس کوئی اور نہیں سوائے خرافات جعلی دعائیں۔

جناب آغائے فاضل محمد حسین فرماتے ہیں ''اللہ سے سوال کے لئے اسم اعظم سے متوسل ہو جائے'' اللہ کے لئے نص قرآن کے تحت اسماء حسنی اللہ و رحمان ہیں یہ دونوں کسی فرد کے لئے جائز نہیں یہ دو نام مخصوص ذات باری تعالیٰ ہے ان ناموں سے اللہ کو پکاریں اسے توسل نہیں کہتے ہیں۔آپ اللہ سے سوال کر رہے ہیں اور اللہ کا نام لے رہے ہیں، رحمان اللہ کا نام ہے اللہ اور رحمان کے سوا کوئی اور اسم اعظم نامی نہیں ہے۔ یہ بھی مذہب حروفی والوں کی اختراع ہے جو صفوین سے پہلے بلوچستان میں چلتا تھا اس کا مخترع مغیرہ عجلی ملحد تھے۔توسل کا معنی اللہ اور بندے کے درمیان کسی ہستی کو واسطہ بنانا۔گویا بندہ اور اللہ کے درمیان حائل بنانا فاصلہ قائم کرنا ہے۔ بندہ خود اور اللہ کے درمیان رسول اللہ کو واسطہ بنانے کے بعد بندہ اللہ سے نزدیک نہیں ہوتا بلکہ دور ہوتا ہے۔آپ کس منطق کے تحت رسول اللہ کو واسطہ بناتے ہیں؟ کیا اللہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ کیا رسول اللہ کی دعا کو اللہ قبول فرمائے گا؟ یہ کس سند سے کہتے ہو؟ پیغمبر اکرم اللہ کے بندے ہیں، اور قرآن اللہ کی مخلوق ہے کیا دونوں اللہ سے فاصلہ کریں گے۔ بندوں کا ہر سوال اگر قبول ہو تو نظام کائنات درہم برہم ہوگا، کبھی بندہ خود کے لئے شر طلب کرتا ہے۔

حدیث قدسی جس کا متن وسند دونوں مخدوش ہیں آپ نے اس کے ذریعے بت پرستی کو دوبارہ احیاء کیا ہے تصرف درا کون ثابت کیا ہے۔آپ کا ہر کلمہ غش ہے کیونکہ آپ کا مذہب غش ہے، تنہا آپ نہیں بلکہ باطنیہ و بناتھا تمام غش تدلیس سے زندہ ہے۔آپ نے پہلے امام حسین کو پھر حضرت عباس پھر جھنڈے جھولے کڑے تابوت گھوڑے تک کو وسیلہ بنایا۔آپ اگر حشر ونشر

پر ایمان رکھتے ان کو چھوڑ کر قرآن کی طرف آتے۔ جب کفر کی یلغار ہوتا ہے سنی شیعہ نہیں دیکھتا ہے اسی وقت آپ مسلمان ہوتے ہیں۔

یکے از عقائد خود ساختہ مذاہب شفاعت ائمہ در قبر ہے سوال نکیرین باطنیہ کی اختراع ہے۔ بہت عجیب و حیرت کی بات ہے مجامع راوی ستہ و اربعہ مستحبات نفلیات ثابت نہیں ہوتے چہ جائیکہ معتقدات ثابت کریں۔ قرآن کریم نے مرنے کے بعد روح کے عالم برزخ میں جانے کا ذکر کیا ہے۔ قارئین سامعین ناظرین جان لیں مجرمین کو دلاسہ دینا قانون توڑنے بغاوت پر اکسانے کے برابر ہے۔ قبر اس دنیا میں ہے وہ بے روح ہے۔ شفاعت کے بارے میں تیس آیات ہیں جن میں ایک سلسلہ آیات نفی کلی شفاعت ہیں جبکہ بعض آیات مشروط ہیں من ارتضٰی لہ، اور بعض آیات من اذن لہ ہیں۔ دونوں مجمل ہیں من اذن لہ کون ہے، اور من ارتضٰی لہ کون ہے؟ قانون کی ایک کاپی یادداشت لکھنے جیسا بن جائے گا۔ نفی کلی شفاعت سورہ سجدہ آیت: ۴ سورہ انعام آیت: ۷۰

۲۔ من لہ اذن الشفاعۃ سورہ طٰہٰ آیت: ۱۰۹ ﴿يَوْمَئِذٍ لَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ﴾ سورہ یونس آیت: ۳ ﴿مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ﴾ سورہ بقرہ آیت: ۲۵۵ ﴿مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾

۳۔ الا من ارتضٰی سورہ انبیاء اس کے علاوہ۔ عزائم سوسے قرآن کے اساسوں کو متزلزل کرنے کے ذرائع شفاعت ہے قرآن کریم میں کلمہ شفاعت بطور اجمال وابہام بیان کیا ہے، لیکن مذاہب نے یہاں بھی ڈاکہ ڈال کر شفاعت و شافعین کی لمبی فہرست بتائی ہے۔ اس سلسلے میں تین قسم کی آیات آئی ہے نفی کلی شفاعت بتاتا ہے قیامت کے دن کوئی شفیع نہیں ہوگی

اگر کوئی شفاعت کریں فائدہ نہیں ہوگی۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے شفاعت نہیں ہوگی۔

عقیدہ شفاعت اولیاء اوصیاء آئمہ سے لوگوں کے ایمان اور عمل میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ خلق اللہ کو مزید گمراہ کرنے ارتکاب معاصی کے لئے بے پرواہی کی جرأت دیتے ہیں۔

کلمہ شفیع بروزن فعیل صفت مشبہ ہے مذکر و مؤنث دونوں کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ دوسرا شفیع شفیع مقابل وتر آتا ہے۔ سورہ بقرہ: ۲۵۵ ﴿مَنْ ذَا الَّذِی یَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾ اللہ کے درگاہ میں کون شفاعت کی جرات کریں گے۔ سوائے جن کو اذن دیں۔

کتاب الوجوہ والنظائر نیشاپوری متوفی ۳۴۰ھ ص ۲۶۴ شفاعت کے دو معنیٰ ہے یعنی بعینہ شفاعت کوئی ساتھی قبول نہیں ہے سورہ بقرہ: ۴۸ ﴿وَ لا یُقْبَلُ مِنْها شَفاعَةٌ﴾ ، ۲۵۵ ﴿مَنْ ذَا الَّذِی یَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِه﴾ سورہ سبا: ۲۲ ﴿وَ لا تَنْفَعُ الشَّفاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ﴾ شفیع یعنی ضد وتر ایک نہیں بلکہ ایک سے زیادہ ہے سورہ فاطر: ۳

مقاتل بن سلیمان متوفی: ۱۵۰ ص ۱۰۸ کہتے ہیں باذن اللہ کے دو معنیٰ ہیں جس چیز کی اجازت دیا ہے اس میں اجازت دینا بقرہ: ۱۸۲ آل عمران: ۱۴۵ ﴿وَ ما کانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ کِتاباً مُؤَجَّلاً وَ مَنْ یُرِدْ ثَوابَ الدُّنْیا نُؤْتِهِ مِنْها وَ مَنْ یُرِدْ ثَوابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْها وَ سَنَجْزِی الشَّاکِرِینَ﴾ یونس: ۱۰۰ ﴿وَ ما کانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَ یَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِینَ لا یَعْقِلُونَ﴾

معنیٰ ''امر'' اذن، کے معنی نساء ۶۴ رعد ایت: ۳۸ ابراھیم: ۱، ۱۱، ۲۵ کتاب الوجوہ والنظائر نیشاپوری ت سنہ ۴۳۰ھ ص ۶۲، ''اذن'' کے دو معنی ہیں یعنی اللہ اس کو منع نہ کرے یونس ۱۰۰ دوسرا معنی ''الامر'' یہ کرو۔

ابراہیم اارعد:۳۸﴿وَ لَقَدْ أَرْسَلْنا رُسُلاً مِنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنا لَهُمْ أَزْواجاً وَ ذُرِّيَّةً وَ ما كانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللَّهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتابٌ﴾

الامن الرتضی لہ،، جس کے لئے اللہ راضی ہو جائے یا من اذن لہ،، الا باذنہ،، وا امن الرتضی، جن سے اللہ راضی ہے کون ہیں؟ من اذن لہ، جن کو اللہ نے اجازت دی کون ہے؟ قرآن کریم نے دس بیبیاں بیان نہیں کیں تھیں، شفعاء کون ہونگے ؟ اس حوالے سے آغائے سبحانی نے اس کی لمبی فہرست دی۔

آیات میں قیامت کے دن شفاعت کن گنہگاروں کو ملے گی اور کن ذوات کو اجازت دیں گے تیس سے زائد آیتیں آئی ہیں لیکن مذاہب نے شفاعت کو خلق اللہ گمراہ کرنے کے لئے کلیسا والوں کا صاک غفران جیسا بنایا ہے صاک عفران جاری کر کے خوف قیامت دلوں سے نکالا ہے آیات تو چھوڑیں نصف آیت سے بھی قرآن سے استناد نہیں رکھتے۔ ان کے اتفاق ہونے سے شریعت نہیں بنتی دین نہیں بنتا ہے شیعوں کے کتنے فرقہ سبائیہ کیسائیہ مختاریہ جمع ہونے سے حجت نہیں بنتے۔ شیعہ فاسد ایمان و عمل والے بہت نکلے ہیں آپ مثل کوے ہیں جو ایک چیز دیکھتا ہے اسے اپنی منقار میں اٹھا کے اڑتا ہے۔ کبھی روایت کی متن سند دیکھنے کی زحمت نہیں کرتے اسی طرح آپ آیت قرآنی سے ایک کلمے کو اٹھاتے ہیں لیکن اس کے سیاق وسباق کو نہیں اٹھاتے ہیں۔

ا۔ اولیاء نامی کوئی منصب دینی نہیں یہ صوفیوں کی اختراع اختلاق ہے۔ یہ اذن مستقل نہیں کہ جہاں جب بھی جو بھی چاہے کرسکتا ہے ایسی بات نہیں معجزات فعل انبیاء نہیں اللہ ہی کرتا ہے نبی مظہر فعل اللہ ہے۔

ان کے معتقدات دلائل براہین سے نہیں بلکہ تشدد پر قائم ہیں، انبیاء

لوگوں کی دنیا بنانے کے لیے نہیں بلکہ آخرت بنانے کے لیے آئے ہیں۔ جبکہ آخرت کے وسائل قرآن میں ہیں۔ وسیلہ چاہے بت سے ہو یا عبادی صالحین سے ہو بت پرستی ہے۔ اللہ نے قرآن کریم میں ہر قسم کے وسیلہ ذریعہ شفاعت سفارش کی نفی کی ہے۔

انسانی زندگی ہمہ وقت وسائل کی تلاش میں رہتے ہیں وسائل سے وسیلہ پیدا کرتے ہیں مزدوری کر کے پیسہ حاصل کرتا ہے پیسہ سے ریڑھا خریدتے ہیں ریڑھے سے گاڑی خریدتے ہیں دنیا میں کوئی انسان نہیں ہوگا جو وسیلہ کی تلاش میں نہ ہو لیکن اللہ سے مانگنے کے لیے وسیلہ بے معنی ہے کیونکہ وسیلہ بذات خود اللہ سے دور کرتے ہیں اللہ سے زیادہ کوئی قریب رحیم نہیں انبیاء کی ذمہ داریوں میں سے نہیں کہ وہ لوگوں کی حاجت روائی کریں اللہ سے زیادہ کوئی رؤف ومہربان نہیں۔

شرک مأذونی

اللہ سبحانہ قرآن کریم میں مختلف متعدد عبارات تعبیرات میں شرک کے تمام مراتب کو مسترد فرمایا ہے اگر کوئی بندہ شرک سے پشیمان ہو جائے ہم غیر شرک والے تمام گناہوں کو بخش دیں گے، یقیناً دور جاہلیت میں سب مشرک تھے جب شرک چھوڑ دیا تو اللہ تمام گناہوں کو بخش دیگا جس طرح معاشرے میں بہت سے جرائم ہوتے ہوئے قانون دان ان کو غیر مجرم قرار دیکر جان چھڑاتے ہیں معاف کراتے ہیں، دین میں بھی اس قسم کی دھاندلیاں پیدا کی ہیں۔ کچھ زمانہ صرف فلسفہ تھا پھر عرفان آیا اس دن سے بہت سے شرکوں کی دفعات بنائی گئیں اس کے بعد حدیث موسوم قدسیہ غیر مقدسہ جب بارہویں صدی میں کشف ہوئی تو ایک شرک مأذونی پیدا ہوا یعنی شرک بھی کرے اور وہ عبادت بھی بن جائے۔ چنانچہ ایران میں آغائے عزالدین، آغائے سبحانی کریم اور پاکستان میں آغائے محسن نجفی وغیرہ اس میدان میں اترے کہ

شرک مأذونی بھی ہے اوراس قسم کا شرک جائز ہیں۔ دیکھنا چاہئے آیا کوئی شرک مأذونی موجود ہے یانہیں؟ آپ پر واضح ہوگا توسل سے کتابیں بھری پڑی ہیں، دعائے توسل، زیارات کے فقرات چوڑی بالی جھنڈے گھوڑے یہ سب شرک ماذونی ہیں۔ حال ہی میں حوزہ علمیہ میں دین سیکھنے کے لئے جانے والے بعض افاضل نے شرک مأذونی پر پایان نامہ لکھا ہے اس میں انھوں نے تمام دفعات شرک مأذونی کا ذکر کیا گویا اسے پندرہویں صدی کا شرک کہا جاسکتا ہے۔

شرک مجازیا قانونی جس کی تفصیل آگے آئیں گے شرک مجازیا قانونی نے بت پرستی کی بدبو آنے سے بچانے کے لئے ان بتوں کے نئے نام توسل،عزاداری، زیارت، روضہ، سجدہ گاہ وغیرہ ہیں۔ پھر بھی آغائے سبحانی وغیرہ انہیں بت مانند نہ ہونے پر اسرار کرتے ہیں۔

۱۔ اللہ کے برابر میں کسی کو کھڑا کرے سورہ نساء:۴۶ ﴿وَ لكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلا يُؤْمِنُونَ إِلاَّ قَليلاً﴾ ۴۸, ﴿وَ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرى إِثْماً عَظيماً﴾ سورہ مائدہ:۷۲ ﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَأْواهُ النَّارُ وَ ما لِلظَّالِمينَ مِنْ أَنْصارٍ﴾ سورہ توبہ:۳ ﴿وَ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَ بَشِّرِ الَّذينَ كَفَرُوا بِعَذابٍ أَليمٍ﴾

شرک کی دوسری مصداق شرک دراطاعت یعنی اطاعت اصلی مخصوص اللہ ہے سورہ اعراف ۱۹۰ ﴿فَلَمَّا آتاهُما صالِحاً جَعَلا لَهُ شُرَكاءَ فيما آتاهُما فَتَعالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ ابراھیم ۲۲ ﴿وَ ما أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِما أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمينَ لَهُمْ عَذابٌ أَليمٌ﴾

ارباب وجوہ النظائر قرآن نے شرک کے مصادیق بیان کئے ہیں

آپ کی شرک کے مصادیق اوراستعمالات پیش کیئے ہیں۔

کلمہ ماذون کے لیے اصحاب وجوہ ونظائر نے چندین مصادیق بیان کیے ہیں لیکن کوئی فرد ماذون کل نہیں معجزات فعل انبیاءنہیں فعل اللہ ہیں۔

شرک وکفر ماذونی کے نام سے ملک کے کونے کونے میں بت خانہ بنائے گئے ہیں۔عجیب انداز سحر بیانی رکھتے ہیں نفی تحریف قرآن کریم کر کے دوسطر گزرنے کے بعد تحریف قرآن کو ثابت کرتے ہیں۔تحریف قرآن کرنے والوں کو بڑے القاب تعظیم وتحلیل سے یاد کرتے ہیں مثل طارق بن زیاد خالد بن ولید یاد کرتے ہیں۔رئیس المحد ثین لکھتے ہیں۔

عزاداری امام حسین

آغائے سبحانی کے مدافعات میں سے ایک عزاداری امام حسین پر وارد نقدوں کے جوابات میں لکھا ہے ''مصائب عزیزان پر رونا فطرت انسانی میں شمار ہے، آپ سے سوال ہے کہ اس عمل فطری کے مطابق آپ اپنے عزیزان رفتہ کی یاد میں کتنی بار روتے ہیں۔تاریخ بشریت من لدن ادم صفی اللہ الیٰ یومنا ھذا اوالیٰ یوم القیامۃ سالہائے سال رونے والا کوئی نہیں آیا ہے۔آپ بتائیں گے رسول اللہ مکہ میں حضرت خدیجہ،ابوطالب اوراپنے دو فرزندوں پر کتنے دن روئے تھے۔حضرت امام حسین اپنی مادر گرامی کی وفات پر کتنے سال روئے، کتنے سال برسی منایا؟ خوف اللہ کریں خلق اللہ کی رضایت کی خاطر اپنی آخرت برباد نہ کریں۔اسی طرح دروغ گوئی کہانی سازی کر کے رونے کا اجر وثواب بتا کر رلانا کہیں بھی نہیں آیا ہے رسول اللہ اپنے فرزند کی وفات کے قریب دنوں میں روئے۔ضد قرآن ضد رسول اللہ ہے، دنیا میں مصیبتوں پر رونا حدود فطرت تک محدود ہوتا ہے اگر آنسو نہ آئیں جعلی قصہ کہانیوں سے رلانا دنیا میں نہیں ہوتا ہے ہر چیز کی حد ہوتی ہے

حد سے تجاوز کو روکنا حکم شرعی ہے۔

آپ سر دیوار سے ماریں آسمان سے ماریں زمین پر لات ماریں خود کشی کریں خودسوزی کریں خلق خدا کو گمراہ کرنے کا جرم قابل مغفرت نہیں، عزاداری اس وقت اسی فیصد اشعار پر چلتی ہے، عراق ایران افغانستان پاکستان میں عزادار تارک صوم وصلاۃ ہوتے ہیں۔ مراسم سے دفاع کرنے والے کے دلوں میں اسلام عزیز کے لئے غلیظ سیاہ نقطہ ہے۔ رسول اللہ امیر المومنین فاطمہ زہرا تو چھوڑیں خود امام حسین عزیز غیور تک سے اہانت، جسارت قرآن، اسلام سے اہانت ہے، ان کا کوئی گوشہ کنار بھی اسلام سے دور سے نہیں ملتا ہے۔ آغائے مدافع شیعہ آپ کا اندھے بہرے جھوٹ سے بھرے اشعار غاوین رقاصان موسیقاراں کی اکاذیب افتراء کو مکتب حسین کہنا زیب نہیں دیتا ہے۔ کیا امام حسین رسول اللہ کے مکتب کے شاگرد نہیں تھے کیا کسی مسلمان کو اسلام سے ہٹ کے مکتب بنانے کی اجازت ہے؟ آپ تنہا خرافات سے دفاع کرتے ہیں۔

جیسا کہ آج کل مغرب میں قرآن کی اہانت وجسارت دوبارہ شروع ہوئی ہے لیکن آپ لوگوں کے سر میں جوں نہیں رینگتی، کسی قسم کا احساس نہیں کرتے ہیں لیکن مسئلہ امامت وخلافت فتنہ انگیز فتنہ پرور، جماعت کو تتر بتر کرنے یا اضافہ کرنے والوں کی ذمہ داریاں اٹھائے ہوئے ہیں۔ حوزے والے اگر دشمنان کے خلاف کچھ کرنا مصلحت نہ سمجھیں تو خود اپنوں کے گھروں میں آگ لگاتے ہیں عمل ہاروت وماروت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ آپ امام دوست نہیں امام پرست ہیں اگر یہ آگ ٹھنڈی پڑے تو ایام فاطمیہ کا اعلان کرتے ہیں تاکہ آپ اسی میں مصروف رہیں باعث خوشنودی

ملحدین دکھ غم وحزن مسلمین میں مصروف رہتے ہیں جس طرح سے بھی لکھیں آپ حضرات بمعہ میرے عزیزان، آپکے مرشدان اساتید تحقیقات والوں کو ہدایات نہیں ہوئی ہے جیسا کہ اعراف ۱۴۶ میں ہے،آپ لوگوں کی پر تعیش زندگی درک حقائق میں مانع ہے۔

آئمہ سے منسوب روایات کسی بھی صورت حجت نہیں ہیں کیونکہ راویان مفسدین کوفہ میں بیٹھ کر امام باقر وصادق سے نسبت دے کر روایات جعل کرتے تھے علاوہ اس کے فرمودات حجت ہیں کہاں سے ثابت ہیں حجت رسول پر ختم ہے لیکن اس وقت ان رسومات کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔

افاضل راشد ودیگر علماء اعلام کا میرے اوپر نقد لاذع قدح قادح عزاداری امام حسین سے متعلق درست نشانی پر مارا ہے، میں عزاداری کا مخالف ہوں کیونکہ یہ عزاداری ’من البدائہ الی النھایہ‘ دین وشریعت کے مخالف سمت پر قائم ہے۔فقہاء عظام، مقامی علماء اور مقلدین عوام، مفتیان کے کاندھوں پر قائم ہے۔قیامت کے دن ان سے سوال ہوگا ’’بای آیۃ تسندون و بای سیرۃ النبی ‘‘اصول دین وفروع دین کا کھیل کھیلنے والوں نے اسے اصول دین میں شمار کیا، ان کو پکڑا جائے گا ان کے ہاتھوں ہتھکڑیاں لگائی جائیں گیں، جہنم ان کا ٹھکانہ ہوگا۔محمد حسین کاشف الغطاء نے کہا تھا عزاداری امام حسین کو اگر اصول وقواعد کے تحت دیکھیں تو اس کی اجازت نہیں ہے۔سابق زمانے میں کہا جاتا تھا عزاداری ترویج دین کے لئے بہترین وسیلہ ہے،اس امید پر اس اجتماع کو اصول دین فروع دین پہنچائیں لیکن اب تو روز روشن کی طرح عیاں ہو چکا ہے، بقول سید محمد باقر الحکیم ان کے والد سید محسن الحکیم نے فرمایا عزاداری گلے میں پھنسی ہڈی ہے۔تمام مظاہر عزاداری منافی اسلام ہونے میں جائے شک وتردید نہیں۔

مجتہدین کے بلا سند ودلیل کے فتویٰ حشیش برابر ارزش نہیں رکھتے ہیں۔ بلکہ یہ امام حسین اور امیر المومنین کے نام سے اسلام کے خلاف قیام خوارج ہے جبکہ تمام اطراف وجوانب سے ثابت ہو گیا یہ کل مراسم علیہ اسلام جنگ ہیں۔

عزاداری اسلام کے خلاف مشقیں

حضرات عزاداری ہی جھوٹی کہانیوں کا مظہر جلی ہے۔ آج میں تقریباً تمام اشکال وصورت عزاداری کا مخالف ہوں، ملک کے اندر اور بیرون ملک علماء سے مکاتباتی مناظرہ کرنے کی استطاعت، لیاقت و اہلیت نہیں رکھتا ہوں، میں ادعا علمی نہیں کرتا میں صرف قرآن کریم سے استناد مانگتا ہوں، کیونکہ انسان مسلمان کیلئے حجت صرف قرآن ہے جبکہ سنت رسول اللہ تیسری صدی میں بلاد منافق نشین میں افراد مجہول نے تدوین کی ہے، جن کی تقلید ممنوع قرآن وعقل ہے۔ جب استفسار کیا جاتا ہے کہ عزاداری میں بہت جعلیات ہیں تو کہتے ہیں ''**العہدہ علی الراوی**'' کیا جھوٹ جعلی سند سے صحیح ہونگے ؟ میں دین وشریعت کے لئے مکاتباتی کیلئے آمادہ ہوں۔'' **العہدہ علی الراوی** ''جس نے بھی نقل کیا اس سے سند پوچھی تو اس عالم نے کہا ہم نے معتبر ذرائع سے لیا ہے۔ کیا کسی سے بھی نسبت دیکر کہہ سکتے ہیں؟ یہ طریقہ صاحب تاریخ طبری کا ہے، یہی رویہ صاحب من لا یحضر الفقیہ کا ہے۔ عزادار ۲۱ رمضان المبارک میں تمام روٹوں پر سبیل شربت وبریانی لگاتے ہیں گویا یہ ملک اسلامی نہیں بلاد کفر ہے۔ جو علماء اس کو اصول دین میں شمار کرتے ہیں ان کے سامنے یہ کرتے ہیں۔ تمام ایام موالید و وفیات، ولادت کے مبدعین فاسدین دین وشریعت امثال آل بویہ و صفویان، ضد اسلام وصوفیان بدعت گذاران کی تاسیس ہے۔ نبی کریم نے اپنی زوجہ باوفا خدیجۃ الکبری یا مقتولین بدر واحد کی یاد نہیں منائی۔ امیر

المومنین نے رسول اللہ کی یادنہیں منائی، حضرات حسنین نے رسول اللہ، مادر عزیز زہراء مرضیہ یا امیر المومنین کی یادنہیں منائی۔

اس واقعہ کو ابھی تک دھرانے، یاد منانے کی کیا منطق ہے؟ یہ کس کے حکم پر کررہے ہیں؟ اس کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ کیا فوائد وعوائد ہوں گے؟ نہ ماننے کی صورت میں کون سے نقصان وخسارے ہوں گے؟ اس کے بانی کون تھے؟ جب تک اس کو منانے کی سند رسول اللہ سے نہیں ہوگی، اس کو منانے کی کوئی منطق نہیں بنتی ہے۔ کسی کی یاد منانے کی منطق قرآن اور سنت وسیرت محمد میں نہیں ملتی ورنہ سب سے پہلے یاد رسول اللہ منانی چاہیے تھی۔

قرآن عظیم وسنت وسیرت رسول اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ملتی ہے۔ دین وشریعت میں اس کے جواز میں کوئی سند نہیں ملتی ہے۔ خود امام حسین یا امیر المومنین نے مادر گرامی حضرات حسنین کی یادنہیں منائی تھی۔ آخر کسی کی یاد منانے سے کیا عوائد وفوائد ہوں گے؟ اگر گذشتہ گان کی یاد منانا ہوتا تو مقتولین احد وخندق کی کیوں نہیں مناتے جن کی قربانی سے شجر اسلام کی آبیاری ہوئی۔

کتاب کامل زیارت تألیف ابی القاسم جعفر بن محمد قولیہ متوفی ۳۶۷ھ ھجری نقل از کتاب فہرست شیخ طوسی اس کتاب میں رسول اللہ کی قبر کی زیارت کا ثواب ذکر ہے۔ اس کی مثال نماز میں "**اسلام علیک ایھا النبی**" نبی کریمؐ کو حاضر تسلیم کرکے امام زادوں کی زیارت جائز بنایا ہے، ابن قولویہ کی نقل کی کوئی قیمت نہیں۔

یہ ایک قسم کا شرک انجام دیتے ہیں، ایک قسم کی بت پرستی وشرک ہے جیسا کہ توبہ ۳۱ میں آیا ہے۔ انسان کے لئے احکامات واجبات محرمات کا حکم صرف اللہ ہی دیتا ہے یہ حق خاتم النبین کو بھی حاصل نہیں چہ جائیکہ آئمہ کو

حاصل ہو مجتہدین کا معنی مفہوم بھی جعلی خود ساختہ ہے ان کے ذہنی اختراع ہے، خواہشات نفسانی ہے ان میں سے ایک کھلا باطل بے بنیاد بلکہ ضد اسلام ضد قرآن عزاداری کے رسومات ہے۔

حضرت محمدؐ آخری حجت ہیں نساء ۱۶۵ ﴿رُسُلاً مُبَشِّرِینَ وَ مُنْذِرِینَ لِئَلاَّ یَکُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَ کانَ اللَّهُ عَزِیزاً حَکِیماً﴾ حجت حضرت محمد کے بعد ختم ہے باقی خلفاء امام فقیہ مجتہد علماء ان کے اقوال بغیر اسناد بقرآن حجت نہیں ہیں، بلکہ توبہ ۳۱ کے تحت شرک ہے۔

۲۔ آئمہ سے توسل بت پرستی ہے۔

۳۔ ان کے لئے جعلی تابوت جھنڈے بت پرستی ہے۔

۴۔ امامت ایک منصب الٰہی نہیں منصب مذہبی ہے۔ مذاہب کی قرار دادیں الٰہی نہیں ہوسکتیں جن آیات سے امامت کے لئے استناد کیا وہ تحریف قرآن ہے۔

اسباب و بواعیث قیام امام حسین

دوست نما عزاداران نے امام حسین کے قیام کو مسخ کر کے دین و شریعت حتیٰ دائرہ عقلاء سے بھی خارج کر کے بیہودگیوں کا مجموعہ بنایا ہے کہ یہ قیام حسین ایفاء بوعدہ عالم ذر اللہ اور حسین کے درمیان معاہدہ ہے، امام حسین خود و جوانان حسین کا قتل ہونا انسان مسلمان کے لئے ضروری اور ناگزیر ہے۔

دنیا کے گوشہ و کنار میں کوئی نیم دیوانہ بھی نہیں ملے گا جو یہ کہے کہ کربلا میں امام کو لشکر یزید نے قتل کیا ہے حقیقت نہیں رکھتا ہے افسانہ ہے۔ لیکن شدت سے اختلاف ملیں گے طرفین کا لشکر کتنا تھا حسین کے اھل البیت کتنے تھے، قتل کے بعد کیا ہوا، اسیران کی تعداد کتنی تھی، کتنی مدت اسارت یزید میں

رہے۔

یہ مجالس حسب تعبیر استاد محقق یاد بود بزرگان گزشتگان ہے لیکن نبی اکرم سے لے کر چوتھی صدی ہجری کے پہلے پچاس کے آخر تک ان مجالس کا تذکرہ و نام ونشان تک نہیں تھا۔ جیسا کہ محدث غالی قمی نے کتاب کنی و القاب میں لکھا ہے سب سے پہلا عاشورا کا خروج علی دین اللہ معز الدین ال بویہ نے کیا ہے۔ اس نے ۳۵۲ھ کو خواتین سر برہنہ بغداد سے کاظمین مسجد براثا تک جلوس نکالا تھا۔ رسول اللہ نے مقتولین بدر واحد کا دن نہیں منایا نبی کریم زوجہ باوفا خدیجہ کبراء کا دن نہیں منایا حضرت علی یا حضرات حسنین نے زہرا مرضیہ کا دن نہیں منایا حضرات حسنین نے یاد امیر الامومنین نہیں منائی۔ ۲۱ رمضان امیر المومنین کے نام سے جاری جلوس میں شربت بریانی نوش کرتے جلوس خارجین لگتے ہیں، حرمت رمضان کو توڑنے کی یاد بود یزید شمر وعمر سعد، ابن ملجم ہوسکتی ہے حسین نہیں۔

نوحہ ومرثیہ خوانی قرآن کریم میں مذموم مدحور ممنوع وحرام ہے، سورہ شعراء کی آخری آیات میں شعر وشعراء غاوین گمراہان کی میراث قرار دیا ہے اور حسب یس:۶۹ ﴿وَ ما عَلَّمْناهُ الشِّعْرَ وَ ما يَنْبَغِي لَهُ﴾ نبی کریم کیلئے نازیبا جھوٹ افتراء افک علی اللہ شعر گوئی نازیب ہے۔ سینہ زنی زنجیر زنی قمہ زنی جائز ہونے کی سند فتویٰ فروشان قیادت کنندہ گان ارشد ہوگا مرثیہ گویان نوحہ گویان جاہل از اسلام فاسدان ایمان کے غزلیات پر مبنی ہے۔ ہم کہاں جائیں کراچی مدرسہ مرکز اسلامی کے بانی نام اسلام سے انتساب صلاح الدین کار بے صلاح اپنے مدرسہ میں ایک نوحہ خوان کو اعزاز نوبل دیا ہے۔

یاد بود

بقول استاد محقق سبحانی یہ ایام یاد بود امام حسین ہیں لیکن یاد بود امام حسن کیوں نہیں؟ یاد بود اسلام کیوں نہیں یاد بود قرآن کیوں نہیں؟ یاد بود رسول اللہ کیوں نہیں؟ امام حسین تاریخ بشریت میں نمونہ فرد واحد ہیں سوال ہے کہ یہ عمل دین کے دائرے میں آتا ہے اس کے قواعد وضوابط نفی واثبات مدلل متقن محکم براہین پر استناد ہے یا خودساختہ مراسم ہیں؟ آغائے سبحانی چونکہ مذھب مشرکین پر قائم ہیں وہ حق وناحق دلیل وبے دلیل جائز وناجائز دین و بے دینی نہیں دیکھتے انہوں نے مذھب سے ہر حال میں دفاع کرنا ہے لہٰذا کہتے ہیں یہ یاد بود امام حسین ہے۔عزیزان گزشتگان کے یاد بود کا کیا دائرہ ہے کیا حدود وابعاد ہے؟ بیوہ، مطلقہ، اونٹ بھی اس میں شامل ہیں۔امام حسین نواسہ رسول ہیں لیکن آیا یاد بود کے بارے میں قرآن میں سیرت مطہرہ نبوی میں کوئی ھدایت امرونہی پائے جاتے ہیں۔

نبی کریم پر سخت ترین المناک ترین اعصاب شکندہ مصائب آئے، زوجہ باوفا خدیجۃ الکبریٰ، ان کے پشت پناہ حامی وناصر ابی طالب کی وفات، مدینہ پہنچنے کے بعد اپنی بیٹی کی وفات، دوسرا چچا حمزہ پرچم دار لشکر اور دیگر مقتولین بدر واحد، احزاب بنی نظیر میں قتل ہوئے کیا ان کے کوئی یاد بود کرتے تھے؟ آپ نے مثال دی ہے یہ امر طبیعی ہے درست ہے لیکن محتاج تلقین نہیں کوئی عزیز دنیا سے جائے اسی وقت انسان کا دل شکستہ ریزہ ہوتا ہے آنسو آتے ہیں یہ بھی فطری ہے۔لیکن اس عزاداری کی بنیاد آل بویہ غلات مَردہ اسلام کے دشمن حسین کے دشمن نے رکھی ہے۔آئمہ دوسو سال سے زائد عرصہ گذرنے کے بعد یاد بود امام حسین کرنا گزشتہ گان کی یاد بود کرنا

ہے تو رسول اللہ سے زیادہ سزاوار کون ہے علی سے زیادہ کون سزاوار ہے امام حسن کا کیوں نہیں اس مراسم کے جواز میں کوئی عقلی دلیل نقلی معتبر نہ ہو ہونے کے علاوہ یہ واقعہ پورے کا پورا قرآن کا منع کردہ اشعار پر چلتا ہے یعنی ایک حلال چیز حرام طریقے سے کھائی جائے یا ایک حرام گوشت حلال طریقے سے کھائیں، جیسے سرقت کا مال کھاتے ہیں۔

مجالس دعا

یکے از رسومات مذاہب انعقاد محافل اجتماعی دعا ہے اس شکل و نوع کی دعا دین میں نہیں پائی ہے اجتماعی دعا صوفیوں کی اختراعات میں سے ہے یہ ایمان با اللہ خوف اللہ کیلئے نہیں بلکہ اہل مذہب نے دنیا پرست مفاد پرست جو باہر اپنی منظور شخصیات کو دکھانے کیلئے انجام دیتے ہیں، یہ لوگوں کو جمع کرنے وسیلے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ جس سے وہ اپنی دنیوی مفادات حاصل کرتے ہیں دین سے اس کا دور سے بھی ربط نہیں ہے، یہ کرائے پر لوگوں کو جمع کرتے ہیں۔ پہلے مرحلے میں خود کلمہ دعا جو کتب لغات قرآن کریم میں آیا ہے اس کو دیکھتے ہیں کلمہ کے لئے اصحاب وجوہ النظائر قرآن والوں نے سات مصادیق بیان کئے ہیں۔

۱۔ دعا بمعنی قول کہ اعراف: ۵ ﴿فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا إِلَّا أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ﴾ انبیاء: ۱۴ ﴿قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ﴾ ۱۵ ﴿فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ﴾ یونس: ۱۰ ﴿دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

۲۔دعا بمعنی عبادت انعام:۷۱﴿قُلْ أَ نَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ ما لا يَنْفَعُنا وَ لا يَضُرُّنا أَصْحابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنا قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدى﴾قصص:۸۸﴿وَ لا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلهاً آخَرَ﴾فرقان:۷۷﴿قُلْ ما يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْ لا دُعاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزاماً﴾

۳۔دعا بمعنی نداء پکارنے کو آواز دینے کو کہتے ہیں قمر:۱۰﴿فَدَعا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِر﴾،۶﴿فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلى شَيْءٍ نُكُر﴾روم:۵۲﴿فَإِنَّكَ لا تُسْمِعُ الْمَوْتى وَ لا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعاءَ إِذا وَلَّوْا مُدْبِرينَ﴾ فاطر:۱۴﴿إِنْ تَدْعُوهُمْ لا يَسْمَعُوا دُعاءَكُمْ وَ لَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجابُوا لَكُمْ وَ يَوْمَ الْقِيامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَ لا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبيرٍ﴾

۴۔دعا یعنی استغاثہ عام طور پر اپنے خانے پہچانے والے کرتے ہیں۔بقرہ:۲۳﴿وَ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنا عَلى عَبْدِنا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَ ادْعُوا شُهَداءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صادِقينَ﴾يونس:۳۸﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَراهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَ ادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صادِقينَ﴾،غافر:۲۶﴿وَ قالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوني أَقْتُلْ مُوسى وَ لْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخافُ أَنْ يُبَدِّلَ دينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسادَ﴾

۵۔معنی دعا یعنی استفہام بقرہ:۶۸﴿قالُوا ادْعُ لَنا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنا ما هِيَ﴾،کہف:۵۲﴿وَ يَوْمَ يَقُولُ نادُوا شُرَكائِيَ الَّذينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجيبُوا لَهُمْ وَ جَعَلْنا بَيْنَهُمْ مَوْبِقاً﴾

۶۔معنی دعا سوال اعراف:۱۳۴﴿وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قالُوا يا مُوسَى ادْعُ لَنا رَبَّكَ بِما عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرائِيلَ﴾،زخرف: ۴۹﴿وَ قالُوا يا أَيُّهَا السَّاحِرُ ادْعُ لَنا رَبَّكَ بِما عَهِدَ عِنْدَكَ إِنَّنا لَمُهْتَدُونَ﴾مومن:۶۰

۷۔عذاب معراج سورہ بنی اسرائیل:۱۵﴿مَنِ اهْتَدى فَإِنَّما يَهْتَدي لِنَفْسِهِ وَ مَنْ ضَلَّ فَإِنَّما يَضِلُّ عَلَيْها﴾،۱۶﴿وَ إِذا أَرَدْنا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنا مُتْرَفِيها فَفَسَقُوا فِيها فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْناها تَدْمِيراً﴾،۱۷

لکھا ہے اگر یہ اسم اعظم پڑھیں تو وہ دعا رد نہیں ہوتی یہاں دوہرا جھوٹ بولا ہے کیونکہ اسم اعظم نامی کوئی اسم نہیں ہے اور نہ حروف ہے۔یہ مزخرف ہے جو صوفیوں کی گھڑی ہوئی ہے،کلمہ اللہ سے زیادہ اعظم کوئی اسم نہیں ہیں۔جناب فاضل گرامیان حوزہ میں پڑھنے والوں کی مثال کوئیں سے پانی نکالنے والی گھوڑے مانند ہے آنکھ بند کر کے رکھتے ہیں حدیث حجت ہونے کے لئے دو علم پڑھنا پڑتے ہیں۔

۱۔علم روایت ہے

۲۔ایک علم درایت آپ کو دونوں سے جاھل رکھتے ہیں۔

کہتے ہیں اسم اعظم ۷۳ حروف ہیں،آصف بن برخیا کے پاس ایک حرف تھا،عیسیٰ کے پاس حرفین،موسیٰ کے پاس چار ابراہیم کے پاس آٹھ نوح کے پاس ۲۷ ہمارے نبی کریم کے پاس ۷۲ حرف۔آپ اپنی عمر طالبعلمی میں کوئی بھی نئی بات سوال کریں تو اس کی دلیل،سند پوچھیں انسان کو اس قدر

فرسودہ نہیں ہونا چاہیے۔قرآن میں اللہ کے لئے اسماء حسنیٰ اسراء کے آخر میں آیا ہے اسماء حسنی سے پکاریں اسماء جلالہ اور رحمٰن سے زیادہ کوئی اعظم نہیں ہے ایک کلمے کو دوسرے سے جوڑیں تو معنی نہیں بنتا ہے، حرف کا معنی نہیں ہوتا ہے۔کوئی دعا نہیں ہے جو رد نہیں ہوسکتی ہو، دعا سے مربوط مطلوب طلب کے حساب سے قبول ہوتی ہے۔نوح نبی نے اپنے بیٹے کی نجات کے لئے اللہ کو پکارا ﴿فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَ إِنَّ وَعْدَكَ الْحَق﴾ اللہ نے فرمایا آپ نے ایسا سوال کیوں کیا آپ کو یہ حق نہیں تھا۔غرض دعا ارادہ ومشیت حق پر متوقف صوفیوں کی خرافات ہے۔

دعائیں اندر سے شرک اللہ سے پرے ہے اللہ سے مناظرہ مجادلہ ہے جیسے دعا ابوحمزہ ثمالی شرکیات سے پرے اپ آتے ہیں اصل وسیلہ پر دنیا دار سبب والمسببات ہے کوئی حرکت نقل ممکن نہیں بغیر کسی وسیلہ باہر جانے کے لئے جوتا اپنے گھر کی چھت پر چڑنے کے لئے سیڑھی درختوں سے پھل اتارنے کے لئے لاٹھی۔اللہ نے انسان کے لئے دو عالم بنائے ہیں ایک دنیا ہے یہاں دنیا بنانے کا وسیلہ لاتعداد حد واحصاء سے باہر جائز نا جائز محرمات بے حساب اور نئے وسائل بھی وقتاً فوقتاً کشف ہوتے ہیں۔

اگر یہ امر دینی ہے تو اس کی سند قرآن سے نکلنی چاہیے کیونکہ اللہ اور بندے کے درمیان واسطہ دوقسم کے بنتے ہیں ایک دفعہ بندے کو اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے وہ اللہ کی طرف کیسے رجوع کریں دوسرا اللہ کو بندے کی طرف توجہ کرنی ہے بندہ کو یہاں سے اٹھانا ہے، کسے مریض کرنا غنی کرنا فقیر کرنا وغیرہ ہے۔جب بندے کو اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے تو یہاں کسی قسم کا وسیلہ نہیں چلے گا۔آپ جہاں سے اسے پکاریں مسجد میں کعبہ میں جائیں کسی سے کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

کسی بھی شخص گروہ کے معائب جرائم کو زیادہ تر دشمن ہی اٹھاتے

ہیں، جب اٹھائیں گے آپ کو نفی یا اثبات کا سامنا ہو گا بد قسمتی سے مصیبتوں میں دشمن ہی صحیح بولتے ہیں دوست احباب اس وقت منافق ہی بنتے ہیں۔ دشمن ہی سچ بولتے ہیں دوستان عزیزان اس بارے میں منافقت برتتے ہیں۔آپ نے ہمارے عقائد کے خلاف جو لکھا ہے دوست بن کے لکھا ہے یا دشمن کی حمایت میں لکھا ہے، لیکن آپ کے دشمنان شیعہ سے مراد کون ہیں؟ سنی یا وہابی تو نہیں ہو سکتے بلکہ وہ تو آپکی ہر مشکل کو حل کرنے والی بھائی ہیں، آپ کو سقیفہ فدک غدیر سے متعلق روایات بنا کر دی ہیں۔امام مہدی، سجدہ گاہ اور متعہ سب کے لیے روایت بنا کر دی ہیں۔اسی طرح سیکولر بھی دشمن نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ آپکی ہر مشکل گھڑی میں آپ کی فریاد پر پہنچتے ہیں۔آپ کے دشمن قادیانی خانی بھی نہیں ہیں، آپ کا دشمن پہلے واضح نہیں تھا اب واضح ہو گیا ہے، اب کوئی ابہام نہیں رہا ہے۔اس پر کتاب لکھ سکتا ہوں کہ آپ کا دشمن قرآن ہے، قرآن ہی سے آپ کے بزرگوں کو چڑ ہے۔ آپ کے میلانی، اراکی، محدث نوری، طبرسی، صحافی فقہاء مجتہدین قرآن پر دفعات پر دفعات لگا کر حوزات مدارس سے بدر کیا ہے، آپ کی آنکھوں کا خار قرآن ہے۔ دوسرا حضرت حضرت محمدؐ ہیں جہاں آپ فضائل امیر المومنین کے نام سے علی کو اوپر اور محمدؐ کو نیچا دکھانے کی کوشش میں رہتے ہیں۔محمدؐ سے اس قدر دشمنی ہے کہ نبی کریمؐ کا نام ہی نہیں لیتے سوائے بیان فضیلت امیر المومنین کے۔آپ کا اٹھنا بیٹھنا دشمن محمدؐ سے وابستہ ہے آپ لوگوں نے رسول اللہ کی بیٹی کو اقتدار شوہر مال و دولت کی لالچ میں ہر مجالس میں روتی ہوئی دیہاتی عورت بنایا ہے۔آپ کا دشمن حسین بن علی ہے آپ نے ان کو تارکین صلاۃ، روزہ خوران چرسیوں کے سپرد کیا ہے۔

ہم نے الخیر فیما وقع کتنے سال بلتستان میں اہل بیت کے نام سے جلسے منعقد کرنے ،کراچی اپنے گھر میں موالید ووفیات ائمہ منعقد کی ہیں ، سیرت ائمہ پر چار سیٹ کتابیں چھاپیں، مذہب شیعہ کی ترویج کیلئے کتابیں چھاپیں۔ یہ سب کچھ کرنے والے کوسعودی کا طعنہ دیا عوام تو چھوڑیں آپ کے مقتدر علماء مخالف بیانات دینے والوں نے بھی مجھے سعودی کہا ہے،آپ میری اور ان کی املاک وجائیداد کا حساب کریں ۔لیکن جناب آپ نے یہاں دو چیز مبہم مجمل بتائی ہیں جس کی وضاحت چاہتا ہوں ۔ پہلے مرحلہ میں بانیان شیعہ طول تاریخ میں اصول وفروع فرق شیعہ کفریات جنایات حدواحصاء سے زیادہ ہیں،اس لئے آپ ان کے وجود سے انکار کرتے ہیں ذرا ان کے نام تعریف تو کرائیں۔ایک عرصے سے مسلمان ملکوں میں ہر جگہ ہر وقت ہر گھر میں ہر قسم کی شرک کو بغیر کسی رکاوٹ بغیر دلیل وبرھان کے وہابی کا طعنہ لگنے کے ڈر سے انجام دیتے ہیں جس چیز کے وہابی خلاف ہیں وہ کرنی ہے۔ دوسرا بریلویوں کا نام نہیں لیتے کیونکہ وہ بت خانہ بنانے میں ان کے صوفی بھائی ہیں۔ ہمیں وہ چیزیں کرنی ہے جو وہابی نہیں مانتے ہیں اس سلسلے میں بہت سوں نے بولا اور لکھا ہے مسلمان ملکوں میں نیا کفر، نیا شرک بنام شرک قانونی کفر ماذونی کورواج دیا گیا ہے۔

یکے از رسومات شیعہ زیارت قبور ائمہ

آغائے محمد حسین نے مسلمانوں میں جاری بدعتوں میں سے زیارت قبور مزورہ کورسومات شیعہ میں قرار دیا ہے۔قرآن کریم میں ایک سورہ بنام التکاثر اس کی مذمت میں آئی ہے، اور اسے دور جاھلیت میں عربوں کے اعمال زشت وباطلہ میں شمار کیا ہے جہاں وہ اپنی تعداد میں اضافہ کے لئے

قبرستان جاتے تھے تا کہ وہاں مدفون مُردوں کو اپنی تعداد میں شمار کرتے ،تم اس قدر بے حس و سرگرداں ہو گئے کہ تم قبرستان جاتے ہو تمہیں پتہ چلے گا جلد ہی پتہ چلے گا اگر پتہ چلنے کے دلائل شواہد قرائن پر اکتفاء نہیں کرتے تو جلد ہی تم وہاں پہنچو گے اور اس کے اندر جل جاؤ گے ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ (۱) حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ. ۲﴾ اس قدر جھوٹ بولتے ہو معلوم نہیں قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا حشر ہوگا ہر بدعت کو رسول اللہ سے نسبت دیتے ہیں ائمہ سے نسبت دیتے ہیں کہتے ہیں رسول اللہ کی زیارت کرتے ہیں رسول اللہ کی زیارت چادر تلوار پنجرہ قالین کی زیارت کرتے ہیں مردہ پرست اس پر بارگاہ بناتے ہیں ضریح بناتے ہیں پیسہ جمع کرتے ہیں اور خود اپنا مرنا بھول جاتے ہیں اس طرح انھوں نے عالم اسلام کو بت خانہ بنایا ہے۔ اگر قبرستان جانا کوئی فضیلت رکھتا تو رسول اللہ جب عمرہ قضاء کو گئے تو جنت معلیٰ میں خدیجہ کی قبر کی زیارت کرتے مدینے میں جب آئے تو کبھی احد جاتے وہاں زیارت کرتے مکہ مدینے کے راستے میں آمنہ بنت وہب اپنی والدہ کی قبر کے زیارت کرتے کسی ائمہ نے امام حسین کی زیارت نہیں کی ہے جبکہ آپ بت خانے بناتے ہیں آپ اسے زیارت کہیں یا بت پرستی کہیں تمام زیارت شرکیات سے پر ہیں۔ آغائے سبحانی احیاء عصر جاہلیت کیلئے مصر ہیں۔

دیکھیں سب سے پہلے قبور پر عمارت کس نے بنائی ؟ یہ آپ کے آئمہ کی تکریم میں نہیں بنی تھی کیونکہ اسلام قرآن محمد میں منہیات ملتا ہے بلکہ جاہلیت اولیٰ کے دور وثن پرستی تھے۔ آپ نے اپنے لئے کشکول چلایا ہے جس میں آپ لوگوں سے تقاضا کیا ہے آپ اپنی حاجت کا فیس یہاں ڈالیں اپنے مذاہب مبدعہ کی تعلیمات کو چلانے کیلئے ائمہ کے نام سے کشکول بنایا ہے مُردوں کی زیارت جیسا کہ سورہ تکاثر میں مذمت کی ہے ترقی کے دور

میں بت پرستی میں بھی ترقی آئی ہے۔

زیارات کو رسومات میں شمار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی بھی زیارت سند ضعیف نہیں رکھتی مفاتیح الجنان مجموعۃ ادعیہ وزیارات مزبورہ تھے۔ زیارت عاشورہ نشان ورموز ار حقد وکینہ بر سول اللہ ہے تاریخ بشریت میں اپنے مخالفین سے بغض وعداوت کا مظاہرہ کاملہ ہے تاریخ اسلام کی دلیل ہے بنی امیہ بنی ہاشم جاھلیت اور اسلام دونوں میں رشتہ دار تھے چنانچہ الحاد نواز علماء نے پھر آتش فتنہ روشن کی ہے، اسکی سند شرعی قرآن یا سنت عملی رسول اللہ نہیں رکھتے ہیں۔ مفاتیح الجنان کے مصادر شیخ طوسی کے مصباح المتھجد ان سے قبل جعفر ابن محمد بن قولیہ متوفی سنہ ۳۶۷ھ شیخ طوسی کے بعد سید ابن طاؤس کی کتاب کامل زیارات اس کتاب میں ثواب زیارات رسول اللہ لکھا ہے جو غلط ہے۔

اسلام اور مذاہب مترادف عام وخاص تضاد پایا جاتا ہے دونوں ایک دوسرے سے تقابل ضدیں رکھتا ہے درمیان فاصلہ بین ضدین پایا جاتا ہے اسلام کی پرگشت اللہ پر ہوتی ہے، اللہ کی طرف سے نازل قرآن ہے۔ اسلام دعوت دیتا ہے ایمان باللہ خالق ورازق یکتا حیات مابعد الموت وبعثت انبیاء وکتب کی طرف ہے قرآن میں حیات دنیا تک محدود نہیں بلکہ مابعد حیات ایک حیات ابدی ہمیشہ جیسا کی کثیر آیات میں آیا ہے لہو ولعب زینت حیات غرور حیات پست گردانتا زندگی دنیوی کی کوئی قدر و قیمت نہیں جس طرح بھی زندگی گزریں عیاش نواش بھوکے پیاسے ننگے دونوں یہاں سے ایک دن جانا ہے۔ مذاہب کی تقدیم حیات دینا مفاد پرست دنیا پرست اقتدار اغنیاء کو جاتی ہے ان کی ساخت ہے لہٰذا انہوں نے خیرات شرورت معروفات کوئی بھی نہیں چھوڑا ہے منکرات کو بھی فروغ دیتے عالم جاہل عابد بے دین۔

ا۔فصل الاول مسجد مندر سیکولر ملحدی اور احزاب دینی سب کو پیسے دیتے ہیں ۔

قارئین کرام عراق میں ایک شخص بنام ملھب والی بنے اور بہت حد تک مقبول شخص واقع ہوئے ،لوگوں نے ان سے سوال کیا آپ کی مقبولیت کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے کہا علم ہے تو لوگوں نے کہا دوسروں کے پاس بھی علم تھا تو اس نے کہا ذاک علم مہمل وھذا علم مستعمل ۔معلومات جمع کرنے کے بعد تو معلوم ہوا تفاسیر توضیح تنویر تشریح آیات قرآن نہیں تھے بلکہ تنسیخ قرآن ابطال قرآن تحریف قرآن تھے،تحریف قرآن کے لئے تھے کوئی قرآن سے کھیلنے والا پس پشت ڈالنے والے قرآن اٹھانے والے کو قرآنیون عمری کہتے ہیں،میں نے دوتین دفعہ پاکستان میں قرآنی سوالات نشر کئے تھے۔آپ کے مجتہدین فرمان شگری اور اصلاح طلب محمد حسین ڈھکو صاحب نے میرے خلاف اشتہار دیا تھا،صلاح الدین نے میرے ساتھ معاہدہ کرنے کے باوجود مدرسہ میں درس قرآن نہیں رکھا لیکن تاجر قرآن کے کہنے پر قرآن میں تحریف کی ۔صاحب مصباح القرآن نے مجھ سے کہا آغائے محسن کی البلاغ المبین کو ہم نہیں چھاپیں گے میں نے پوچھا کیوں تو کہا کیونکہ مودودی کی تفسیر اور اس میں کوئی فرق نہیں اب معلوم ہوا ناشر اور مفسرین کے درمیان شرائط طے ہوا ہے حالانکہ صاحب البلاغ المبین نے وقت گزرنے سے پہلے ہی ابتداء آیات ایاک نستعین میں شرک قانونی کو ثابت کیا تھا۔شاہ صاحب مصباح چراق رتی کی فقدان کی وجہ سے نہیں دیکھے تھے۔تفسیر کا نام سن کر سمجھتے تھے قرآن فہمی کی کتاب ہے،آغائے جواد نے کہا اس کی اردو اچھی ہے آغائے جواد کی سیاسی اجتماعی تاریخی آراء مطابق واقع نہیں۔جیسے تحدید دین میں نظریہ اقبال دین کو بدلو،علماء مقام انبیاء رکھتے ہیں،ہمارے ہاں اجتہاد چلتا ہے وغیرہ۔لیکن تفسیر لکھنے کی پیش کش کو نہیں سمجھا

تھا اس سلسلے میں ان کے عمائدین قبلہ آغائے نجفی سنت برقرآن مقدم کے داعی بنے اللہ کا لاکھ شکر ہے میں ان علوم میں فیل ہو گیا تھا۔ میں نے اپنی کتاب خطد احیون میں بعض دوست نماؤں کو غالی لکھا اس پر میرے پاس آئے اور کہا آپ نے ہمیں غالی کہا ہے، ہم نے ان سے پوچھا آپ شیعہ ہیں یا نہیں تو کہا ہم شیعہ ہیں تو میں نے کہا شیعہ ہی غالی ہوتا۔ بعض علامہ جواد مغنیہ اپنی کتب میں تکرار سے غلو کو رد کیا ہے پھر فضائل علی میں لکھا ہے جو انسانوں کے لئے ناممکن نہیں ہے بول سکتے ہیں آغائے میلانی عزت الدین عاملی غالیوں کے وکلاء مدافع ہے لیکن خود غلو سے بالاتر غلو کو ثابت کرتے ہیں۔

تخاصم میں قاضی کون

۱۔ ومن ینحا نحو سجانی، لوح محفوظ سے نازل قرآن ہے یا ممنوع تدوین نبی کریم حدیث ہے؟

۲۔ قرآن کو کسی نہ کسی طریقہ سے کنارے پر لگانے میں تمام مذاہب متفق ہیں، تمام ممکنہ تدابیر کو بروئے کار لایا جائے۔ لیکن یہ عمل کس کی سرپرستی نگرانی میں ہوئے تھے۔

۳۔ قرآن اور حدیث میں تزاحم ہونے کی صورت میں حدیث مقدم ہے۔ اللہ اور رسول میں تزاحم ہونے کی صورت میں رسول مقدم ہے رسول اور ائمہ تزاحم ہونے کی صورت میں ائمہ معصوم مقدم مجتہدین میں تزاحم ہونے کی صورت میں مجتہد ساز مقدم ہے مجتہد اور مشتی تزاحم ہونے کی صورت میں مشتی مقدم ہے۔

۴۔ حدیث بذات خود حجت ہے۔ قرآن محتاج حدیث ہے حدیث محتاج قرآن نہیں ہے۔

۵۔ آیات قرآن کے کلمات سیاق وسباق سے تجاوز کر کے مبارزہ

قرآن کے لیے اتر کر آیا۔ مبارزہ قرآن میں کوئی کسر نہیں چھوڑ نا ہے۔

۶۔ قرآن کی جگہ صحیفہ سجادیہ، بخاری، حدیث کساء پھر قرآن پر غصہ نہیں اترا ایک اور کتاب عالم وہم وخیال شیطانی میں تصویر کھینچی اس کا نام کتاب امام علی فیہ علوم الاولین والاخرین اس سے زیادہ جسارت اہانت کیا ہو سکتی ہے۔

جہاں چند مثبت ہے سنت اہلبیت اور اصحاب کو بھی اللہ کا حجت گردانا ہے اہلبیت نکرہ رکھنے میں کیا حکمت عملی تھی وضاحت نہیں کی ہے کیونکہ اس کے مصادیق کثیرہ ہیں قاہرہ مغرب کے مجہول فساق منحرفین مراد لیا ہے آیت تطہیر، مودت، ولایت مائدہ ۵۵ مباہلہ جاگیر تفسیری بالرائے کے تحت سے اہلبیت ہے لیکن بدقسمتی سے اھل البیت نکرہ ہے اہلبیت سے قاہرہ قیروان قلعہ الموت اور صفویان مراد ہیں کسی بھی آیت میں اہل بیت کا شائبہ بھی نہیں تو کہتے ہیں وہ برہان نور ثقلین، کافی میں آیا ہے، مرحوم معرفت نے حالت خوف وتردد کے ساتھ ان تفاسیر سے کشف نقاب کیا ہے۔ آپ کا مذہب احادیث پر قائم ہے، احادیث کی تدوین رسول اللہ نے ممنوع کی تھی۔

منقولات شرعیہ کی حیثیت دیگر منقولات تاریخی سے زیادہ صحت کے حامل ہونا چاہیے کیونکہ نفع نقصان مضرات کا عنصر ہے احتمال صدق وکذب میں زیادہ تحقیق طلب ہے اس میں مقررہ تحقیق بین علماء حدیث وعلماء رجال سے گزارنا ضروری ہے ورنہ احکام شرعیہ جائز ناجائز حلال حرام ثابت نہیں ہوں گے۔ واجب وحرام پر عمل کرنا دشوار باعث زحمت ہوگی آزادی میں خلل ہوگا وجوب وحرمت ثابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مراحل مراتب سے گذرنا ہوگا۔

کتنے دن اپنے اہل خانہ جاہل از اسلام پڑھے لکھے بنین و بنات دامادوں اور نام نہاد علوم شعوبی پڑھنے والے اولاد، دامادوں برادرزدگان

سے بھی مزاحمت مقاومت اہانت کرائی۔ میں نے کسی سے بھی یہ نہیں کہا ہے
یہ جو مذہب آپ کے پاس ہے باطل ہے اس کو چھوڑ کر خالص اسلام کی
طرف آجاؤ میری بات سنو مجھ پر اعتماد کرو نہیں کہا کیونکہ میرے دین قرآن
اور حضرت محمد کی سیرت طیبہ ہے انھوں نے بھی کسی دن پوچھا جو مصیبت میں
تو ایا ہے کیوں کہاں سے لایا ہے کوئی مثال نہیں ملتی نبی کریم نے اپنے اہل
خانہ خدیجہ زید بن حارثہ علی بن ابو طالب کو دعوت اسلام نہیں دی کیونکہ یہ
ذوات حضرت محمد کے تمام بود و باش نشست و برخاست ان کے نظارت میں
تھے ایک پیکر عفت صداقت تھے۔ محمد میں حب دنیا اقتدار طلبی جاہ طلبی جیسی
کوئی چیز نہیں دیکھی تھی حضرت علی جو آپ کے پروردہ تھے سے نہیں کہا یا علی
مجھے اللہ نے نبوت سے نوازا ہے آپ ہمارے ساتھ اس عبادت میں شریک
ہو جائیں خود علی نے پوچھا یہ عمل جو آپ کرتے ہیں کہیں نہیں دیکھا تو آپ
نے فرمایا اللہ نے مجھے نبوت پر مبعوث کیا ہے اگر آپ شریک ہونا چاہیں ہو
جائیں میرے گھر کون آتا کیا دلاتا ہے ملا کہاں جاتا ہے حتیٰ جب حج کو جاتا
تھا تو میری مخالفت میں کاروانوں میں جاتا تھا۔ مجھے بینک میں فارم بھرنا
نہیں آتا لیکن میرے پروردہ نمک حرام عزیزوں میں سے کسی نے نہیں کہا ہم
دن رات یہاں ہوتے ہیں ہم نے کسی سعودی کو آتے نہیں دیکھا۔ حتیٰ
آغائے سید جواد صاحب عروۃ الوثقیٰ، حیدر جوادی نے میرے چہرے کو مسخ
کرنے کی بھرپور کوششیں کیں لیکن قرآن میں آیا ہے ﴿یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ
وَ تَسْوَدُّ.. العمران. ۱۰۶ ﴾۔ یہ جو عبدالحسین شرف الدین اور جامعہ
ازہر کے سرپرست کے درمیان گھڑ جوڑ کہانی بنائی ہے نبی کریم نے اپنی
نبوت کا ولیمہ دیا تھا صاحب مراجعات نے روایات تواتر مزورہ کا دعوی کیا
ہے یہاں کوئی دعوت نہیں ہوئی ہے یہ کہانیاں آیت شعراء سے متصادم ہے و
انذر یعنی ان کو ڈراؤ آگے عذاب دردناک جہنم ہے یہ بات آپ نے کوہ

ابوقیس پر جا کر تمام قریش سے خطاب میں بتائی۔ نبی نے کسی بھی دن اپنے اہل خانہ اور عزیز واقارب کو جمع کر کے ان سے نہیں کہا۔اس تحقیق سے مجھے کیا مل رہا ہے میرے گھر میں کون آ رہا ہے کس کا فون آتا ہے کون پیسہ لاتا ہے پیسہ لانے والوں کو ڈانٹ کر شرمندہ کر کے واپس کیوں کرتے تھے بیس سال سے اپنے لیے جوتا نہیں خریدا لیکن اولادوں نے سو بار قیمتی جوتا خریدے گھر جوتا خانہ بنایا میرے اہل خانہ بخوبی جانتے ہیں میرے نمک حرام باطنیہ کے نمک خوار گور یلے نے میرے گھر کو اسلام مخالف مورچہ بنایا میری گزر اوقات کیا ہے بنک میں رقم کتنی ہے مجھے بنک میں سلپ بھرنا بھی نہیں آتا ہے۔اگر میرے پاس مال و دولت آتا تھا تو آج میرا پروردہ آغا سعید میرے مخالفین سے نہ ملتا میری اولاد نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ اپنا عقیدہ ہمارے اوپر نہیں ٹھونس سکتے ہیں ٹھونسنا کیسا ہوتا ہے کیا ہم نے آپ لوگوں کو مذہب چھوڑو ورنہ یہ کریں گے وہ کریں گے کہا تھا۔

میں نے پچیس سال پہلے علماء کے لباس کو اتارا اور خمس لینے سے گریز کیا ہے تحفہ تحائف عطیات تک لینا بند کیا شہرستانی کے دولاکھ تومان کو مسترد کیا۔درسگاہ اعتزالی اور قرمطی خاص کر شگر اور کواردو والوں کے علماء پر بوجھ نہ بنیں تو اس طرح نہ ہی میں ان کے علوم شعوبی میں تبحری کا حاسد ہوں اور نہ ہی ان علوم میں تبحری میں ناکامی کو احساس حقارت کرتا ہوں اور نہ ہی پیچھے رہنے کی وجہ سے احساس کمتری میں مبتلا ہوں تا کہ ان کی تذلیل و تحقیر کروں۔پاکستان بھر کے علماء سے زیادہ امام حسین ،اصل امامت، مذہب شیعہ کی خدمت کی جس پر اب اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے استغفار کا خواہاں ہوں اس مذہب ضد اسلام قرآن ومحمد کی نادانستہ ترویج کی تھی۔

۲۔قرآن کریم میں جو کلمہ زیادہ تکرار سے آیا ہے وہ کلمہ کفر وشرک ہے جو کلمہ زیادہ تکرار سے آیا ہے وہ معاشرے میں زیادہ مستعمل کلمہ ہوتا ہے لیکن

آپ کو یہ گوارہ کلمہ کسی کو کافر مشرک زیادہ استعمال ہو لہٰذا یہ حق نہیں دینا چاہیے کہ وہ استعمال کریں تو آغائے سبحانی عزت الدین میلانی عاملی جیسی ہستیوں نے کہا ہے کہ قرآن کی تلاوۃ کرنے میں احتیاط کرنی چاہیئے۔

ایران میں انقلاب اسلامی آ کے ۴۴ سال ہو چکے ہیں ایران مرکز تشیع ہونے کے ناطے عامۃ الناس کے خیالات تصورات توقعات یہ تھیں کہ اب یہاں نظام امامت نافذ ہوگا اس انقلاب کے بانی امام خمینی نے نجف میں اپنے جلاوطنی دور میں اپنی خطابات درسی میں فرمایا تھا آغائے امام زمان کی طرف سے علماء فقہاء نیابۃ عن الامام حکومت قائم کریں گے لیکن کامیاب ہوتے ہی اس انقلاب کو شیعی یا امامی متعارف کرانے کے بجائے اسلامی انقلاب کہا جس سے دنیا بھر کے مسلمانوں نے خوش آمدید کہا مسلمانوں میں اتنی خوشیاں آئی اب یہ انقلاب ایران سے باہر بھی قائم ہوگی لیکن جب ملک کے دستور بنایا تو دستور میں لکھا یہاں آئین فقہ جعفری ہوگی یہاں سے ہم جیسے بے وقوف زود باور کے ذھن میں یہ خدشہ آیا اسلامی انقلاب اور فقہ جعفری میں رشتہ ربط نہیں اسلام کا دستور قرآن کریم ہے جو لوح محفوظ سے نازل ہے امام جعفر صادق نے دس صفحہ آئین زندگی نہیں چھوڑی نہ کوئی حلقہ درس تھا یہ جو چار سو کتابیں آپ کے شاگردوں نے لکھی ہے آغائے خوئی نے اپنے موسوعۃ رجال کی ابتدا میں لکھا ہمیں چار سو شاگرد ملے نہ ہی کوئی صفحات فرمایا ایسی کوئی کتاب نہیں دیکھی ہے جب ایران عراق جنگ میں صلح کرنے کے لئے عالم اسلامی کے چودہ سربراہ امام خمینی سے درخوست کرنے پہنچا اور اپنے عرائض پونچایا تو امام خمینی نے اپنی خطاب میں فرمایا اینجا جمہوریت است حکومت دست مردم است ہم ان کے خدمت گزار ہیں حیران ہوئے جمہوریت اجتہا دملعون مطعون مردود شیعہ کیسے اچانک مثل صاعقہ گرا میں نے آغائے صلاح الدین سے کہا آپ کہتے تھے ہمارے پاس نص چلتے ہیں

وہ نص کہاں گئے اب تک پانچ سربراہان آئے ہیں دو شیخ تین سربراہ نسل فاطمی رئیس جمہور بنے لیکن ۱۳۰۰ کلومیٹر کے فاصلے واقع حوزہ امام خمینی اور آغایان سبحانی، اراکی، آصفی، املیادنے الفیہ ابن مالک کی جگہ نص نص کا رٹہ لگاتے ہیں کہیں بھول نہ جائیں منصوصیت پر کتابوں کے انبار لگائے ہیں۔ امیر المومنین جس کیلئے ناممکن خلاف قرآن خلاف محمدؐ فضائل کے نام سے رزائل جمع کئے جانے والے علی نے اپنی حیات میں چودہ پندرہ زوجہ لیا تھا ان میں سے ایک بھی متعہ والی نہیں تھی، حقوق خواتین کے علمبرداروں نے متعہ کا بل پاس کیا ہے۔ ہمارے عقائد امامت کے خلاف جہاں امام منصوص من اللہ ہوتا ہے وہاں سے دو پایان نامے آئے ہیں گویا یہاں فسطائزم چلتی ہے حوزہ والے یا تہران میں قائم جمہوریت لکھتے ہیں ہمارے مخالفین فرسودہ بوسیدہ وسائل میں مصروف رکھیں۔

یکے از فتاوای اعتقادی بے مدرک آغائے سبحانی جشن غدیر ہے اس بارے میں کہتے ہیں یہ بدعت نہیں بدعت اسے کہتے ہیں کوئی فعل شریعت میں نہیں آیا ہے دین میں نہیں آیا ہے اس کو دینی کہنا بدعت ہے اگر اس کو دینی کہے بغیر انجام دیں جیسا کہ آج کل کے کھیلیں فٹ بال وغیرہ جائز ہے ماشاء اللہ آپ کے فتوا بے مدرک تنسیخ احکام قرآن کیلئے موثر ہیں، کسی طرف سے چون و چرا تک سنائی نہیں دیتی۔ آپ ایران میں جو کچھ عوام میں رواج ہے مردم کو نکال دیتے ہیں علماء ہاتھ سینے پے رکھ کے کمر خمیدہ ہو کر سلام کرتے ہیں یہ خلاف اسلام ہے خلاف قرآن ہے خضوع نہائی ہے۔

یکے از فتاوای تاریخی میں سے ایک فدک ہے سائل سوال کرتے ہیں فقہ شیعی میں عورت خانہ، جائداد زمین سے ارث نہیں لیتے آپ نے فرمایا وہ اگر زوجہ ہے زہراء بیٹی ہے لیکن زہراء بیٹی ہے اگر ملک محمد ہے ملک محمد سے ارث لیتا ہے فدک ملک محمد نہیں ملک منصب ہے ثانیا آپ حضرات نے سورہ

حشر کی آیت: ۷﴿ما أَفاءَ اللَّهُ عَلى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرى فَلِلَّهِ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبى﴾ اورسورہ اسراء کی آیت: ۲۶﴿وَ آتِ ذَا الْقُرْبى حَقَّهُ﴾ جہاں جہاں قربیٰ آیا ہے اس کے یٰ کو متکلم بنایا ہے حالانکہ وہ اسم متکلم نہیں مفرد مونث تفضیل ہے۔قربیٰ کو دے دیں زہرا قربیٰ میں نہیں آتا ہے قربیٰ وہ ہے جو وارث نہیں ہے فدک اور جانشین علی کے لئے نہیں فدک زہرا کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے خلاف محمد کے خلاف خلفاء کے خلاف مثل قمیص عثمان ہے۔یہ جاگیر معاویہ نے تین اہم شخصیات میں تقسیم کی مروان بن حکم،عثمان بن سعید اور یزید بن معاویہ۔

یک از اصرارھائے وتکرارھائے آغائے سبحانی بذکر نبی کریم ودیگر مدفونھائے مقبرہ ھارا بعنوان اولیاء اللہ مثل انبیاء متوسل ہوجائے کہتے ہیں بعض آیات در قرآن لوگ ایسے لوگوں کو پکارتے ہیں جس طرح اللہ کو پکارتے ہیں یہ تا قیام قیامت انہیں جواب نہیں دے سکتے ان کی حاجتوں سے دعاؤں سے غافل ہیں سورہ احقاف آیت اسی طرح یہ بات یہ بات تفسیر برائے ہے یہ آیت مشرکین کے بارے میں ہے مشرکین نے بتوں کو مثل خدا جانتے ہیں اور ان سے درخواست کرتے ہیں اللہ کے علاوہ کسی اور کو جس طرح اللہ کو پکارتے ہیں ہیں پکاریں وہ گمراہ ہے سورہ زمر آیت: ۸﴿وَ إِذا مَسَّ الْإِنْسانَ ضُرٌّ دَعا رَبَّهُ مُنيباً إِلَيْهِ ثُمَّ إِذا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِنْهُ نَسِيَ ما كانَ يَدْعُوا إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلَّهِ أَنْداداً لِيُضِلَّ عَنْ سَبيلِهِ﴾ اللہ کے لئے کوئی مثل نہیں اسی طرح سورہ بقرہ کی آیت: ۱۶۵میں آیا ہے﴿وَ إِذا مَسَّ الْإِنْسانَ ضُرٌّ دَعا رَبَّهُ مُنيباً إِلَيْهِ ثُمَّ إِذا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِنْهُ نَسِيَ ما كانَ يَدْعُوا إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلَّهِ أَنْداداً لِيُضِلَّ عَنْ سَبيلِهِ﴾ بعض بتوں کو مثل خدا جانتے ہیں سورہ یٰسین: ۷۴﴿وَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً﴾ سورہ مریم: ۸﴿وَ أَعْتَزِلُكُمْ وَ ما

تَـدْعُـونَ وَ أَدْعُوا رَبِّی ﴾غرض قرآن کریم میں بطور مطلق آیات کثیرہ آیا ہے ، مِـنْ دُونِ الـلَّـهِ ، اللہ کے سوا کسی اور کو پکاریں سورہ بقرہ آیت ۱۶۵ اس میں بھی بتوں کو مثل خدا پکارتے ہیں اور ان سے اور ان سے حاجت مدد تعاون مانگتے ہیں آغائے سبحانی فرماتے ہیں یہ آیت اور انبیاء سے اولیاء سے مدد مانگنے میں فرق ہے ہم نہیں کہتے ہیں انبیاء سے طلب نہیں کرتے ان کو مثل خدا نہیں جانتے ہیں بلکہ اللہ کے نزدیک وہ قریب ہے اللہ ان کی بات کو سنتے ہیں پیغمبر اکرم عالم برزخ میں زندہ ہے لہٰذا ہم آپ کے لئے سلام بھیجتے ہیں السلام علیک ایھا النبی آغائے سبحانی کے لئے عرض ہے نبی کریم جب دنیا میں زندہ تھے اگر کسی نے مکہ سے ریاض سے تبوک سے شام سے پکارے تو کیا رسول اللہ سنتے تھے کیا رسول اللہ کی منصب میں سے ایک لوگوں کی دعاؤں حاجتوں کو روا کرنا ہے قرآن میں صریح آیات آیا ہے نبی کریم فرماتے ہیں انی لا املک میں اپنے لئے کسی قسم کی نفع اور ضرر کا مالک نہیں ہے نبی کریم تبوک جانے کے لئے تیاری کے دوران چند مؤمنین پیغمبر کے پاس آئے یا رسول اللہ ہمارے پاس زاد راحلہ نہیں سواری نہیں اگر ہم یں سواری ملیں تو ہم آپ کے ساتھ جائیں گے نبی کریم نے فرمایا کہ میرے پاس اس کا بندوبست نہیں ہے تو وہ بدو لوگ روتے ہوئے واپس چلے گئے۔

مدینے میں کوئی فقیر نہیں تھے وہ محتاجمند نہیں تھے اب تو نبی کسی اور عالم میں ہے یہ جو سلام آپ نے جعل کی ہے قرآن کریم نے جس طرح لوگ روح نکلنے کے بعد میت ہوتا ہے پیغمبر بھی اسی طرح امت نے نبی کریم کے وفات کے بعد مشکلات کو پیغمبر سے نہیں پوچھا امت میں اہم اختلافی مسئلہ جانشین پیغمبر سے نہیں پوچھا یا رسول اللہ آپ کے جانشین کون ہے روح نکلنے کے بعد کچھ نہ سننے میں نبی کریم اور باقی انسان میں کوئی فرق نہیں ہے آیات من دون اللہ آیات مالک نفع ونقصان کا نہ ہونا سب پیغمبر اکرم کے

شان میں ثابت ہے استغفار ہر انسان کو از خود کرنا ہے نہ اینکہ پیغمبر سے یہ جو آیت سورہ نساء آیت: ۶۴ سے آپ نے استدلال کیا ہے وہ غیر مربوط ہے وہ ان منافقین کے بارے میں ہے جنھوں نے اپنی اختلافات کو حل کرنے کے لئے طاغوط کے پاس کاھن کے پاس یہودیں کے پاس لے گئے تھے مدینے میں پیغمبر اولی الامر تھے لوگوں کے اختلافات کو نمٹنا تصفیہ کرنا حق نبی ہے رسول اللہ چھوڑ کے طاغوت کے پاس جانا یہ اہانت جسارت بر سول اللہ ہے یہ ایک بڑا گناہ ہے پیغمبر کو آزردہ کیا ہے اللہ فرماتا ہے اگر یہ لوگ آپ کے پاس آجاتے اپنی تقصیر کوتاہیوں سے استغفار کرتے اور آپ انھیں بخش دیتے تو اللہ بھی انھیں بخش دیتا۔

صلاح العالم بصلاح العالم

فساد مغرب فساد علماء مغرب سے ہوا جیسا کہ تاریخ مغرب میں آیا ہے انقلاب یورپ ضد علماء کنیسہ سے شروع ہوا جہاں وہ دین کی غلط تشریح کرتے تھے۔ یہود نصاریٰ مسلمان جو بشریت کو ظلالت وگمراہی سے نجات دلانے کیلئے آئے تھے ضد دین کو عین دین یعنی اقنوم کی تفسیر میں ڈوب گئے منحرف اور گمراہ ہو گئے۔ ہم یہود و نصاریٰ کی بات نہیں کرتے ہم عالم اسلام کی بات کرتے ہیں جو صورت عالم اسلامی کو درپیش ہے وہ فساد علماء ہے، فساد علماء سبب فساد عالم بنتے ہیں فساد علماء شکم سے نکلتے ہیں۔ علماء جن نہیں ملائکہ بھی نہیں انبیاء بھی نہیں وارث انبیاء بھی نہیں انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہے، یہ باتیں بلا اسناد علمی عقلی ہیں۔ علماء کیلئے دو مسئلے درپیش ہیں ایک مسئلہ نصاب دین ہے کون سا علم پڑھنے سے وہ عالم دین بنتا ہے؟ ہندسہ پڑھنے سے مہندس بنتا ہے طب پڑھنے سے طبیب بنتا ہے، معاشیات پڑھنے سے اقصاد دان بنتا ہے دین پڑھنے سے عالم دین بنتا ہے، لیکن آپ کے پاس علم دین نامی کوئی علم نہیں، بدشکل بدصورت بیٹے کو یوسف کہنے جیسا ہے۔ علماء

بلتستان بلا تعلیم دین مدعی عالم دین بنتے ہیں اور تخریب دین کے علاوہ تضیع حقوق سب سے خطرناک قضاوتہائے نکاح خواتین سے کھیلا ہے، یہ ان کی شناخت بنی ہے۔علماء دین کے نام سے ضدادیان پڑھنے کے بعد خود کو حجۃ الاسلام لکھتے ہیں۔عربی میں عبور سے دین نہیں آتا ہے ابوالحسن ندوی جیسے نابغہ روزگار عالمی شہرت یافتہ عالم شام میں منعقدہ کانفرنس کے شرکاء سے خطاب میں کہا میں خود ہندو مسلمان کی تقسیم کے حق میں نہیں تھا تقسیم وطن کے خلاف تھا پھر کہا میں اس وقت مسلمانان ہند کی نمائندگی نہیں کرتا ہوں بلکہ حکومت ہند کی نمائندگی کر رہا ہوں حکومت کفر کی، یہ کونسا دین ہے؟ یہ کونسا عالم ہے؟ ایسے تو بہت ہیں ابھی بہت سے علماء سے سنا ہے ہم ان بد بخت سنیوں کو کونے پر لگانے کیلئے ہندوؤں سے دوستی کی ہے پاکستان میں مرحوم آغا عارف کی دین و دیانت، شرافت دیکھ کر ان کے گرویدہ ہو گئے، انہوں نے لوگوں کے دباؤ میں آکر کہا کہ عورت سربراہ مملکت بن سکتی ہے، کسی حدیث یا کسی اایت سے استناد نہیں کیا۔ایران میں دو ہزار سال پہلے کے بادشاہ کی تاج پوشی کے دن کو آغاز سال بنایا ہوا ہے جو مجوسی مشرک تھے، پاکستان کے شیعہ اس دن عید نوروز مناتے ہیں اس دن بھی شیعہ نشین ڈیرہ اسماعیل خان کے وسط میں ایک کتبہ نصب تھا جس پر ابوبکر، عمر اور عثمان کے نام لکھے ہوئے تھے آغا ساجد نے پوری قوم کو نوروز کے دن ڈیرہ بلا کر احتجاج کیا کہ اس کتنے کو ہٹائیں۔ ہمارے بلتستان سکردو میں جلوس عزا کے راستے میں ایک سنیوں کی مسجد آتی ہے اور اسی راستے پر ایک فوجی چھاونی بھی آتی ہے عرصہ دراز سے ان دونوں کا مطالبہ ہے کہ آپ اس راستے کی بجائے مرکزی سڑک سے جائیں لیکن لوگ جان بوجھ کر اسی راستے سے جاتے ہیں، یہ کونسے عقلی کام ہیں یا ان سے کونسا دین آئے گا؟ لہٰذا کوئی درسگاہ نہیں ہے نہ کوئی گروہ بنے گا نہ کسی فرد کی خواہش سے بنے گا۔درسگاہ نہیں نصاب نہیں۔

دوسرا مسئلہ علماء کی معیشت ہے اللہ فرماتے ہیں ”﴿وَ مَا جَعَلۡنٰهُمۡ جَسَدًا لَّا یَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ﴾ ہم نے کوئی جسد نہیں بنایا ہے جو کھانا نہیں کھاتا ہو، رسول اللہ کھانا کھاتے تھے پانی پیتے تھے میوہ تناول فرماتے تھے۔ عالم کو بھی زندہ رہنے کیلئے غذا ملنا چاہیئے یہ غذا کہاں سے ملے گی؟ غذا ملنے کے تین مصادر ہیں ایک مصدر حکومت کا ہے حکومتوں کو بھی چند علماء کی ضرورت ہوتی ہے استعمال کرنے کیلئے خود کو پیش کرتے ہیں جیسا کہ اپنے ملک میں تمام الحادی عمل علماء کے توسط سے کرتے ہیں مندر علماء نے بنایا، کمیونزم کو علماء نے کاندھا دیا۔ جس وقت بنی امیہ، بنی عباس کا دور تھے اسلام نافذ کرنے والوں کے دور تھے وہ حدود نافذ کرنے والی حکومتیں تھیں، سزا و جزا دینے والے تھے خود امام جماعت و جمعہ تھے اس کے باوجود ان کے درباری علماء منحرف ہوتے تھے ملکی مفاد و مصالح کیلئے حکومتوں کا ساتھ دینے میں کوئی قباحت نہیں اپنا ملک ہے لیکن اپنا دین بچا کے رکھیں سہولتیں طلب نہ کریں، ان کے انحراف کی داستانیں ہیں۔ غیر دینی فتاویٰ کا اندازہ لگانا ہو تو ابو یوسف کی سوانح حیات پڑھیں۔ معاویہ سے لے کر مستعصم باللہ تک علماء گمراہ کن تھے۔ بعض علماء بادشاہ کی مخالفت میں مشرک بادشاہ ہلاکو کا ساتھ دیا، علی کی محبت بلاشرط قبول کہنے والے نصیر الدین ہلاکو کے وزیر تھے، حوزے میں ان کی کتاب فلسفہ یا کلام نصاب درس میں ہے۔ دوسرا مصدر عوام ہیں عوام سے کئی گونہ شرور، آفت مصیبت بلکہ بہت برا سلوک دیکھا ہے۔ تو عوام اسی کو دیں گے جو ان کے کام آتا ہو اسی کو دیں گے جو ان کی ناجائز کو جائز گردانے، حکومت سے زیادہ عوامی بالخصوص سرمایہ دار کھڑپینچ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ تیسرا مصدر انسان خود گذراوقات کا بندوبست کریں کوئی دینی کام جس سے جائز درآمد ہو کریں یا علم حاصل کریں گے، کتاب خریدیں مطالعہ کریں یا تبلیغ کریں۔ کوئی ایسا مسلمان چاہیئے بقدر کفاف زندگی گزارنے کا احرام

باندھیں، کوئی کام اپنائیں اور دین کی خدمت کو اپنی ترجیحات اولیٰ میں شمار کریں۔ صرف یہی فارمولا ہے اگر دنیا میں کسی کو بھی دین اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کو اس فارمولے کو اٹھانا چاہیئے اگر کسی کے پاس کوئی اور فارمولا ہے تو ہم جاننے کیلئے تیار ہیں۔

تیسرا فارمولہ

ہر فرد مسلمان کو یہ جاننا ضروری ہے انسان مرنے کے بعد حساب و کتاب سزا و جزا کا سامنا ہوگا۔ دنیائے کفر والحاد کمر بستہ ہے کہ یہ تصورات دینی معاشرے میں پنپنے نہ دیں لہذا انھوں نے مذاھب کو اپنا نمائندہ چھوڑے ہیں۔ مذاھب بتمامہ ادیان بالخصوص اسلام کو نیچے اوپر شمال جنوب، مشرق ومغرب ضد کرنے اس کا گھیرا تنگ کرنے کیلئے بنایا ہے، مظاہر دین کو کھوکھلا کریں جعلی خود ساختہ نجات دہندہ دکھائیں جیسے قبر میں نکرین کے سوال جواب کے وقت سفارش کیلئے اہلبیت آتے ہیں، مردے کے پاؤں تلے بیٹھ کر سفارش کرتے ہیں۔ سب کچھ سوال نکیرین پر ختم کیا ہے قرآن خوانی زیادہ سے زیادہ چھٹے، نماز روزہ کی قضا کرے یا خیرات دے دیں۔ اللہ غنی بذات ہے علیم وقدیر ہے کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے کل زمین خیرات میں دیں گے تب بھی نہیں بخشیں گے۔ شفاعت کی نوید دین پر عمل سے روکنے کے لئے اٹھایا جو نص آیات قرآن کے خلاف ہے۔ جن کو ائمہ کہتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے کوئی منصب نہیں رکھتے ہیں، اللہ کی طرف سے آنے والے ہدایت کیلئے آتے ہیں گناہ بخشوانے کیلئے نہیں۔ بالفرض اگر منصب ہو تو وہ لوگوں کو دین پر لانے کے لئے بھیجتے ہیں، دین سے چھٹی کرانے سہولت دینے کے لئے نہیں بھیجتے ہیں۔ قرآن کریم میں آیا ہے ذرہ برابر برائی ذرہ برابر نیکی کا حساب ہوگا قیامت کے دن زبانوں پے مہر لگیں گے ہاتھ پاؤں گواہ دیں گے آپ کی تمام

سرگرمیوں کا ویڈیو دکھائیں گے۔ یہ تصور بھی غلط ہے جو سب کے ساتھ ہوگا وہ ہمارے ساتھ ہوگا کیا ساتھی کے ساتھ جہنم جائیں گے تو درد کم ہوگا یا ملائکہ ڈر جائیں گے؟ کیا دنیا میں زندگی میں سب کے ساتھ یکساں ہوتا ہے؟ ایسی گمراہ باتوں میں نہ آجائیں۔ غرض ہر ایک انسان جتنی حد تک وہ کرسکتا ہے دین کو اٹھائیں دین قرآن ہے دین محمدؐ ہے محمدؐ لانے والے ہیں اصل دین قرآن ہے قرآن کی تلاوت نہیں بلکہ اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔

ہر شخص خود قرآن کو سمجھیں اور دوسروں کو سمجھانے کے لئے مواقع بنا دیں ان کو تعاون کرے اس طرح سے دین کا بول بالا ہوگا۔ اللہ سبحانہ نے قرآن کریم میں دین اٹھانے والوں کے لئے توفیق دینے ان کے ساتھ دینے، کامیابی سے ہمکنار کرنے کا وعدہ دیا ہے۔ وعدہ الٰہی عام لوگوں کی وعدہ جیسا نہیں ہے اللہ وعدہ کرتا ہے اس پر عمل کرتا ہے وفا کرتا ہے۔ انسان مالی طمع نہ کرے مال چھوڑ کے جانا ہے نا خلف اولاد بے دین وارثین کھائیں گے اور خود عذاب الٰہی میں مبتلا ہونگے آپ الٹا بھی سوچیں فرض کریں اگر یہ بات حقیقت رکھتی ہے حساب و کتاب ہے جزا وسزا ہے پھر کیا کر سکتے ہیں؟ آپ اگر فرض کریں حساب و کتاب نہیں ہے سزا و جزا بھی نہیں ہے آپ کا کتنا نقصان ہوگا؟ آپ کا کوئی نقصان ہوا نہیں ہے۔

علی شرف الدین
۱۶ ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ

مصادر وماٰخذ جواب پایان نامہ ہائے امامت ورسومات آغایان فدا حسین ومحمد حسین ''**هداكم الله و جميع من فى الحوزه يدرسون ما يسمىٰ دروس الدينى و ليس فيها من الدين الشئى**'' خوف از ضخامت کتاب ذیل اکتفاء کرتے ہیں۔

☆معجم المفهرس الفاظِ قرآن كريم محمد فؤاد عبدالباقى

☆معجم المفهرس الفاظ القرآن الكريم محسن بيدارفر

☆معجم الفاظ القرآن الكريم مجمع اللغةالعربيه

☆المعجم المفهرس لآيات القرآن الكريم الياس كلانترى

☆دائرة المعارف شيعى ڈاکٹر حسن امين

☆دائرة المعارف الشيعه محمد حسين اعلمى

☆اعيان شيعه محسن الامين

☆شيعه و التشيع جواد مغنيه

☆شيعه و التاريخ جواد مغنيه

☆الشيعه و الحاكمون محمد صادقى تهرانى

☆امامان الشيعه علامه محمد تقى مدرسى

☆ظلال فى التشيع محمد على الحسينى مؤسسة الوفاءِ بيروت

☆حول الشيعة و المرجعية فى الوقت الحاضر
شيخ محمد على التسخيرى

☆ شيعه و نبوت دكتر على گلزار غفورى

☆ فى ضلال الشيعه

☆ التشيعه فى الميزان تاليف محمد جواد مغنيه

☆ الیشعہ و الحاکمون

☆ الشیعہ و التشیع احسان ظہیر الٰہی

☆ الشیعہ و القرآنیون احسان ظہیر الہی

☆ فرق الشیعہ تالیف جواد مشکور

☆الشیعہ فی المیزان محمد جواد مغنیة دار التعارف المطبوعات

☆دور الشیعة فی بناء الحضارة الاسلامیة جعفر سبحانی

☆التشیع نشأته .. معالمه هاشم موسوی

☆الشیعة و آل البیت فضیلة الشیخ العلامة احسان الٰہی ظہیر

☆جہاد الشیعہ فی العصر العباسی الاول الدکتور سمیرہ مختار اللیسی

☆ اعیان الشیعہ محسن امین

☆الشیعة فی التاریخ فضیلة العلامة الکبیر الشیخ محمد حسین الزبی الزنجانی النجفی

☆الشیعہ فی الاسلام العلامة الکبیر محمد حسین ترجمه جعفر بهاء الدین

☆ حول الشیعہ و المرجعیه فی الوقت الحاضر تالیف شیخ محمد علی تسخیری

☆ التصوف و التشیع تالیف هاشم معروف

☆ انتفاضات الشیعہ تالیف هاشم معروف

☆ الاصول مذهب الشیعة الامامیة الاثنی عشریة عرض و

نقد(مجلدات) دکتور ناصر بن عبد الله بن علی الصفاری

☆مکتب تشیع جمعی ازنوشیعه گان دانشمند

☆درسهائی دربارئه مکتب شیعه سیدمحسن موسوی گرگانی

☆الشیعه و الامامة محمدحسین المظفر

☆حدیقة الشیعه جزاول مقدس اردبیلی

☆معنویت تیع علامه سیدمحمدحسین طباطبائی

☆التشیع نشاته معالمه هاشم موسوی

☆الشیعه الامامیه و نشأة العلوم الاسلامیة

علاءالدین سید امیر محمّد القزویی

☆شیعه در تاریخ ترجمه محمّد رضا عطائی

☆فرق الشیعه أبی محمد الحسن بن موسیٰ النوبخ تا

☆الحکومة الاسلامیة فی احادیث الشیعه الامامیة ۔

رضاالسلطانی،حسین المظاهری،ابوالحسن المصلحی،محسن الخرازی،رضاالاستادی

☆الشیعه و التشیع رکتور موسیٰ

☆ الشیعه احمد الکاتب النجف

☆دراسات فی عقائد الشیعة الامامیة

السید محمد علی الحسنی العاملی

☆الوحدة العقائدیّة عند السنّة و الشیعة

تالیف دکتور عاطف اسلام

☆حیاتِ فکری و سیاسی امامانِ شیعہ۔ رسول جعفریان

☆تاسیس الشیعہ لعلوم الاسلام آیت اللہ السید حسن

☆دراسات فی عقائد الشیعہ الامامیہ السید محمد علی الحسنی العاملی

☆مناسبات فرہنگی معتزلہ و شیعہ رسول جعفریان

☆روح التشیع سماحۃالشیخ عبد اللہ نعمۃ

☆کذبو اعلی الشیعہ سید محمد

☆امام علی امام احمد بن حنبل

☆ حیات امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب

منشورات مؤسسہ ا لبلاغ

☆تجلی ا مامت تحلیلی از حکومت امیر المومنین علی

☆امام علی ابن ابی طالب تألیف محمد رضا

☆امام علی عبد المجید مہاجر

☆سیرۃ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب شخصیۃ و عصرہ

علی محمد صلابی

☆ملامح الشخصیۃ الامام علی عبد الرسول غفار

☆الفضائل الامام علی محمد جواد مغنیہ

☆علی و نظام الحکم فی الاسلام محمد باقر الناصری

☆الامام علی من المہد الیٰ لحد السید محمد کاظم القرونی

☆علی السید العرب العجم شیخ عبد الجبار الربیعی

☆علی و فرزندان دکتر طہٰ حسین

☆حکومت عدالت خواهی علی ابن ابی طالب
سید اسماعیل رسولزاده
☆پیشوایان هدایت حضرت علی مجمع جهانی اهلبیت
☆سیمای کار گزاران علی ابن ابی طالب علی اکبر زاکری
☆علی دکتر علی شریعتی
☆امیر المؤمنین اسوة وحدت محمد جوادی شری
☆المرتضی ابو الحسن علی الحسنی الندوی
☆فضائل امیر المؤمنین
علی ابن ابی طالب شیخ محمد حسن المظفر
☆ترجمه علی ابن ابی طالب باقر محمودی
☆موسوعةالامام علی ابن ابی طالب محمد ری شهری
☆امام علی عبد الرزاق شرقادی
☆علی المرتضی حسین شاکری
☆امام علی محمد رضا رشید
☆علی جعفر سبحانی
☆فصول المائة کاظم زاده
☆ علی و مناوئه
دکتور فوی جعفر نشر مطبوعات نجاح قاهره سنه ۱۳۹۶ھ
☆حضرت علی کتاب الامام رلی ابن ابی طالب
تألیف عبد الفتاح عبد المقصود ۔
☆ علی وجدت مکتب دکتور علی شریعتی

☆علی و صلح جهانی سید محمد خامنه ای

☆ بیست و پنج سال سکوت علی فواد فاروقی

☆مرد نامتناهی علی ابن ابی طالب حسن صدر

☆بیست و پنج سال حکومت علی فواد فاروقی

☆علی آئینه عرفان سید اصغر ناظمزاده قمی

☆عبقریه الامام علی عباس محمود العقار

☆علی نبراس دمتراس سلیمانی کتانی

☆علی امام المتقین شرقادی

☆علی ابن ابی طالب محمد رضا صدر

☆امام علی عبد الحمید مهاجری

☆ علی آئینه عرفان سید اصغر ناظم زاده قمی

☆ ارشاد شیخ مفید متوفی ۴۱۲ھ

☆ علی کیست فضل

الله کمپانی ناشر دار الکتب اسلامیه شیخ محمد آخوندی

☆ زندگانی امیر المؤمنین سید هاشم رسولی محلاتی

☆ الامام علی ابن ابی طالب محمد رضا

☆الامام علیؑ و مشکلة نظام الحکم دکتور محمد طی

☆فضائل امیر المؤمنین و امامته (جلد الثانی)

الشیخ محمد حسن المظفر

☆قضایانا علی ضؤالاسلام محمدحسین فضل اللّٰه

☆ زندگانی حضرت امیر المؤمنین

دانشمند محترم آقای حاج سید هاشم رسولی محلاتی

☆ نظرية الحكم والادارة فى عهد الامام على عليه السلام للأشتر

السيد عبد المحسن فضل الله

☆على مردنامتناهى

☆علیؑ نبراس دمتراس سليمان كتانى

☆علیؑ امام المتقين شرقادى

☆فضائل على بن ابى طالب محمدحسين مظفر

☆امام علیؑ عبدالحميدمهاجرى

☆فروغ ولايت استاد محقق آيت الله شيخ جعفر سبحانى

☆زندگانى حضرت اميرالمومنين سيدهاشم رسول محلاتى

☆علیؑ دكترعلى شريعتى

☆اسرارولايت مطلقه شيخ محمدعلى بهمنى رامهرمزى

☆على وفرزندانش دكترطه حسين

☆تجلى امامت در نهج البلاغه علاء الدين حجازى

☆الامام على عليه السلام من المهد الى اللّحد

السيد محمد كاظم القزوينى

☆بيست وپنج سال سكوت على فواد فاروقى

☆اسرارغدير محمدباقرانصارى

☆حكومت عدالتخواهى على بن ابيطالب

سيداسماعيل رسولزاده خوئى

☆ اميرالمومنینؑ اسوهٔ وحدت محمدجوادشرى

☆عبقريّة الامام على	عباس محمود العقّار
☆عبقريه ابو بكر صديق	
☆عبقريه عمر بن خطاب	
☆عبقريه عثمان بن عفان	
☆ عقائد شيخ صدوق	صدوق
☆ دروس عقائد	آيت الله مصباح يزدى
☆ اعتقادات دين الاسلام	تاليف محمد باقر مجلسى
☆ العقيده الاسلاميه	تاليف سيد مهدى صدر
☆ نظرة حول دروس فى العقيده الاسلاميه	مصباح يزدى
☆ عقائد اماميه	شيخ محمد رضا مظفر
☆ عقائد اماميه	سيد ابراهيم زنجانى
☆ الامامة	محمد مهدى آصفى
☆ حادى عشر	
☆شرح حادى عشر	مقداد سورى
☆الٰهيات جلدين	جعفر سبحانى
☆جدال احسن	
☆فرهنگ فرق اسلامى	
☆آئين وهابيت	
☆قضاية جائرانه آغائے سبحانى	
☆نظام امامت و رهبرى	لطف الله صافى
☆توحيد و شرك	

☆الائمه اثنا عشر هاشم معروف

☆فی رب الائمه محسن الامین

☆فی رحاب الائمه بحر العلوم

☆الامامه شیخ محمد حسن آل یٰسین

☆ائمة اهل بیت رسالة و جهاد

☆قادتنا کیف نعرف آیت الله العظمیٰ السید محمد هادی الحسینی المیلانی

☆الامامه و القیادة دکتور احمد عزالدین

☆الامامة فی تشریع الاسلامی محمد مهدی اصفی

☆ الآمامة فی ضوء الکتاب و السنة شیخ مهدی السماوی

☆تجلی امامت در نهج البلاغه علائم الدین حجازی

☆الامامة حتی و لایة الفقیه

آغائے سبحانی کی تالیفات میں سے ایک عصمت انبیاء وائمہ اطہار ہے، تفسیر عصمت گناہ ولغزش خطاء سے پاک ہے۔ دنیا میں گناہ نہ کرنے والے بہت گزرے ہیں لیکن خطاء ولغزش نہ کرتا ہو از آدم تا خاتم النبیین محفوظ نہیں رہے۔ نبی کریم کی خطاؤں میں سے دونمونے پیش کرتے ہیں سورۃ عبس وتولیٰ وسورۃ تحریم ملاحظہ کریں۔

قضاوتہائے ظالمانہ جائرانہ مذاق بحکم قرآن عظیم بچہ نابالغ دومایملک خود از ہر نوع تصرف ممنوع ہے وہ جامعہ بشری کی قیادت کر سکتے ہیں معارض آیۃ ﴿وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ

أَمْوَالَهُمْ ۔نساء۶﴾ ہے اس کی رومی ملحد صوفی کے شعر سے جواب دیا، جبکہ مثال میں عیسیٰ کو پیش کیا درآنحالیکہ حضرت عیسیٰ ۳۵ سال کے بعد متصدی بنبوت ہوئے تھے۔آغائے سبحانی نے جدال احسن میں لکھا بہت سی چیزیں گزشت زمان کے تحت جائز ہوتا ہے جیسے فی زمانہ جاری '' جائز ھا فٹبال'' امثال رے شہری، جواد مغنیہ، کاظم زادہ، جعفر سبحانی، سید میلانی جو علی کو کمان بنا کر اسلام کو مارتے ہیں۔

وختامنا مسک

اپنی تالیفات میں ابتدا میں مذہب اثنا عشری کے نام سے باطنیہ اسماعیلیہ پر تھا اور ادارے کے نام سے بعض کتب ضالہ لکھی تھیں، خالق کائنات سے امیدوار ہوں کہ عفوودرگزر سے میرے نامہ اعمال سے محو فرمائیں۔قارئین کرام کو متوجہ کرتا ہوں جو کچھ فضائل امیر المومنین اور حسین بن علی کے نام گرامی سے منسوب ہزار کتب میں ملتے ہیں، مجلس رے شہری ،میلانی،عزالدین، مغنیہ کاظم زادہ وسبحانی وحلی نے لکھی ہیں، وہ سب بدنیتی پر مبنی ہیں۔یہ آراء جیف افسانہ الف لیلیٰ اقنوم پیش کیں ہیں۔پرورده خاتم النبیین شوہر زہراء والد حضرات حسنین خود ان کی ذات ان آراء جیف گذاف گوئیوں سے دور از زمین تا عرش معلیٰ فاصلے جیسا ہے ان کی بدنیتی کے دلائل اعداد وشمار سے باہر ہے، قضایا کو کمان بنا کر الوہیت کو مارا ہے، ختم نبوت کو مارا ہے، قرآن کو مارا ہے خود ذات علی سے انتقام لیا، جس طرح فدائیان اسلام خلفاء راشدین سے انتقام لیا کیا یہی سلوک علی بھی رکھتے تھے؟ بتائیں نبی کریم کے بعد محافظت اسلام کس نے کی؟ دشمنان عدو دولدود کو قصہ پارینہ کس نے بنایا؟ فضائل امیر المومنین کاظم زادہ، رے شہری ضرب بقرآن،

ضرب بجمدؑ اور ضرب باسلام ہے اللہ سے دعا ہے مجلس مصنفین کی توفیقات میں اضافہ کریں۔

محرم الحرام ۱۴۴۶ھ

فہرست کتب علی شرف الدین

۱۔قرآن سے پوچھو
۲۔قرآن اور مستشرقین
۳۔انبیاء قرآن آدم نوح و ابراھیم
۴۔انبیاء قرآن موسیٰ و عیسیٰ
۵۔انبیاء قرآن ھود صالح ذوالکفل
۶۔انبیاء قرآن حضرت محمد
۷۔قرآن میں شعر و شعراء
۸۔قرآن مین مذکر و مونث
۹۔اٹھو قرآن سے دفاع کرو
۱۰۔تفسیر موضوعی
۱۱۔ربوبیت والوہیت
۱۲۔تفسیر موضوعی نبوت رسالت
۱۳۔تفسیر موضوعی یوم آخرت
۱۴۔تفسیر احکام قرآنیۃ
۱۵۔ترجمہ تفسیر موضوعی آیت اللہ باقر الصدر
۱۶۔مکتب تشیع اور قرآن
۱۷۔قرآن میں امام وامت
۱۸۔سوالنامہ معارف قرآنیہ
۱۹۔اہل ذکر کے جوابات
۲۰۔مدخل الدراسات تاریخ اسلامی
۲۱۔دور رشد ورشادات
۲۲۔سلاطین عضوض مسلمین حصہ اول
۲۳۔سلاطین عضوض مسلمین حصہ دوم
۲۴۔سلاطین عضوض مسلمین حصہ سوئم
۲۵۔تاریخ الحاد و علمانیت
۲۶۔برصغیر میں طلوع اسلام سے انتہا مغلین
۲۷۔مدخل الدراسات رواۃ و روایات
۲۸۔قیام پاکستان
۲۹۔مردان فرق و مذاہب
۳۰۔تفسیر عاشورا
۳۱۔تفسیر سیاسی قیام امام حسین
۳۲۔عنوان عاشورا
۳۳۔معجم تالیفات و مولفین امام حسین
۳۴۔قیام امام حسین کا جغرافیہ جائزہ
۳۵۔اصول عزاداری
۳۶۔مثالی عزاداری
۳۷۔عزاداری کیسے اور کیوں
۳۸۔مجلس مذاکرہ امام حسین
۳۹۔اسرار قیام امام حسین
۴۰۔انتخاب مصائب
۴۱۔قیام امام حسین غیر مسلموں کی نظر میں
۴۲۔قرآن و سنت میں حج و عمرہ
۴۳۔معجم حج و عمرہ
۴۴۔احکام قرانیۃ
۴۵۔اجتہاد تقلید تجدید کا آغاز و انجام
۴۶۔عصر حاضر کی مرجعیت
۴۷۔مذاہب فقہی مسلمین
۴۸۔موضوعات متنوعہ
۴۹۔ولایت فقیہ
۵۰۔افق گفتگو
۵۱۔مدارس و حوزات پر نگارشات
۵۲۔فصلنامہ عدالت
۵۳۔شکووں کے جوابات
۵۴۔جواب شکوہ
۵۵۔بک گئے جواب ڈاکٹر حسن
۵۶۔احلام تقریب بین المذاہب
۵۷۔چھورکا والوں کا مذہب
۵۸۔دارلثقافۃ سے عروۃ الوثقی
۵۹۔سیکولرزم وخت الحادازم نواسی یہودازم
۶۰۔ملاحظات بر پایان نامہ فدا حسین حیدری
۶۱۔اخوان صفا معاصر
۶۲۔شاہراہ مسکونی
۶۳۔مجلہ ثقافت اسلامیۃ مقالات قرانیۃ
۶۴۔مجلہ اعتقاد چار شمارے
۶۵۔مجلہ صرخۃ حق
۶۶۔مدخل الدراسات فی الفرق والمذاہب
۶۷۔دراسات فی الفرق والمذاہب
۶۸۔حقوق طلبی
۶۹۔فصل جواب
۷۰۔آمریت کے خلاف آئمہ کی جدوجہد
۷۱۔باطنیہ وبناتہا
۷۲۔شیعہ اہل بیت
۷۳۔علم اور دین
۷۴۔عقائد ورسومات
۷۵۔خطداحیون
۷۶۔پیغام سودا اخبار سودا پیام نیم سبز
۷۷۔علماء دانشوران بلتستان
۷۸۔فدک و مادر اما الفدک
۷۹۔اعیاد مسلمین میں اسلام نہیں
۸۰۔ملاحظات خاطفہ بر پایان نامہ صاحبہ
۸۱۔غشوانہ ماالغشوانہ
۸۲۔فقیہ غلات